وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ آمَنُوا مِنكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُم فِى الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِن قَبْلِهِمْ (القرآن)

سہ ماہی

احیائے خلافت ۳

(جنوری فروری مارچ ۲۰۱۲؛ صفر، ربیع الاوّل، ربیع الثانی ۱۴۳۳ھ)

- ★ پاکستانی پوسٹوں پر امریکی بمباری
- ★ دو متضاد نظریات کا ایک تقابلی جائزہ
- ★ شخصیت پرستی یا مؤقف پرستی
- ★ میڈیا کی ذمہ داری
- ★ شیروں کی یلغار..........

خلافت کی اہمیت

مفکر اسلام مولانا سید ابوالحسن علی الندوی رحمہ اللہ تحریر فرماتے ہیں :۔

”ایک نہایت ہی اہم بات یہ ہے کہ شرعی حکومت کے بغیر شریعت پر پورا عمل بھی نہیں ہوسکتا، اسلام کے نظامِ عمل کا ایک مستقل حصہ ایسا ہے، جو حکومت پر موقوف ہے، حکومت کے بغیر قرآن مجید کا ایک پورا حصہ نا قابل عمل رہ جاتا ہے، خود اسلام کی حفاظت بھی قوت کے بغیر ممکن نہیں، مثال کے طور پر اسلام کا نظامِ مالی و دیوانی وفوجداری معطّل ہو جاتا ہے، اسی لئے قرآن غلبہ وقوّت کے حصول پر زور دیتا ہے، اور اسی لئے خلافت اسلامی اہم اور مقدس چیز سمجھی گئی، اور اس کو اکابر صحابہؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تجہیز و تکفین پہ مقدم رکھا، جسے بہت سے کوتاہ نظر نہیں سمجھتے، اور اسی کی حفاظت کے لئے حضرت حسینؓ نے قربانی پیش کی تا کہ اس کا مقصد ضائع نہ ہو اور وہ نا اہل ہاتھوں میں جانے نہ پائے“

(تاریخ دعوت وعزیمت جلد ششم، ۵۷، ۵۸)

احیائے خلافت

احیائے خلافت حق وصداقت کی آواز لیکر دجّالی میڈیا کا مقابلہ کرنے کے لئے میدان صحافت میں نکلا ہے، جو حکمرانوں کے مظالم اسلام دشمنی اور امریکی غلامی کو آشکارا کرتی ہے۔ اسلام پسند حریّت پسند اور آسمانی حقائق پہ یقین رکھنے والے سرفروشانِ اسلام کی حالات، ایمان افروز واقعات اور مجاہدانہ کارناموں سے آگہی کے لئے پڑھا کیجئے جاندار تبصروں، تجزیوں اور حقائق پہ مبنی مضامین پر مشتمل ''احیائے خلافت''

ادارہ: احیائے خلافت

درس قرآن

يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُواْ قَاتِلُواْ الَّذِيْنَ يَلُونَكُم مِّنَ الْكُفَّارِ وَلِيَجِدُواْ فِيكُمْ غِلْظَةً وَاعْلَمُواْ أَنَّ اللّهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ (ترجمہ) اے اہلِ ایمان! اپنے نزدیک کے (رہنے والے) کافروں سے جنگ کرواور چاہیئے کہ وہ تم میں (اپنے لئے) سختی معلوم کریں اور جان رکھو کہ اللہ پرہیزگاروں کیساتھ ہے۔ (سورۃ توبہ آیت ۱۲۳)

تشریح: اس آیت کریمہ میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے قتال کے بارے میں ایک اہم قاعدہ بیان فرمایا ہے، کہ پہلے اپنے قریب کے کافروں سے قتال کرو، اور پھر انکے بعد جو کافر ہونگے انکی بھاری ہوگی۔ اسی وجہ سے نبی ﷺ نے پہلے عرب قوم کے ساتھ قتال کیا اور جب عربوں کی جہاد سے فارغ ہوگئے تو پھر عجم کی طرف متوجہ ہوگئے، اسی سلسلے میں ۹ ہجری میں غزوۂ تبوک میں نبی ﷺ پہلی مرتبہ جزیرۂ عرب سے باہر جہاد کی غرض سے نکلے۔ قرآن وسنت نبوی ﷺ کی روشنی میں آج بھی حکم یہی ہے کہ اپنے قریب کے کافروں سے پہلے جہاد کیا جائے۔ اس لئے اب یہ بات بھی بے اثر ہوئی کہ یہ لوگ پاکستان ہی کو کیوں جہادی سرگرمیوں کا مرکز کیوں قرار دے رہے ہیں، ان سے یہی کہا جائیگا کہ یہ تو قرآنی طریقہ ہے، اور عقلاً بھی پہلے اپنے گھر کی تعمیر ومرمت ضروری ہوتی ہے۔ اپنے گھر کو ویران چھوڑ کر کیسے ہم دوسری طرف جاسکتے ہیں۔ اس وطن کو شرعی نظام سے مالا مال کرنا بھی ضروری ہے۔

درس حدیث

عن اسامة بن زيدقال قال رسول الله ﷺ " قمتُ علىٰ بابِ الجنةِفاذا عامّةُ من دخلها المساكينُ واذا اصحاب الجدِ محبوسون الا اصحابُ النارِفقد اُمِرَ بهم الى النارِ وقمتُ علىٰ باب النار فاذا عامةُ من دخلهاالنساءُ"

(ترجمہ) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "میں جنت کے دروازے پہ کھڑا ہوا تو اس میں اکثریت ان لوگوں کی تھی جو مساکین تھے اور جو مالدار لوگ تھے انکو روکا گیا تھا۔ اور جہنمی لوگوں کے بارے میں، جہنم میں جانے کا فیصلہ کیا گیا تھا۔ اسی طرح میں جہنم کے دروازے پہ کھڑا ہوا تو وہاں اکثریت عورتوں کی تھی۔

تشریح: اس حدیث شریف میں فرمایا گیا ہے کہ جنت میں عام طور پہ فقراء ومساکین لوگ تھے، کیونکہ وہ کئی سارے مالی واجبات کی ادائیگی کے مکلّف نہیں ہوتے۔ جبکہ مالدار لوگ چونکہ کئی سارے مالی احکام کے مکلّف ہوتے ہیں اس لئے ان سے اگر اس بارے میں کوئی کوتاہی ہوتی ہو تو یہ یقیناً ایک قابل توجہ پہلو ہے جو دخول نار کا سبب بن سکتا ہے۔ اسی طرح عورتوں کے بارے میں فرمایا گیا ہے کہ انکی بڑی تعداد جہنم میں تھی، کیونکہ وہ بھی اکثر دینی معاملات کی ادائیگی میں لاپرواہی اور غفلت کی شکار ہوتی ہیں۔ اس لئے ہم سب کے لئے یہ امر قابل التفات ہے کہ اپنے واجبات اور فرائض کے بارے میں فکرمند ہو جائے، ایسا نہ ہو کہ ان دیکھے گئے لوگوں میں ہم بھی ہو۔

مہمند ایجنسی میں نیٹو (NATO) حملہ

۲۶ نومبر ۲۰۱۱ء کو نیٹو فورسز نے پاکستانی فوجی چیک پوسٹوں پہ ایک فضائی حملہ کیا۔ جس کے نتیجے میں ۲۶ پاکستانی فوجی جوان جان سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ اس حملہ سے پاکستانی عوام حکومت اور سرکاری اداروں میں تقریباً صف ماتم سی بچھ گئی اس حملے کے کئی زاویے ہیں جو قابل ذکر ہیں۔ حکومت اور عوام تو سراپا احتجاج ہیں لیکن چند نکتہ بیں ایسے پہلوؤں کی طرف اشارہ کر رہے ہیں جو عام مبصرین و تجزیہ نگاروں کی نظروں سے پوشیدہ ہیں۔

اگر ہم ان حملوں کے بارے میں یہ کہیں کہ یہ پاکستانی اجازت سے ہوئے ہیں تو کئی سارے حضرات اسے تسلیم نہیں کرینگے لیکن حقیقت یہ ہے کہ تمام قبائلی علاقوں کے بارے میں حکومت پاکستان اور امریکہ کے درمیان ایک معاہدہ کیا گیا ہے جس کی رو سے امریکہ ان تمام علاقوں میں ڈرون حملے کرسکتا ہے اور مہمند ایجنسی بھی ایک قبائلی علاقہ ہے تو پھر امریکیوں کو ملامت کرنے کا کیا جواز ہے؟

اگر نکتہ چیں کہے کہ معاہدہ تو معصوم عوام یا طالبان کے مارنے کا ہے فوج کو کس معاہدہ کے تحت مارا جا رہا ہے؟ تو جواباً یہی کہا جائے گا کہ جی ہاں ہم بھی کہتے ہیں کہ اچھا نہیں ہوا لیکن اب کیا ردعمل ہونا چاہیے؟ شمسی ایئر بیس خالی کروایا، نیٹو سپلائی بند اور آئندہ نہیں مارے گا۔ کیا ان اقدامات پہ ان کو معاف کیا جاسکتا ہے؟ یا قصاص لینا چاہئے۔ اگر قصاص لینگے تو پھر امریکہ ہم پہ حملہ کرے گا اور ہمارے ملک کو پتھر کی دور میں دھکیل دے گا۔

یہ بات ہمیں تسلیم ہے کہ امریکہ کے پاس ہم سے اچھی ٹیکنالوجی ہے اور وہ کئی اعتبار سے ہم سے زیادہ مضبوط ہیں ان کی معیشت، تجارت اور فوج دنیا کی مضبوط فوج ہے لیکن ہم یہ تسلیم نہیں کرتے کہ ان کا مقابلہ نہیں کیا جاسکتا اور ہم یہ بات زمینی و آسمانی حقائق کی روشنی میں کہتے ہیں۔

زمینی حقائق تو یہ ہیں کہ ہمارے پڑوس میں دنیا کا کمزور ترین، تیس سال سے جنگ زدہ افغانستان واقع ہے جہاں طالبان کی کمزور حکومت تھی، وہ امریکہ کے مقابلے میں ڈٹ گئے امریکہ نے اپنے تمام اتحادیوں کو اپنے ساتھ ملا کر طالبان پہ یلغار کی ہم نے بھی اپنا حصّہ ڈال کر امریکہ کو لاجسٹک سپورٹ کی صورت میں اپنے ۷۵ فیصد ہوائی اڈے،

انٹیلی جنس معلومات وغیرہ فراہم کئے۔لیکن ان کمزور طالبان نے امریکہ کوایسا سبق سکھایا کہ آج وہ یہ کہنے پہ مجبور ہوئے کہ طالبان کے ساتھ ہماری کوئی دشمنی نہیں،اور ہم مذاکرات کیلئے تیار ہیں۔اگر طالبان امریکہ کا مقابلہ کر سکتے ہیں تو کیا ہم ایٹمی طاقت ہوکر بھی ان سے کمزور ہیں!!!!

آسمانی حقائق یہ ہیں کہ ارشاد باری تعالیٰ ہےوَ انتم الاعلون ان کنتم مؤمنین ۔اس ایت کریمہ میں کامیابی کا وعدہ ہے،لیکن کامیابی کوایمان پہ موقوف کر دیا کر دیا گیا ہے،پس اگر ہم ایمانی جرأت کا مظاہرہ کریں تو یقیناً ہم اس قابل ہیں کہ امریکہ کا مقابلہ کرسکیں،اور جنگ میں ظاہر ہے کہ شہادتیں ہونگی لیکن کب تک ہم اپنے آپ کو جنگ سے بچاتے رہینگے،ذلّت کی زندگی سے تو شہادت کی موت کئی درجہ بہتر ہے کب تک ہم اپنے پیاروں کی لاشیں اٹھاتے رہینگے ۔کب تک امریکہ بے گناہ پاکستانیوں کے خون سے کھیلتا رہے گا۔آیئے پوری قوم امریکی غلامی سے توبہ کریں ان کوتر کی بہ تر کی جواب دیں اور انکی خوشی کی خاطر اپنے معصوم مسلمانوں کا خون بہانہ بند کریں۔اس ملک میں جو اسلام کے نام پہ بنا ہے ملحدانہ اور کفریہ افکار کے بجائے اسلامی نظام کواس ملک میں نافذ کردیں ہزاروں پاکستانیوں کا خون صرف امریکیوں کی خوشی کیلئے بہایا،اسلام دشمن حکمرانوں کو چاہئے کہ وہ اسلام دشمنی سے توبہ کریں اور امریکی دشمن بن جائیں اسی میں ہماری فلاح و بہبود ہے نہ کہ امریکی غلامی واسلام دشمنی میں۔

کل جماعتی کانفرنس(APC) اور مذاکرات کی پیشکش

حکومت نے ملک کے تمام سیاسی جماعتوں کو اکھٹے مل بیٹھ کر ملکی مسائل پہ غور وفکر کی دعوت دی،تاکہ ملک اس وقت جن مسائل سے دوچار ہے اس کا ایک متفقہ حل نکالا جائے۔یہ کانفرنس سیکورٹی خدشات کے پیش نظر وزیراعظم ہاؤس میں منعقد ہوئی،اس کانفرنس کے اختتام پہ ایک اعلامیہ جاری کیا گیا جس میں ملک میں موجود ناراض جماعتوں سے مذاکرات کرنے اور آپس کے مسائل کو باہم افہام وتفہیم سے حل کرنے پہ زور دیا گیا۔بعد میں وزیر داخلہ نے کوئٹہ میں اخباری نمائندوں سے باتیں کرتے ہوئے دعویٰ کیا کہ اس سلسلے میں ان کے ساتھ رابطے کئے گئے ہیں۔وزیر داخلہ کے اس بیان کے بعد گورنر خیبر پختونخوا کوثر مسعود نے بھی اسی دعوت کو دہرا کر کہا کہ ہم عسکریّت پسندوں کے ساتھ مذاکرات کیلئے تیّار ہیں۔

اختلافی مسائل کو حل کرنے کے لئے مذاکرات ایک اچھا عمل ہے،تاکہ فریقین میں جو غلط فہمیاں موجود

ہوں، وہ دور کی جائیں۔ یہی وجہ ہے کہ تحریک طالبان پاکستان نے ہمیشہ مذاکرات کی ہر سنجیدہ دعوت کا مثبت انداز میں جواب دیا ہے، بلکہ کئی دفعہ خود تحریک نے حکومت کو مذاکرات کی دعوت دی۔ اور مذاکرات کے بارے میں تحریک کا موقف ہمیشہ سے واضح چلا آرہا ہے کہ اگر تحریک کے مقصد ''نفاذ شریعت اسلامیہ'' کو ٹھیس نہ پہنچتی ہو، تو ہم بالکل مذاکرات کے لئے تیار ہیں۔ امن وامان کی خاطر تحریک نے کئی دفعہ حکومتی نمائندوں سے مذاکرات کئے، اور مذاکرات کامیابی سے ہمکنار ہوئے اور فریقین نے آپس میں شرائط طے کئے۔ لیکن تھوڑا ہی عرصہ گذرا تھا کہ حکومت کے لئے یہ شرائط نا قابل عمل ہوگئیں، حالانکہ تحریک اس وقت تک شرائط کی پاسداری کر رہا تھا اور کسی قسم کی خلاف ورزی سامنے نہیں آئی تھی۔

اب سوال یہ ہے کہ آخر کیا وجہ تھی کہ حکومت کے لئے یہ معاہدات نا قابل عمل ہوئیں؟؟ جواب یہ ہے کہ مذاکرات کی ناکامی میں کچھ خفیہ ہاتھ تھے۔ جو مذاکرات کو کامیاب رہنے نہیں دے رہے تھے، اور یہ خفیہ ہاتھ ہمارے بے ضمیر حکمرانوں کے مغربی آقا ہیں، جو اس بات پہ کبھی راضی نہیں ہوسکتے کہ اس ملک میں امن وآشتی ہو، اور یہ ملک اپنے صحیح سمت، جو کہ شریعت اسلامیہ ہے، کی طرف گامزن ہو۔ اور آقا چونکہ آقا ہوتا ہے اور اس کی ہر بات دل وجان سے قبول کرنا ہی مکمل اطاعت شعاری سمجھی جاتی ہے، اس لئے پوری دنیا میں اس اطاعت شعاری میں ہمارے حکمران اوّل درجہ پہ فائز ہیں۔ اس مد میں اگر کسی مسلمان کو ننگا کر کے کفّار کے حوالہ کرنا ہو یا کسی مسلمان بہن کے ہاتھ پاؤں باندھ کر کفّار کے لئے تختۂ مشق فراہم کرنا ہو، یہ وفادار وفرمان بردار حکمران اس سے بھی دریغ نہیں کرتے۔

جب کوئی حکومت اس حد تک بے بس ہوجائے کہ اسی ملک سے امریکی ڈرون طیارے اُڑ کر اسی ملک کے باشندوں کو خاک وخون میں نہلاتے ہوں، جہاں ہزاروں امریکی غنڈے اپنی مرضی سے، بغیر کسی روک ٹھوک کے آزادانہ مسلمانوں کے خلاف دن رات منصوبہ بندی کرتے رہتے ہوں، اور ملک کے دارالحکومت میں سینکڑوں گھروں میں ڈیرے ڈال رکھے ہوں، جہاں ایک امریکی بدمعاش نے ملکی خفیہ ایجنسی (ISI) کے دو سب ایجنٹ دن دیہاڑے گولیوں سے بھون ڈالے، اور پھر اس بدمعاش کو ایک پرسہولت مقام پہ لے جایا گیا جسے جیل کا نام دیا گیا، جہاں چند دن گزارنے کے بعد اسے انتہائی عزت واحترام سے ''بری'' کر دیا گیا۔

ہمارے حکمران اس درجہ بے اختیار ہو چکے ہیں، کہ وہ اپنے تمام فیصلوں میں مغرب کے سامنے جواب دہ

ہوتے ہیں، اب بھی اگر ہم انکے اس ''پرخلوص'' دعوت کو قبول کریں، تو کیا مذاکرات کے اس دور کا نتیجہ سابقہ ادوار سے مختلف ہوگا؟ جواب ظاہر ہے کہ نفی میں ہے، بلکہ سابقہ ادوار کیطرح یہ دور بھی ناکامی سے ہی دوچار ہوگا، کیونکہ ہم نے بار بار کھلی آنکھوں اس بات کا مشاہدہ کیا کہ یہ حاکم اپنے فیصلوں میں بے اختیار ہیں، اور ہر بات مغربی صحیفوں کی روشنی میں تولتے ہیں، اور ظاہر ہے کہ مغرب کفر ہے اور ہم اسلام کے متوالے، تو ان دو متضاد خطوط کے درمیان اتحاد کی راہ نکالنا ایک سعی لاحاصل ہی ہوگا، لہذا ہم ان نمونے کے حاکموں کے ساتھ مذاکرات ایک کار عبث سمجھتے ہیں اور اس میں اپنا وقت ضائع نہیں کرتے۔

آخر میں ہم ان لوگوں سے عرض کرتے ہیں جنہیں مذاکرات کا بےحد شوق ہے، بیشک آپ لوگ اپنا شوق پورا کرو؛ لیکن تحریک کے مقصد ''نفاذ شریعت اسلامیہ'' پہ سودابازی نہ کرنا کیونکہ ان بے دین حکمرانوں سے خیر کی توقع رکھنا کم از کم ہمیں تو مشکل بلکہ ناممکن نظر آتا ہے!

مدیر احیائے خلافت

....

اعلان

نئے تشکیلات کی رو سے مولانا صالح قسّام صاحب حفظہ اللہ کو سہ ماہی مجلہ احیائے خلافت کا نیا مدیر مقرّر کیا گیا ہے، لہذا رسالہ کے بارے میں جتنے معاملات ہیں اس بارے میں ان سے رجوع کی جائے۔

ادارہ:۔ احیائے خلافت

نئے سال کی نئی خوشی !

یکم محرم ۱۴۳۳ ہجری کو یہ خوش خبری سننے کو ملی کہ نیٹو فورسز نے مہمند ایجنسی میں ۴۴ فوجیوں کو شہید کر ڈالا ہے، شہید کے معنی حاضر ہونے کے ہیں یعنی یہ فوجی پائی جہنم میں اپنے امریکیوں پائیوں کے پاس حاضر ہو چکے ہیں جہاں وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے عالمی برادری کے ساتھ رہیں گے ہمیں خوشی اس لیے ہے کہ اس سے پاکستان شریف (نواز شریف نہیں) کا اقتصاد بہتر ہوگا۔ فوجی مریں گے تو ظاہر ہے ان کی تنخواہیں نہیں دینی پڑیں گی جس سے معیشت میں بہتری آسکتی ہے لیکن افسوس کہ رکھیلوں کے سربراہ زردالو اور کیانی وغولانی نے اس پر احتجاج کیا ہے، اب آپ کہیں گے یہ رکھیل کیا ہے؟ آپ داشتہ جانتے ہیں؟ نہیں، اب ہم بھی مجبور ہیں، چلو آپ کو بتائے ہی دیتے ہیں رکھیل اور داشتہ کے معنی اردو میں رنڈی کے ہوتے ہیں، سمجھانا ہمارے ذمے لازم ہے اس لیے ہم نے عام فہم لفظ استعمال کیا، خیر رنڈیوں کے سربراہوں نے بہت غم و غصے کا اظہار کیا ہے؛ کیونکہ ۴۴ فوجیوں کے بدلے کوئی اچھے پیسے تو نہیں ملنے، اگر کچھ زیادہ مار دیتے تو بہتر تھا، تو ویسے بھی ہے وطن کے فائدے کے لیے مرنا کتنی سعادت کی بات! چونکہ اندر کے حالات سے ہمیں واقفیت نہیں اس لیے کچھ کہنا مشکل ہے شاید کہ رنڈیوں کا اُسی 'پرانی' تنخواہ پر گزارا شروع ہو جائے گا۔

ناپاک فوج کے ترجمان اطہر عباس بروزن انجس الانجاس نے 'انکشاف' کرتے ہوئے کہا ہے کہ ''نیٹو فورسز اس سے پہلے بھی سات آٹھ بار ہم تیس مار خانوں پر حملے کی جرأت کر چکی ہے نا قابل برداشت ہے، اگر پھر ایسا ہوا تو ''نہیں چھڈاں گا'' اور امریکہ کو پتہ چل جائے گا کہ کس گیدڑ سے پالا پڑا ہے مزید بڑھکیاں مارتے ہوئے انہوں نے ارشاد فرمایا کہ امریکہ اور نیٹو کے مذمتی اور تعزیتی پیغامات سے کچھ نہیں ہوتا، ہم جس مقصد کے لیے تلبان کے خَلاف لڑ رہے ہیں وہ پیسہ ہے، امریکی زبان میں اس چیز کو بھی ڈالر کہتے ہیں، بس جلد از جلد اس جھنجھٹ سے اپنی جان چھڑا کر ''حصولِ رزقِ حلال عین عبادت ہے'' کی طرف توجہ دیجائے اور قائدِ اعظم کی تصویریں چھاپنے کا سوچا جائے، تھینک یو ویری مچھ بڑے بڑے مگر مچھ۔

ریمنڈ ڈیوس کے معاملے میں بھی پاک فوج کے بہادر سپاہیوں نے بڑی جرأت کا مظاہرہ کیا تھا، ایبٹ آباد میں بے انتہا

زیادہ شجاعت پاشا کیا گیا تھا؛ چنانچہ حکومت اور فوج پر اعتماد کیا جائے اور بدگمانی سے بچا جائے، اب بھی وہی ہوگا۔ یعنی ملک وملت کے وسیع تر مفاد میں، معیشت کی بہتری کے لیے انوکھے اقدامات کیے جائیں گے، بڑے بڑے ڈنگروں نے مل کر یہ فیصلہ کیا ہے ہر فوجی کے بدلے میں اٹھارہ روپے، بیس پیسے، دو آنے لیے جائیں، اب اٹھارہ روپے، بیس پیسے، دو آنے کو ۴۴ میں ضرب دیا جائے تو بہت زیادہ دولت جمع ہو جائے گی، اگر یہ پیسے کم ہیں تو آپ ذرا حساب کر کے تو دکھائیں، مشکل ہے ناں! زیادہ ہیں تبھی تو مشکل ہے۔ خیر تلبان کچھ بھی کہیں ہم بھی کہیں ہم نے ملک وملت کے وسیع ترین مفاد میں یہ فیصلہ کیا ہے۔

چونکہ آج کل کوئی خاص کاروبار پاکستان میں ہے نہیں؛ اس لیے ہماری برادری سے گزارش ہے کہ ' کام ' جاری رکھا جائے اور تعلقات خراب نہ کیے جائیں، آپ لوگوں سے تعلقات خراب نہ کیے جائیں، آپ لوگ دہشت گردوں سے تو بہتر ہیں، وہ تو ہمیں زندہ چبائیں گے، آپ تو کھانے سے پہلے کم از کم پکاتے تو ہیں'

....

پاکستان میں جہاد کیوں؟ (تیسری قسط)

(حضرت مولانا مفتی محمد زمان صاحب دامت برکاتہم)

پچھلی قسط میں جو گزرا وہ اسلامی ممالک کے نام نہاد مسلمان بادشاہان کیلئے اقوام متحدہ (اقوام کفرہ) میں شامل ہونے کی شرائط تھیں ۔جسکی بدولت وہ اقوام متحدہ کا رکن بن سکتا ہے،جس کے نقصانات آپ حضرات نے پچھلی قسط میں پڑھ لیئے ،اگر چہ یہ مشت نمونہ ءخروار کی حیثیت رکھتی ہے،اوراسکے زیر سایہ وقتا فوقتا برسر اقتدار حکمران یورپ اور مغرب کیلئے جو کچھ کرتے ہیں،وہ کسی سے مخفی نہیں کہ مسلم ممالک کے حکمرانان ان کے سامنے بے بس ہیں اور یہ بے بسی ان کی کوئی مجبوری نہیں ہے بلکہ دنیا کی عیش پسندی (شراب،دولت،زنا،کوٹھیاں) نے ان کیلئے اپنوں کو بیگانا اور غیروں کو اپنا بنایا ہے۔اور بے دینی اوراسلام دشمنی پر لا کھڑے کیئے ہیں.تو جس مذہب،دین اور قانون کے ایسے دعویدار ہوں تو وہ کبھی بھی دنیا پر غالب نہیں آ سکتا، بلکہ وہ مذہب،قانون؛دین اوراس کے پیروکار ہمیشہ کیلئے ذلیل اور سرنگوں ہوتے ہیں،جیسا کہ دنیا میں اسلام اور مسلمانوں کیساتھ ہوتا ہے،اگر چہ یہ دنیا کے سامنے ایسا نظر آتا ہے ورنہ حقیقت میں تو اسلام اور مسلمان ہی غالب ہیں ۔جیسا کہ قرآن کریم میں اللہ کا فرمان ہے ’’ولا تھنوا ولاتحزنوا وانتم الا علون ان كنتم مؤمنين‘‘ترجمہ:اور (دیکھو) بے دِل نہ ہونا اور نہ کسی طرح کا غم کرنا کیونکہ تم مومن (صادق) ہو تو تم ہی غالب رہو گے۔اور حدیث میں رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے’’الا سلام يعلو ولا يعلى عليه ‘‘الحديث .رواه ابو داود .کہ اسلام بلند و بالا ہوتا ہے اور کوئی چیز اس پر غالب نہیں ہوسکتی۔

تو جب حکمران ایسے ہوں تو ان کے ماتحت ان کی فوج، پولیس اور عدالت وغیرہ کیسی ہوگی؟ آیئے بالترتیب اس قسط میں ان کے بارے میں کچھ پڑھیں تا کہ ان کا بھی راز کھل جائے اور مسلمانوں کو معلوم ہو جائے کہ ہمارے بیٹے ، بھائی ایک اسلامی فوجی ہونے کیلئے کن مراحل سے گزرتے ہیں؟اور وہ ان مراحل سے گزر کر پھر کن کیلئے کام کرتے ہیں؟

آیئے دیکھتے ہیں کہ پاکستانی فوج میں بھرتی ہونے کیلئے جو شرائط ہیں ان میں سے چند شرائط کا ذکر کرتے ہیں۔

(۱) میڈیکل ٹسٹ کرنا (۲) تبلیغی جماعت کے علاوہ کسی مذہبی تنظیم کے ساتھ کسی قسم کا تعلق نہ رکھنا (۳) حکمران طبقے

کامکمل پابند ہونا اور اپنے سے بڑے کی ہر بات ماننا (۴) میڈیا سننے، دیکھنے اور پڑھنے پر پابندی۔
اب ہر ایک کی مختصر تفصیل:

میڈیکل ٹیسٹ میں نئے بھرتی ہونے والے فوجی کی قد، چھاتی اور آنکھوں کی بینائی وغیرہ کا ٹسٹ لیا جاتا ہے۔ جو ظاہر میں ایک اہم اور ضروری کام ہے، لیکن اس بہانے میں ایک اور چیز کا بھی ٹسٹ لیا جاتا ہے۔

قارئین کرام! اگر آپ کو اس کا علم ہو جائے تو آپ کے رونگھٹے کھڑے ہو جائیں گے اور ایک انسان ہونے کی حیثیت سے بھی کوئی اس مرحلہ کو پار کر کے فوج میں بھرتی ہونے سے رُک جائے گا چہ جائیکہ کوئی مسلمان ایسا کرے، اور خود کو روکنے کے علاوہ نوجوانانِ دنیائے اسلام کو بھی اس گندے عمل سے آگاہ کرے گا۔ اور وہ ہے خصیتین کا ٹسٹ کرنا۔ اور اس کیلئے یہ بہانہ بناتے ہیں۔ کہ ہم دیکھتے ہیں کہ اس کا انڈہ ایک تو نہیں؟ اور ٹسٹ کا طریقہ یہ ہوتا ہے کہ رنگروٹ کو ۹۰ درجے کے زاوئے میں رکوع کی حالت میں کھڑے ہونے کا امر کرتے ہیں اس حال میں کہ رنگروٹ اس وقت بالکل ننگا اور عریاں ہوتا ہے اور اس کے بدن پر ایک انچ کا کپڑا نہیں ہوتا جب وہ اس حالت میں جاتا ہے تو ٹسٹ لینے والا کپٹن اس کے پیچھے کی طرف آتا ہے اور اس کی عورت غلیظہ کی طرف ٹارچ لگا کر تھوڑی دیر کیلئے اس کی بدبو کا مزہ لیتا ہے۔ پھر پیچھے سے انڈوں کی طرف ہاتھ بڑھا کر چیک کرتا ہے اور یوں رنگروٹ اس فاش، عریاں اور بے غیرت مرحلہ سے گزرتا ہے اور پھر پتہ نہیں کہ اسے لشکرِ فرعون میں داخلہ مل بھی جائے گا یا نہیں؟

اب سوال یہ ہے کہ رنگروٹ کا اس طریقے سے ٹسٹ لینے کا فائدہ کیا ہے؟ کیونکہ کوئی سپاہی بھی انڈوں کے ذریعے دشمن سے لڑتا نہیں۔ اور نہ یہ مقابلہ میں کوئی طاقتور چیز ہے۔ بلکہ نہ ہونے کی صورت میں سپاہی کو اس کی درد اور تکلیف کا احساس نہ ہوگا اور دشمن کو نمبر تین پر وار کرنے کا کوئی فائدہ نہ ہوگا بلکہ اس کا مارنا باقی بدن کے مارنے کی طرح ہوگا۔ لیکن اس کا اصل جواب یہ ہے کہ اس وقت رنگروٹ کی غیرت کا امتحان لیا جاتا ہے۔ کہ اس میں غیرت ہے یا نہیں؟ اگر سپاہی اس کام کو برا مانے اور اس کی چیکنگ سے انکار کرے تو کپٹن سمجھتا ہے کہ یہ ہماری فوج میں رکھنے کے قابل نہیں ہے۔ کیونکہ کسی بھی وقت اس غیرت کی وجہ سے یہ ہمارے خلاف اٹھ کھڑا ہو سکتا ہے۔ اور اسلامی احکامات پر غیرت کر کے ہم سے باغی (ان کی اصطلاح میں) ہو سکتا ہے۔ اور جب سپاہی خوشی سے اس ٹسٹ کو قبول کرتا ہے تو وہ سمجھتا ہے کہ بس یہی ہماری فوج میں رکھنے کے قابل ہے کہ ہمارے حکم پر یہ اپنی بہن، ماں، بیوی اور بیٹی کی عزت لُٹانے کیلئے

تیار ہوگا۔اور اسے شاباش دیتے ہیں،اور اس وقت اس کا نتیجہ ظاہر ہوتا ہے کہ جب یہ سپاہی آگے ترقی کی کوشش کرتا ہے۔تو سب سے پہلے اپنے سے بڑے فوجی کی خواہش پوری کرنے کیلئے اپنی بیوی یا بہن کو دو تین رات کیلئے اس کے پاس چھوڑتے ہیں اور وہ ان سے حرام طریقے سے مزے لیتے ہیں اور یہ سپاہی پھر مونچوں پر ہاتھ پھیر کر کہتا ہے۔ کہ میں میجر،کرنل یا کپٹن ہوں اور اسے شرم نہیں آتی کہ کس چیز نے اسے میجر یا کرنل بنایا اور یہ کوئی افتراء اور جھوٹ نہیں ہے بلکہ ہمارے پاس اس کی قوی شواہد ہیں جن میں سے چند کا ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔

(۱) میرا ایک دوست تھا اور اس وقت ہم دسویں جماعت میں پڑھتے تھے۔اس نے اپنی خواہش کا اظہار کیا کہ میں فوج میں بھرتی ہونا چاہتا ہوں۔جب ہم نے مٹرک پاس کیا،تو اس نے اپنی خواہش کی تکمیل کیلئے آرمڈ کور نوشہرہ میں ٹسٹ دینے کیلئے داخلہ لیا اور چلا گیا جب واپس آیا تو بعینہ مذکورہ بالا ٹسٹ کا طریقہ بتایا اور ٹسٹ دینے کے بعد نہیں گیا۔

(۲) ایک اور ساتھی جو ہم سے سکول میں دو سال سینئر تھا اس نے بھی اسی طرح کا اپنا واقعہ سنایا اور پھر وہ بھی فوج میں واپس نہیں گیا۔

(۳) اور اس ٹسٹ کی تائید نیم فوجی دستہ (ملیشیا) والوں نے بھی کی کہ جب وہ ہماری قید میں آئے اور ہم نے ان سے پوچھا۔تو شرم سے آنکھیں جھکاتے ہوئے انہوں نے اقرار کیا اور اس کی وجہ یہ بتائی کہ یہ ایک سینئر افسر تھا جو لواطت (اغلام بازی،بچہ بازی) کو بہت پسند کرتا تھا اس نے اس گندی چیز کو ٹسٹ میں شامل کرلیا۔اور پھر ایک قانون اور شرط کی حیثیت اختیار کیا جس کی بنیادیں مضبوط کی جارہی ہیں۔

(۲) سوائے تبلیغی جماعت کے کسی مذہبی تنظیم کے ساتھ تعلق نہ رکھنا:

اس کی تحقیق یہ ٹسٹ لیتے وقت کرتے ہیں کہ کسی مذہبی تنظیم یا لیڈر کیساتھ کوئی تعلق تو نہیں،اگر ان کو یقین آجائے کہ اس کا تعلق کسی مذہبی تنظیم،مدرسہ یا جہادی مولویوں کیساتھ نہیں ہے،تو بہت اچھا۔ورنہ پھر ٹسٹ لینے کے بعد سپاہی کے گاؤں کو خفیہ طریقے سے اپنے خفیہ بندے بھیج کر لوگوں سے معلومات حاصل کرتے ہیں کہ اس کا کسی تنظیم کے ساتھ تعلق تو نہیں،اگر معلوم ہوجائے کہ کسی مذہبی تنظیم کے ساتھ تعلق ہے،تو اس کو یا تو فوج سے نکالتے ہیں یا اسے ہمیشہ کیلئے خفیہ جیلوں

میں رکھ کر غائب کرتے ہیں۔اس کی وجہ یہ ہے،کہ تبلیغی جماعت ایک ایسی جماعت ہے کہ ان کے منشور میں یہ نہیں ہے

کہ کسی ملک کے بادشاہ یا فوج کے خلاف اُٹھ کر اسلامی احکامات کی تنفیذ کیلئے بندوق کی نوک پر کوئی عملی اقدام کیجائے، وہ بیچارے تو صرف چھ نمبر کے اندر بات کرتے ہیں، اگر کسی نے مانا تو بہت اچھا اور اگر نہیں مانا تو پھر بھی اس کی ہدایت کیلئے دعا سے کام لیتے ہیں۔اور جہادی تنظیموں یا دوسرے مذہبی تنظیموں سے تعلق رکھنے والے اس لئے نہیں لیتے کہ جب وہ ان کی یہ بے دینی اور غیر اسلامی افعال دیکھتے ہیں، تو وہ یا تو خود ان کے خلاف کھڑے ہو کر فوج کے اندر اندر دوسرے فوجیوں کو سمجھاتے ہیں کہ یہ کیا کفر اور بے دینی ہے۔جس سے فوج کے اندر اسلامی احکام کی تنفیذ اور ان کفریات کو ختم کرنے کیلئے فوجی جوانوں میں جذبہء جہاد بیدار ہو جاتا ہے۔جس کو حکمرانان پاکستان ، کٹھ پتلی ادارہ آئی، ایس، آئی اور فوج کے بڑے کسی قیمت پر بھی برداشت نہیں کرتے۔کیونکہ ان کو پہلے دن سے اسلامی احکام کی مخالفت کی گھٹی پلائی گئی ہے، اور اگر فوج کے اندر وہ جوان نہ رہے، بلکہ فوج سے باہر ہو کر لوگوں کو ان افعال سے باخبر کر کے لوگوں میں اشتعال پیدا کرے۔تو یہ بھی کٹھ پتلی حکمرانان پاکستان کے حق میں اچھا نہیں۔بہر حال وہ روز اول سے یہ کوشش کرتے ہیں کہ ایسا کوئی فوج میں بھرتی نہ ہو جائے جو حکومت پاکستان کیلئے کسی بھی موڑ پر خطرہ بن سکتا ہے۔اس کا بھی آپ کے سامنے ایک چشم دید واقعہ لکھوں، مجھ سے سکول میں ایک کلاس جونئیر ایک لڑکا تھا اس کو فوج میں برتی ہونے کا بڑا شوق تھا اور خاص کر ایئر فورس میں۔جب اس نے میٹرک کا امتحان دیا تو چھٹیوں میں جیشِ محمد ﷺ والوں کے ساتھ جہادی ٹرینگ حاصل کرنے کیلئے گیا ٹرینگ کے بعد وہ ائرفورس میں بھرتی ہوا اور یوں اس کی دیرینہ تمنا پوری ہوگئی۔ایک سال کوہاٹ ائربیس میں گزارا سال کے آخر میں اختتامی پروگرام میں مجھے بھی دعوت دی اور میں بھی وہاں گیا جو کچھ میں نے دیکھا اور محسوس کیا وہ ایک الگ موضوع ہے۔لیکن چند دنوں کے بعد ایک ناگہانی خبر نے میرے کانوں کو دبوچ دیا کہ فلاں اور فلاں کوہاٹ ائربیس سے غائب کر دئے گئے، ہم نے سوچا کہ خیر اپنا ملک ہے چند دنوں میں مل جائیں گے، لیکن آج تک اس کا کوئی پتہ نہیں چلا یہ جنوری ۲۰۰۱ء کا سال تھا اور اب جنوری ۲۰۱۲ء چل رہا ہے۔۔

عرض یہ کہ پاکستانی فوج میں ایسے باعزت اور باغیرت نوجوانوں کیلئے کوئی جگہ نہیں ہے، لوگ سمجھتے ہیں کہ جب سے تحریک طالبان پاکستان وجود میں آئی ہے، اس دن سے پاکستان کی ناپاک فوج اور استخباراتی ادارہ آئی، ایس، آئی نے یہ موقف اختیار کیا ہے کہ اپنی خفیہ جیلوں میں ان لوگوں کو رکھتے ہیں جو پاکستان کے آئین اور قانون کے خلاف ہیں

مگر یہ گمان بالکل غلط اور بے جا ہے کیونکہ جب سے پاکستان بنا ہے اور یہ کالا ادارہ وجود میں آیا ہے اسی دن سے پاکستان میں ان لوگوں کیلئے رہنے کا کوئی حق نہیں ہے، جو ایک اسلامی ریاست اور خلافت کے خواہاں ہیں۔

(۳) حکمران طبقے کا مکمل پابند ہونا (۴) اور اپنے سے بڑے کی ہر بات ماننا:

اس شرط کا حکمران طبقہ کو یہ فائدہ ہے کہ وہ فوجی کو جو بھی کام کرنے کو کہے، تو فوجی کیلئے یہ گنجائش نہیں ہے کہ وہ انکار کرے اور کسی سینئر کے سامنے کہے کہ میں کسی مجاہد کو شہید نہیں کر سکتا یا کسی مسجد اور مدرسہ پر بمبار نہیں کر سکتا یا کسی عزت مآب باپردہ خاتون کی عزت نہیں لُٹا سکتا۔ کہ اس میں میرے ایمان اور دین کا نقصان ہے، اور اس کی مثالوں سے پاکستان کی تاریخ بھری پڑی ہے، اور موجودہ زمانے میں سقوط امارت اسلامی افغانستان سے لے کر تا حال جو کچھ ہو رہا ہے، اگر کوئی کافر فوجی یا ادارہ ایسا کرے تو وہ تو اسلام کے دشمن ہیں ان سے کیا گلہ وشکوہ۔ لیکن جب ایک مسلمان حکومت کی فوج اور ادارہ ایسا کرتے ہیں تو بے اختیار منہ پہ آتا ہے

ے ہمیں تو اپنوں نے لوٹا غیروں میں کہاں دم تھا
ہماری کشتی وہاں ڈوبی جہاں پانی کم تھا

سقوط امارت اسلامی افغانستان کے وقت پاکستانی افواج نے جو کچھ کوہاٹ اور وزیرستان کے دروں میں مسلمان مہاجرین مجاہدین کے ساتھ کیا وہ ابھی تک نہ امریکہ اور نہ اس کے اتحادیوں نے کیا۔ عرب مجاہدین کو گرفتار کر کے چند ڈالر کے عوض امریکہ پر فروخت کیا، وہ عرب مجاہدین جن کے چندوں سے پاکستان نے ایٹم بم بنایا، کارخانے لگائے، کشادہ سڑکیں بنائیں، پارک اور تفریح گاہیں بنائیں۔

اور یہ سب کچھ اسی فوج نے اپنے بڑوں کے اشارے اور حکم پر کیا اور پھر وزیرستان سے لیکر سوات تک آپریشن انہی بڑوں کی کارفرمائی ہے لال مسجد اور جامعہ سیدہ حفصہؓ کو مسمار کرنا، ان پر بمباری کرنا، طلبہ وطلبات کو بے دردی سے شہید کرنا، انھیں گرفتار کرنا، انھیں زخمی حالت میں ہسپتالوں سے اٹھانا، قرآن کے نسخوں کو جلانا، حدیث کی کتابوں کو گولی سے نشانہ بنانا، انھیں گندی نالیوں اور گٹروں میں پھینکنا، عزت مآب ماؤں اور بہنوں کی آبروریزی کرنا، اور اس کے ساتھ ساتھ پورے پاکستان میں فوج اور پولیس کا مسلمانوں کے ٹھکانوں پر چھاپے مارنا اور انھیں گرفتار اور شہید کرنا وغیرہ سب کچھ حکمرانوں، فوج کے بڑوں اور آئی، ایس، آئی کی کارستائی ہے۔ اور یہ

سب کچھ اسی شرط کی وجہ سے ہے فوجی نے فوج میں بھرتی ہونے کے وقت قبول کیا تھا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ "لاطاعة لمخلوق فی معصیة الخالق" (الحدیث) ترجمہ: خالق کی نافرمانی میں مخلوق کی اطاعت کرنا کوئی اطاعت نہیں ہے۔ اور ہر سپاہی سے جب پوچھا جائے تو یہی جواب دیتا ہے کہ Order is order بس ہم کیا کریں ہماری مجبوری ہے ورنہ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ جو ہم کرتے ہیں گناہ کا کام ہے۔ اور یہی جواب میں نے افغانستان کے فوجیوں سے بھی بارہا سنا جب میں ان کی قید میں تھا اور ان سے میں نے پوچھا۔ تو یاد رکھیں کہ اس بہانہ سے کوئی اس گناہ کے عذاب اور اثر و حکم سے نہیں بچ سکتا۔ مثلاً ایک گناہ کا حکم یہ ہے کہ اس کے کرنے سے کوئی مرتد و کافر ہو جاتا ہے۔ تو بالکل اسی طرح جو فوجی، پولیس، ملیشیا، خاصہ دار یا کوئی اور وہ گناہ کرے تو وہ مرتد اور کافر ہو جائے گا (العیاذ باللہ)

(۵) میڈیا سننے، دیکھنے اور پڑھنے پر پابندی: پاکستانی آرمی، ایس، ایس، جی اور این، ایل، آئی پر سختی سے پابندی ہے کہ وہ ریڈیو سنے، ٹی وی دیکھے یا اخبار پڑھے اور ملک کے اندرون اور بیرون حالات سے اپنے آپ کو باخبر رکھیں۔ ان کی مثال اس گھوڑے کی طرح ہے کہ جس کی آنکھوں پر پٹی باندھ دی گئی ہو اور سیدھا راستے پر دوڑتی ہو، بس یہی مثال پاکستانی افواج کی ہے۔ وہ اپنے کیمپوں کے اندر رہتے ہیں اور باہر کے حالات سے بے خبر ہوتے ہیں، مگر یہ کہ وہ گاؤں چلا جائے یا باہر سے آئے ہوئے مہمان سے کچھ سنے کہ ملک میں کیا ہوتا ہے؟ اور اس کا فائدہ حکومت کو یہ پہنچتا ہے، کہ ان کو اندھیرے میں رکھ کر جو کچھ ان کے سامنے بکتے ہیں فوجی وہی سمجھ کر کرتے ہیں لیکن یہ ایسا کوئی عذر نہیں ہے کہ وہ کہے کہ ہمیں کس کے خلاف لڑایا جاتا ہے؟ کیونکہ جب وہ مجاہدین کے سامنے آتے ہیں اور پھر تکبیر کی آوازیں سنتے ہیں تو یہ عذر ختم ہو گیا، اور ہم نے تو خود ان کی زبانوں سے یہ بات بار بار سنی ہے کہ وہ ہمیں طالبان کہتے ہیں، اور ہم کو حق پر سمجھتے ہیں پھر بھی وہ ہم سے لڑتے ہیں شرط نمبر تین اور چار کی وجہ سے۔

قارئین کرام: آپ خود سوچیں کہ پہلی چار شرائط تو ایسی ہیں کہ ان کو بطور شرط ماننے والا دائرۂ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے، اور یہ تو الگ بات ہے کہ یہ فوج پولیس جس قانون اور آئین کی حفاظت کیلئے ہیں وہ تو خود کفر ہے جو آئندہ صفحات میں آپ ملاحظہ کریں گے۔ تو کیا اس جیسی فوج کے خلاف لڑنا اور جہاد کرنا واجب نہیں ہے؟

(جاری ہے)

امریکی ڈرون اڈے اور حکمرانوں کی دروغ گوئی

(مولانا داداللہ صاحب امیر تحریکِ طالبان پاکستان باجوڑ ایجنسی)

۲۶ نومبر کو امریکی بغیر پائلٹ طیاروں نے پاکستانی چیک پوسٹوں کو نشانہ بنایا نتیجۃً ۲۴ پاکستانی فوجی مارے گئے۔ جس کے ردِعمل میں پاکستان نے شمسی ائیر بیس امریکیوں سے ۱۵ دن میں خالی کروایا اور کہا کہ آئندہ یہ ائیر بیس ڈرون حملوں کے لئے استعمال نہیں ہوگا۔

اس سے پہلے پارلیمنٹ کے بند کمرہ اجلاس میں ISI کے سربراہ نے اس بات کا انکشاف کیا تھا کہ شمسی ائیر بیس امریکہ کے استعمال میں ہے۔ شمسی ائیر بیس بلوچستان میں واقع ہے۔ جو حکومتِ پاکستان نے متحدہ عرب امارات کو کرایہ پر دیا تھا جب امریکہ نے افغانستان پر حملہ کیا تو پاکستان نے اپنے ۷۵ فی صد ہوائی اڈے امریکہ کے حوالے کئے لیکن کچھ عرصہ بعد اکثر ائیر بیسز پاکستان کو واپس کر دیئے گئے اور چند اڈے امریکہ نے اپنے استعمال میں باقی رکھے، جسے وہ ڈرون حملوں کیلئے استعمال کرتا رہا۔ سب سے پہلے ڈرون حملہ سے ڈمہ ڈولہ (باجوڑ ایجنسی) میں مولانا لیاقت صاحب کے مدرسہ کو نشانہ بنایا گیا جس میں مدرسے کے معصوم بچے اور اساتذہ سمیت ۱۸۳ افراد شہید ہو گئے حکومت نے دعوٰی کیا کہ یہ حملہ ہم نے کیا ہے اور اس کا سہرا ہمارے سر ہے۔ اس کے بعد ڈرون حملوں کا ایک سلسلہ شروع ہوا اور حکومت نے ہر مرتبہ یہ کوشش کی کہ عوام کو باور کرائے کہ حملے پاکستانی فضائیہ کر رہی ہے اور یہ امریکی مداخلت نہیں ہے۔ لیکن جب یہ حملے حد سے بڑھ گئے، اور حکومت کیلئے اب ممکن نہ رہا کہ وہ عوام کی آنکھوں پر ہاتھ رکھ سکے، لہٰذا اب پینترا بدل کر اس کی مذمت کرنے لگے، اور کئی سارے حکومتی سربراہوں نے کئی دفعہ ان حملوں کی زبانی کلامی مذمت کی اور ہر مرتبہ امریکی دورہ کرنے سے پہلے اس ایشو کو پریس کانفرنس میں اپنی اولین ترجیح شمار کرتے کہ وہ امریکہ جا کر اس مسئلہ کو اٹھائینگے۔

پہلی مرتبہ یہ جھوٹ اس وقت کھل گیا جب شمالی وزیرستان کے ایک صحافی حیات اللہ نے امریکی میزائیلوں کے ٹکڑے صحافیوں کو دکھائے جس پر حکومت پاکستان نے حیات اللہ کو دشمن قرار دیکر موت کے گھاٹ اتار دیا۔ اس کے بعد مسلسل حکومت امریکی ڈرون حملوں کی مذمت کرتی رہی اور امریکہ سے پر زور مطالبات کئے گئے

کہ ان حملوں کو بند کریں ورنہ............

لیکن ISI والوں کو اس وقت سخت کوفت اٹھانا پڑی جب امریکی CIA کی ایک خاتون عہدیدار نے پاکستانی زرخرید غلاموں کی خدمت گزاری کا کوئی پراہ نہیں کیا اور انتہائی تعجب کیساتھ کہا کہ یہ حملے تو ہم پاکستان ہی سے کرتے ہیں، پھر ان حملوں پہ پاکستان کیوں ناراض ہے۔ یہ بیان کئی زاویوں سے اہم ہے، پہلے تو یہ کہ پاکستانی حکومت، فوج اور ISI کتنی اخلاص سے امریکہ کی خدمت کرر ہا تھا، اپنے ہی ملک میں ان کو اڈہ فراہم کیا پھر یہ معاہدہ بھی دستخط کیا کہ آپ ہمارے ملک میں بڑے شہروں کو چھوڑ کر ہر جگہ، ہر کسی کو قتل کر سکتے ہیں، لیکن اتنی خدمت گزاری کے باوجود ان پر کوئی پردہ نہیں ڈالا اور اسے سرِعام رسوا کیا۔

؎ کبھی تنہا پسِ زنداں، کبھی رسوا سرِ بازار

دوسری بات یہ کہ یہ بیان امریکی CIA کے ایک اہم عہدیدار نے جاری کیا تھا، لیکن پاکستانی میڈیا نے نہ تو اپنے الیکٹرانک نشریات میں اسے کوئی خاطر خواہ جگہ دی اور نہ اسے پرنٹ میڈیا نے اپنی توجہ کا مرکز بنایا، جو میڈیا کی آزادی اور اس کی خودمختاری کا پردہ چاک کرتی ہے۔

اس مختصر سے جائزے کے بعد آپ کو اندازہ ہو گیا ہوگا کہ پاکستانی حکمران اپنی مفادات کیلئے کتنا جھوٹ بولتے ہیں اور ان کو پاکستانی خودمختاری اور عملداری (Riot) کا کتنا خیال ہے۔ اور انہوں نے چار پانچ سال تک اپنے سادہ لوح عوام کو کتنا بیوقوف بنایا تھا، لیکن اس پر بھی نہ تو حکمران شرمندہ ہیں اور نہ ان کو اپنے سابقہ جھوٹ نظر آیا ہے، اور یہ شرمندہ ہو بھی نہیں سکتے، کیونکہ ایک تو یہ کام انہوں نے اپنے آقا کی خدمت کیلئے کیا ہے اور اس خدمت پہ انہیں فخر ہے اور دوسری بات یہ کہ روزانہ ان کے درجنوں جھوٹ لوگوں کے سامنے کھلتے ہیں تو یہ لوگ اب اس بات کے عادی ہو چکے ہیں اور یہ ان کی ذات پہ کوئی عیب نہیں لگاتی۔

عوام سے گذارش ہے کہ ان جھوٹے حاکموں سے اپنے آپ کو بچائیں، جو آپ کو کسی بھی وقت تباہی کے عمیق گھڑے میں پہنچا سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان کے مکر وفریب سے بچائیں اور آخر میں یوں کہینگے۔ الالعنة الله علی الکاذبین۔

....

اُمتِ مسلمہ کے نام پیغام

اب بھی نہ اُٹھے تم ۔۔پھر تو ۔۔حشر اُٹھے ۔۔گا

حد ہوگئی ۔۔خون اور پانی کا فرق مٹ گیا ۔۔ظالم اور مظلوم کی تعریف تبدیل ہوگئی ۔ جینے کے سلیقے اور مرنے کے قرینے بدل گئے ۔ بزدلی نے مصلحت کا روپ دھار لیا ۔۱۱/۹ کو امریکہ کے تجارتی ٹاور کیا گرے ملبے تلے ہماری غیرت،خودداری کے مینار دب گئے ۔ہم نے آنِ واحد میں زندگی کے چند سانس عزت وخودداری گروی رکھ کر حاصل کرنے کا فیصلہ کیا ۔ وہ وقت ہم سے زیادہ افغان قوم کے لئے بھیانک تھا مگر افغان قوم نے حال قربان کر کے مستقبل بچانے کا فیصلہ کیا ۔آج افغان دس سال بعد غیرت منداور فاتح بن کر تاریخ کے ماتھے پر سجتے نظر آرہے ہیں اور ہم عزت وخودداری سے تہی دست وتہی دامن موت کے منہ میں دھکیلے جارہے ہیں تاریخ ہمیں معتوب نظروں سے دیکھ رہی ہے ۔آسمان سخت غصے میں ہے گنبدِ خضریٰ ہم سے روٹھ چُکا ہے زمین ہم پر تمام وسعتوں کے باوجود تنگ ہوتی چلی جارہی ہے ۔فرنٹ لائن اتحادی بن کر ہم نے ایمان وڈالر میں سے ڈالر کا انتخاب کیا قرآن پاک نے اس جُرم اور اسکے نتیجہ کو یوں بیان فرمایا: ومن یتولھم منکم فانه منھم جو اِن سے تعلق جوڑے گا وہ انہی میں سے (یہودی ،عیسائی) ہوگا ۔اب ہم محرومِ عفت وعزت،محروم ایمان وغیرت ۔۔۔ہماری پشت و پیشانی کالے سٹکروں سے سج چکی ہے ۔اے اہلِ ایمان غور کیجئے ۔نامہ اعمال پر توجہ دیجئے ۔ یہ یادرکھ کر کہ ظلم پر خاموشی ربِ جبار کی نظر میں ظلم ہی تو ہے ۔میرا ربّ ظالموں کا دستگیر ومددگار نہیں ۔ہم شریکِ ظلم کہاں کہاں رہے ۔میں خونِ دِل پیتے ہوئے قلم کی نوک سے اس فہرست کے چند جرائم لکھ دینے سے پہلے ایک حدیث پاک کا ذکر کروں گا ۔اُمّت کے کریم پیغمبرؐ کا فرمانِ ذیشان ہے (سود کے ستر درجے ہیں سب سے کم درجہ کعبتہ اللہ کے غلاف کے نیچے سگی ماں سے زنا کرنا ہے سب سے بُرا اور بڑا درجہ کسی مسلمان کی عزت برباد ہوتے دیکھ کر خاموش رہنا ہے (صحیح الجامع الصغیر (علامہ البانی) ۔۔آہ ۔۔!! ہم روزمحشر کس منہ سے اپنے محبوب پیغمبرؐ کے سامنے حاضر ہوں گے جبکہ اُنکے قدموں میں میرے نبی کی بیٹی ہماری بہن عافیہ ہماری شکایت کر رہی ہوگی ۔ ہمارے چہرے کالے سیاہ ہوں گے ،نظریں گڑی ہوں گی ۔ہاں اُس وقت ۔۔سچ جانو ۔۔یقین مانو ۔۔فاطمہؓ کا ابّا عافیہ کے سر پر دستِ نبوت رکھ کر ہم سے غصے میں چہرہ پھیر لے گا ۔ہم سے آقا فرمائیں گے کیا

تم نے میرا یہ پیغام نہ سُنا تھا۔ جو مسلمانوں کے امور پر نہ تڑپا اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں۔ جاؤ۔۔ چلے جاؤ۔ اپنا تعلق ڈھونڈلو۔ بجلی وگیس کے اخراجات کی فکروں کے گرفتار، پیٹرول، ڈیزل، آلو، پیاز، کے طلب گار۔ اپنی کِس کِس مصروفیت کا بہانہ ربِ محمدؐ کے سامنے پیش کر پائیں گے۔ اگر مومن ہو تو کلیجہ تھام کے پڑھو۔ بہن عافیہ کو ہمارے سیکورٹی اداروں (فوج، آئی ایس آئی) نے خود پکڑ کر امریکہ کے حوالے کیا، چند ٹکے معاوضہ حاصل کیا۔ 17 کروڑ پاکستانی مسلمان اِس جُرم پر اپنا شرعی فرض ادا نہ کر سکے۔ فقہ کی تمام کتابوں میں درج ہے۔ اور اُمّت کا اجماع ہے۔ اگر ایک مسلمان بیٹی گرفتار ہو جائے تو مشرق سے مغرب، شمال سے جنوب تک کے مسلمانوں پر جہاد فرضِ عین ہو جاتا ہے۔ بیچنے والوں نے ملک کی ایک بیٹی بیچ دی۔ اب وہ ہماری غیرت کے نوحے پڑھتی 86 برس کی قید کاٹ رہی ہے۔ پھر بھی ظالموں کا گریبان پکڑنے والا کوئی نہیں، جو پکڑنے کا فیصلہ کرے وہ را (RAW) اور موساد (MUSAD) کے ایجنٹ ہونے کے الزام کا بوجھ اُٹھائے۔۔ وائے ناکامی متاعِ کارواں جاتا رہا کارواں کے دل سے احساسِ زیاں جاتا رہا۔۔ فدائی حملوں کے خلاف فتوے دینے والوں سے ذرا پوچھیئے شریعت اس بابت ہمیں کیا حکم صادر کرتی ہے۔ ہم نے پاکستان دوست اسلامی حکومت (امارتِ اسلامیہ) کے خلاف پورے اخلاص و دلجمعی سے یہود و نصاریٰ کا نان نیٹو اتحادی بن کر ساتھ دیا۔ حتّٰی کہ امارتِ اسلامیہ تباہ و برباد ہو گئی۔ 58 ہزار حملوں میں ہماری حکومت نے مسلمانوں کے خلاف کفار کا تعاون کیا۔ آج تک ہماری زمین، سمندر، فضائیں اپنے غیرت مند افغان بھائیوں کے خلاف استعمال ہو رہی ہیں۔ اس جُرم پر ہمیں شریعت کیا حکم دیتی ہے۔ مفتی نظام الدین شامزئی شہید فتویٰ بھی دے گئے۔ اپنے فتویٰ کو خون بھی دے گئے۔ انھوں نے فرمایا۔ ایسی حکومت کو جو اسلامی حکومت کے خلاف کفار کا ساتھ دے بزور ہٹا دینا مسلمانوں پر فرض ہے۔ اس فرض کو کون مانے!!۔ کون پہچانے۔!!۔ ہم نے تمام اقدار و اخلاق کے ضابطوں کو پامال کرتے ہوئے مُلا عبدالسلام ضعیف کو مادر زاد ننگا کر کے امریکیوں کے جوتوں میں ڈال دیا۔ مُلا ضعیف زندہ ہیں پوچھ لیجئے۔ ہماری افواجِ پاکستان نے اس سے کیا سلوک کیا۔ شریعت اس پر کیا حکم صادر کرتی ہے سرکار کے حاشیہ بردار عُلما و مشائخ کبھی آپ کو نہ بتا پائیں گے۔ 600 سو سے زائد مہمان مجاہدین کو بھیڑ بکریوں کی طرح باندھ کر امریکہ پر بیچ دیا گیا۔ درجنوں پاکستانی بھائیوں کو بھی اس نفع بخش تجارت میں شامل کر کے امریکہ پر فروخت کیا گیا۔ اے اہل پاکستان۔۔ روزِ محشر اس جرم کے مرتکب اور اس ظلم پر خاموشی کے گناہ میں مُبتلا

سب اللہ کے قہر وغضب کو خود ہی دیکھ لیں گے۔بس انتظار کیجئے انصاف کے دن انصاف کے مالک کے فیصلوں کا۔۔الھم ارحمنا الھم اغفرلنا۔رب کی پکڑ سے بے پرواہ حکمرانانِ پاکستان نے ایک ایک کر کے اسلام آباد میں سات مساجد کو شہید کر ڈالا۔قرآن مجید کی پکار پر کان تک نہ دھرا۔ومن اظلم ممن منع مساجدالله ان یذکر۔۔۔۔الیٰ آخرہ۔مساجد ویران کرنے والوں سے بڑا ظالم کون ہوگا۔مفسرین نے اس آیت کے ضمن میں مساجد گرانے والوں سے جہاد کا حکم لکھا ہے۔قرآن اِسے سب سے بڑا ظالم قرار دے رہا ہے۔ہم اس ظلم پر بھی خاموش رہے۔جامعہ حفصہؓ والوں نے صدائے احتجاج بلند کی ہماری 'ملّت' نے اُن کے طریقہ کار کو غلط قرار دیکر ان سے الحاق ختم کر دیا۔سب رشتے ناطے ٹوٹ گئے۔حالانکہ جامعہ حفصہؓ سے تعلق توڑنے والوں نے مساجد گرانے والوں سے اپنی 'رجسٹریشن' برقرار رکھی۔ہم بچ گئے۔ہمارا وفاق بچ گیا۔بس صرف یہ ہوا کہ سینکڑوں بچیاں قرآن سینے سے لگائے خون میں ڈوب گئیں۔لاشیں فاسفورس سے جلا دی گئیں سینکڑوں لاپتہ ہوگئیں۔امامِ برحق غازی عبدالرشید شہیدؒ اپنی بوڑھی ماں دن کی بھوک پیاس سے ستائی زخموں سے چور ماں سمیت قتل کر دیئے گئے ''بِاَیِّ ذَنۡبٍ قُتِلَتۡ'' کس جُرم میں قتل کیا گیا۔ہزاروں قرآن مجید واحادیث کی کتابوں کو گولیوں اور آگ سے راکھ کر دیا گیا۔لال مسجد کا صحن خون سے سرخ چھت اور دیواریں آگ سے سیاہ ہوگئیں ظلم کا یہ سونامی جب تھما تو جامعہ حفصہؓ تباہ و برباد ہو چُکا تھا۔غلط طریقے والوں کا چہرہ مسکرا رہا تھا۔خون سے خوشبو اور پھر قبر کی مٹی سے ہفتوں تک خوشبو پھوٹتی رہی۔ہم چُپ رہے۔خون چیختا رہا۔آسمان کانپتا رہا۔زمین روتی رہی۔سورج اداس رہا۔اب ہمارے نامہ اعمال میں اس ظلم پر بھی خاموشی کا گناہِ عظیم درج ہے جس کا ہمیں احساس تک نہیں ہمارے پاس اپنی خاموشی کے عذر ہیں جو بدتر از گناہ ہیں۔ذاتِ جبار نے اُسی دن سے ہمارے لئے فیصلے لکھ دیئے ہیں۔اب بس فیصلوں کے اُترنے کی دیر ہے۔ذرا صبر۔۔۔کہ قدرت تو جلدی میں نہیں۔نامہ اعمال کی سیاہ ترین کالک میں وانا، جنوبی وزیرستان، شمالی وزیرستان، باجوڑ، مہمند، اورکزئی اور سوات تک کا وہ ظلم جس سے جب مکمل پردہ اُٹھا تو سینے غم سے پھٹ جائینگے۔مگر ہم تھے کہ آہ تک نہ کہہ سکے۔ڈرون حملوں کی طویل داستان کی سرخی کا رزق بنا دیا گیا۔عدالتوں میں چوہے بلی کا کھیل جاری رہا۔ان خفیہ ٹارچر سنٹروں سے رہا ہوکر آنے والوں سے ظلم کی داستانیں سُنیں تو اسلام آباد، تل ابیب، دہلی میں قطعی آپ کو فرق محسوس نہیں ہوگا۔ہم پھر بھی چُپ رہے۔ریمنڈ ڈیوس آیا۔۔قتل کرتا۔۔ویڈیو بناتا۔۔مہمان نوازی

کے لُطف حاصل کرتا۔عزت وتکریم کی بھگی پر بیٹھ کر وطن روانہ ہوگیا۔قوم یوٹیلٹی سٹورز کے سامنے قطار میں کھڑی چینی خریدتی رہ گئی۔۔ الامانُ والحفیظ۔نہ دیّت دینے والے نظر آئے نہ دیہ ہے کہ نوّے سے پچانوے فیصد حملوں میں پاکستانی (آئی ایس آئی،ایم آئی) کے افسران شامل ہیں۔حکومتِ وقت کی امریکہ کو ڈرون حملوں کے لئے مکمل حمایت حاصل ہے۔قاتل صرف امریکہ ہی نہیں اسلام آباد کا ایوان بھی ہے۔ظُلم جاری رہا۔ظالم خوش رہے۔مظلوم قبرستان وزندان آباد کرتے رہے۔ہم تھے کہ بس صرف خاموش۔۔۔انالله وانا الیه راجعون۔اِسے ضبط کہیے یا بے حسی و بے بسی کی انتہا۔پھر قوم کے سامنے سینکڑوں غیرت مند مسلمانوں کو خفیہ ٹارچر سنٹروں ت لینے والوں کو قوم پھر دیکھ سکی۔رات گئی۔بات گئی۔۔ظُلم پھر ظُلم۔پھر ظُلم۔۔ہم صرف خاموش رہے۔اب تو انتہا ہوگئی۔ظُلم ساری حدیں پار کر گیا۔آقائے مدنی کریمؐ کا غلام،میرے نبیؐ کے شہر کا شہزادہ،عالمِ اسلام کا جرنیل سرزمینِ پاکستان میں اپنوں کی ملی بھگت سے ذبح کر دیا گیا۔ابوزبیدہؒ،خالد شیخ،ابوالفراج،رمزی الشیبہ کے بعد حرم کے محافظ،قائدِ جہاد کے خون کا اہتمام بھی ہمارے حصہ میں آیا۔۔آہ بدنصیبو۔!!!

جس نے حرمتِ دین کے لئے اربوں ڈالر ٹھکرا دیئے۔آسائش اورراحتوں کو قربان کر دیا۔جوانی رب کے دین کے لئے سنگلاخ پہاڑوں کی نظر کر دی۔جو فلسطین،کشمیر و بوسنیا کے مسلمانوں کی مظلومیت پر روتا،تڑپتا رہا۔قربانیوں کی راہ پر ہجرت کی نورانی چادر اوڑھ کر رب کی غلامی میں مگن رہا۔کاش تم اُس کی سُفید داڑھی کا حیا کر لیتے۔کیا امریکہ تمھارا خُدا ہے۔ردعمل سے بچنے کے لئے اپنی لاعلمی کا ڈھونگ مت رچاؤ۔تم قاتل ہو اور صرف کرائے کے قاتل۔۔،ڈالر کے پُجاری۔۔رب کے باغی۔۔فرعون کے حواری۔۔خونِ مسلم کے سوداگر۔۔آخرت وعاقبت سے بے نیاز۔۔دولت واقتدار کی ہوس میں مدھوش۔۔ظالموں کے آلہ کار۔۔تم بس انتظار کرو،۔۔ربِ منتقم کے انتقام کا۔اے امتِ مسلمہ۔۔کیا اب بھی خاموش رہ کر رب کے قہر کو دعوت دیتے رہو گے۔اٹھو مُلک میں موجود سیاسی جماعتیں اس طاغوتی نظام کو پرپُرزے فراہم کرنے والی ہیں۔ان چوروں کو چوکیدار نہ سمجھو،مذہبی وسیاسی جماعتیں بے کار و بے عمل مشق سے اُمت کی صلاحیتوں کو تباہ کر رہی ہیں۔یہ دانستہ یا نادانستہ انقلاب وتبدیلی کے عمل میں بڑی رکاوٹ بن رہی ہیں۔یہ لوگ چاہتے تو شریعت اسلامیہ کی رہنمائی میں ان تمام حوادث پر اپنا راہِ عمل متعین کرتے۔ملین مارچ،احتجاج، ریلیاں،دھرنے،شریعت اسلامیہ میں کیا معنی رکھتے ہیں۔سچ تو یہ ہے کہ یہ اُمت کی رہنمائی کے قابل نہیں۔۔اے لوگو

انہیں دُھتکار دو۔۔۔!

رہی آئی ایس آئی کی پارٹنرز جہادی جماعتیں تو انہوں نے تو اُمت کے ابطال کے خون کو مذاق بنا دیا۔ جب بھی مسلمانوں پر کوئی مُشکل گھڑی آئی۔ یہ لوگ دوڑ کر آئی ایس آئی کے سیف ہاوس (Safe house) چک شہزاد یا حمزہ کیمپ آرام فرمانے جا پہنچے۔ سقوطِ امارتِ اسلامیہ ہو یا سانحہ لال مسجد یا پھر اب شیخ کی شہادت،،، یہ عُشر مہم۔ صلاۃ مہم۔ دستخط مہم۔ اوراب غائبانہ نمازِ جنازہ۔۔۔۔۔ ناداں گر گئے سجدے میں جب وقتِ قیام آیا۔

جنازہ۔ ہاں۔۔ شیخ اُسامہ شہید کے نہیں۔ اپنی غیرت، وقار، خودداری کی غائبانہ نمازِ جنازہ (جو کہ 2001 سقوطِ امارتِ اسلامیہ کے وقت فوت ہو گئی) پڑھا رہی ہیں۔ نوجوانوں کے پُرخلوص جذبات کے لئے یہ جماعتیں کولڈ سٹوریج (Cold storage) بن گئی ہیں۔ یہ جہادی جماعتیں اسلام سے زیادہ اسلام آباد کی وفادار ہیں مُخلص نوجوانوں کو ان جماعتوں کو چھوڑ کر مُخلص قیادت کو تلاش کرنا چاہیے۔ اپنی صلاحیتیں قبائل میں موجود مجاہدینِ اسلام کے سپرد کر دینی چاہئیں۔۔۔ یاد رکھیے۔ اس ظلم میں پاکستان برابر کا شریک ہے۔ جنرل پاشا کا امریکی دورہ ڈیوڈ پیٹریاس کا پاکستانی دورہ۔ جنرل کیانی کا پیٹریاس کے ساتھ نامعلوم مقام کی طرف ہیلی کاپٹر کا سفر یہ سب کچھ اِسی پلان کی نوک پلک سنوارنے کے لئے تھا۔ ڈرون حملوں کی مذمت اور احتجاج کے ڈُھونگ کی طرح عوام کو بے وقوف بنانے کی یہ ایک اور مشق ہے۔ طالبان اور القاعدہ کے ردِعمل سے بچ[illegible] رہا ہے۔ جو اہم ترین نقطہ ہے۔ حکومتِ پاکستان افغان طالبان سے اپنے مفادات کے لئے تعلقات جاری رکھنا چاہتی ہے۔ ثالث بن کر کردار ادا کرنا چاہتی ہے۔ پاکستان کو ڈر ہے کہ شیخ اُسامہ کی شہادت میں اپنی شرکت قبول کرنے سے افغان طالبان ہم سے تعلق توڑ لیں گے۔ وہ اپنے مربی و مشفق قائد کی شہادت پر شدید ردِعمل کا اظہار کر سکتے ہیں، اس لئے افواجِ پاکستان اور حکومت پاکستان اپنے اس گناہِ عظیم سے انکاری ہیں۔ آپ خاموش نہ رہیں اُٹھ کھڑے ہوں، ظلم کی کلائی مروڑ دیں۔ اے اہلِ اسلام و پاکستان۔۔ خوب غور سے پڑھیے۔۔ یاد رکھیئے۔۔ حضرت نوحؑ کی قوم پر عذاب آیا۔ قوم کے چند روشن خیال غنڈے حضرت نوحؑ کو ستاتے باقی اس ظلم کی تائید کرتے یا خاموش تماشائی بنے رہتے۔۔ بس سب تباہ ہو گئے۔۔ اب تمھاری مرضی خاموش رہ کر رب کے عذاب کے حقدار بنو یا بیدار ہو کر رب کی رضا کے مستحق۔۔ اُٹھو۔۔۔ اس طاغوتی نظام کے خلاف برسرِ پیکار ہو جاؤ۔ ہمیں اسلام مخالف جمہوریت نے نظامِ کفر کی

غلامی میں جکڑ دیا ہے۔مسئلہ پرویز مشرف یا زرداری کا نہیں۔مسئلہ طاغوتی سرمایہ دارانہ، جاگیردارانہ نظام کا ہے۔اگر کوئی عالمِ دین بھی برسرِ اقتدار آئے وہ بھی یہی گُل کھلائے گا۔بس اٹھو اس نظام کو اکھاڑ پھینکو۔آیئے اپنے پڑوسی افغان قوم کی طرح ہم بھی اپنے خون سے عزت ووقار کی داستاں لکھ دیں تاکہ ربِ غفار کے دربار میں سُرخرو ہوں۔میرے دل کی اس پکار پر لبیک کہتے ہوئے خاموشی کے بت پاش پاش کر دیجئے۔آگے بڑھیے ظلم کے ہاتھ روک دیجئے۔

اگر اب بھی نہ تم اُٹھے۔۔۔۔۔۔۔۔پھر تو۔۔۔حشر اُٹھے گا۔

والسلام

الدّاعی الیٰ طریق العزۃِ والشھادۃ۔

(مولانا) عصمت اللہ معاویہ (حفظہ اللہ)

....

وضاحت

احیائے خلافت تحریکِ طالبان پاکستان کے زیرِ اہتمام شائع ہونے والا مجاہدین عالم اسلام کا ترجمان مجلّہ ہے

بناء بریں ادارہ درج ذیل امور کا پابند ہے۔

(ا) تمام ایسے مواد کو شائع نہیں کرتا جو فقہی ومسلکی اختلافات کے تناظر میں لکھا گیا ہو۔

(۲) اسی طرح ادارہ ان مضامین وعبارات کو بھی شائع نہیں کرتا۔جس میں کسی کی ذات پر صراحتًا یا تعریضاً اعتراضات پائے جاتے ہوں یا باہمی علاقائی اختلافات کو فروغ دیتا ہو۔

اے میرے مجاہد بھائی!

(طارق منصور آفریدی، مسئول تحریک طالبان درۂ آدم خیل)

برادران اسلام! اللہ پاک نے ہمیں اپنی عبادت کے لئے پیدا فرمایا۔ اور عبادت بھی ایسی کہ مخلوق کے لئے اس عبادت میں کچھ بھی نہ ہو، ورنہ عبادت، عبادت نہیں رہے گا بلکہ ایک وبال ہوگا جس سے خلاصی اللہ کے فضل پر موقوف ہے۔ عبادات میں جہاد بھی شامل ہے۔ جس پر اسلام کے بہت سارے احکام موقوف ہیں۔ اس وجہ سے اسکو اسلام کا کوہان فرمایا گیا؛ لہٰذا ضروری ہے کہ ہم جہاد جیسے عظیم الشان عبادت میں وقتاً فوقتاً اپنے دل کی نیت کو درست و برقرار رکھنے کے لئے اللہ رب العزت سے دعائیں مانگیں۔ کیونکہ دل کو عربی میں قلب کہتے ہیں اور یہ ایک حالت پر ٹھہرتا نہیں اسوجہ سے حدیث پاک میں حضور ﷺ سے منقول ہے کہ آپ ﷺ بھی اللہ رب العزت سے دل کے ثبات کی دعا مانگا کرتے تھے "یا مقلبَ القلوبِ ثَبِت قلبی علیٰ دینك" تو ضروری ہوا کہ ہم بھی دعا مانگا کریں۔

دوسری بات جہاد عظیم الشان کے بارے میں جو ضروری ہے وہ یہ ہے کہ جہاد موجودہ دور میں چونکہ فرض عین ہے تو یہ بالکل نماز کی طرح ہوگئی ہے۔ یعنی آج جہاد کرنے سے کل کا جہاد معاف نہیں ہوگا۔ کل اگر زندگی رہی تو پھر جہاد کروگے۔ یہ مسئلہ ان بھگوڑوں کو سمجھانا ضروری ہے جو ایک دو کاروائیوں میں حصہ لے کر بیٹھ گئے ہیں۔ کیونکہ یہ فتنوں کا دور ہے بسا اوقات جہاد کو نفلی عبادات کی طرح ادا کرنے سے انسان کو شیطان خوش فہمی میں مبتلا کردیتا ہے اور پچھلے جہاد کو شیطان بڑھا چڑھا کر کے کافی قرار دیتا ہے۔ موجودہ جہاد میں غلطیاں گنوا کر اس کو بھگوڑا بنا کر دنیا میں دھکیل دیتا ہے۔ اور بعض اوقات احمد شاہ مسعود اور سیاف بنا دیتا ہے۔ لہٰذا گمراہی سے بچنے کیلئے اس دعا کا معمول بنانا ضروری ہے۔ ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ هديتنا وهب لنا من لدنک رحمة انک انت الوهاب۔

تیسری بات جہاد عظیم الشان کے بارے میں جو ضروری ہے وہ یہ ہے کہ ہم جہاد کے ساتھ مخلص بنیں۔ اخلاص کی دیگر نشانیوں میں ایک یہ بھی ہے کہ چونکہ اللہ کے فضل سے ہمیں جہاد عظیم الشان نصیب ہوا اور خوب سوچ سمجھ کر نکلے ہیں کسی کے ورغلانے پر نہیں آئے۔ تو اب جبکہ ہمیں یہ راستہ پسند ہے تو ضروری ہے کہ اپنے اولادو

رشتہ داروں کے لئے بھی اس راستے کا انتخاب کریں۔اگر ہم جہاد عظیم الشان کو حقیقی معنوں میں اللہ کا راستہ مانتے ہیں تو پھر اپنے اولاد ورشتہ داروں کو جہاد عظیم الشان میں نکلنے نہ دینا یا انکو محاذ سے دور رکھ کر خوش رہنا زبانی جمع خرچ ہوگا۔ بہ الفاظ دیگر معنی یہ ہوگا کہ ہم تو پھنسے ہوئے ہیں مزید اپنے بیٹوں، بیٹیوں اور دیگر رشتہ داروں کو نہیں پھنساتے۔

چوتھی بات ہر مجاہد یہ عزم کرلے کہ ہم اپنے آپ سے شروع کریں گے، پہلے اپنے وجود پر شریعت کا نفاذ اسکے بعد اپنے گھر پر اسی طرح آگے کی ترتیب۔ یہ نہ ہو کہ دوسروں کو شریعت کے نفاذ میں رکاوٹ جان کر اس کو زد وکوب کرواور اپنے گھر میں داڑھی منڈانا، پردہ نہ کرنا، انصاف نہ کرنا عام ہو۔ دوسروں سے شریعت مطلوب ہواور خود مستغنی ہو۔۔اپنے خونی رشتہ پر جہادی رشتے کو فوقیت دو۔گالی، جھوٹ، خیانت، دھوکہ سے پرہیز آج سے شروع کردو۔

امراء کرام سے گذارش:

آخری بات امراء سے گذارش ہے کہ امت کے اس قیمتی خون کو نہ بھولیں جو ہماری اور آپکی اطاعت میں اسلام کی آبیاری کے لئے بہا۔ انکے ماں باپ، بیوی، یتیموں کو اپنے ترجیحات میں اول نمبر پر رکھیں۔
ایسا نہ ہو کہ نئے مجاہدین کے جمگھٹوں میں شہداء ہمارے ذہنوں سے نکل جائیں۔
دعا ہے اللہ رب العزت ہمیں اور آپکو ان نصیحتوں پر عمل کرنے کی توفیق دے۔

....

حکومت پاکستان کے ارتداد پر تیس دلائل (قسط سوم)

(شیخ القرآن حضرت مولانا عبدالقاہر صاحب)

امام ابن النجیم الحنفی فرماتے ہیں ''وان امتنعوا عن اداء السنن فجواب ائمة بخاری بان الامام يقاتلهم كمايقاتلهم على ترك الفرائض لماروی عبدالله بن المباركؒ انه قال لوان اهل بلدة انكروا سنة السواك لقاتلتهم كمانقاتل المرتدين (البحرالرائق ۱۹۲/٤)

ترجمہ: اگر لوگ سنت کی ادائیگی سے رُک جائیں تو بخاری کے ائمۃ کا فتویٰ ہے کہ امام پر لازم ہے کہ ان سے لڑے جس طرح وہ لوگوں سے فرائض کے چھوڑنے پر لڑتا ہے۔ جیسا کہ عبداللہ بن المبارکؒ نے روایت کیا ہے کہ اگر کسی گاؤں والوں نے مسواک کی سنت سے انکار کیا تو میں ان سے لڑوں گا جیسا کہ مرتدین سے ہم لڑتے ہیں۔ اور یہ بات تو معلوم ہے کہ مسواک کرنا بالاتفاق سنت ہے، سوعلماء اگر منکرین سنت سے لڑتے ہیں تو کیا وہ کافر اور مرتد حکومت جو شریعت کی تحکیم سے بالکلیہ منکر ہے وہ مرتد نہیں ہوں گی اور بقول عبداللہ بن المبارک الحنفیؒ کے ان سے لڑنا واجب نہیں ہوگا۔ علماء کرام کو اس مسئلہ کی تحقیق کرنی چاہئے۔

اے علماء کرام! دو گروہ ہیں، ان میں سے کس کے خلاف لڑنا بہتر ہے (۱) مانعین زکوٰۃ۔ جو اسلام کے تمام احکام مانتے تھے اور اس پر عمل کرتے تھے اور صرف امام کو زکوٰۃ دینے سے روکا کرتے تھے۔ اور ابن کثیرؒ لکھتے ہیں کہ اس آیت سے استدلال پکڑتے تھے کہ امام کو زکوٰۃ دیا جائے گا دوسرے کسی کو نہیں۔ التوبہ ۱۰۳) لیکن اس پوری جماعت کو ابوبکر الصدیقؓ نے باتفاق صحابہء کرام کے مرتدین ٹھہرایا ان کی عورتوں کو لونڈیاں بنالیا اور ان کے مال کو مال غنیمت۔ اور یہ بھی فرمایا ''اگر وہ رسی بھی دینے سے انکار کریں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا کرتے تھے۔ تو میں ان کے خلاف قتال کروں گا۔ (ابن کثیر ۲۰۷/۴)

دوسرا گروہ طاغوتی اور مرتد حکومت پاکستان، جو نہ خود اسلام کو جانتی ہے اور نہ اسلام کے نفاذ کیلئے کسی دوسرے کو اجازت دیتی ہے۔ بلکہ شریعت کی تنفیذ کو دہشت گردی اور ملک دشمنی سمجھتی ہے اور جو شریعت کی نفاذ کے خواہاں ہیں ان پر بمباری کرتی ہے۔ جسکی اچھی مثال لال مسجد کے علماء اور جامعہ حفصہؓ کی بنات کا قتل کرنا ہے۔ ایسے لوگوں

کوجلاوطنی پرمجبور کرتی ہےان کی عورتوں کی بےعزتی کرتی ہے۔مساجداورمدارس پر بمباری سے بھی دریغ نہیں کرتی۔ تو کیاایسی حکومت سےلڑنا زیادہ واجب ہے یامانعین زکوٰۃ سے؟باوجوداس کے جوکام شریعت کی عدم تنفیذ کیلئے اس مرتدحکومت نے کئےان میں سےکوئی ایک بھی مانعینِ زکوٰۃ نےنہیں کیا تھا۔

ایھاالعلمآء ای الفریقین احق بالمقاتلة؟

سولھویں وجہ: پاکستان کی کٹھ پتلی حکومت اور بے دین فوج آج دین پرحملہ آور دشمن بناہواہےجس کادفع کرناکلمہ طیبہ کے بعدلازم اورواجب ہے۔جیسا کہ ابوہریرہؓ کی روایت میں آتاہے"قال جاء رجل فقال یارسول الله ؟ ارأیتَ ان جاء رجلُ یرید اخذَمالی؟قال فَلَاتُعطِهُ مالَك۔قال ارأیتَ ان قاتلنی؟قال قاتِله۔قال ارأیت ان قتلنی؟قال فانت شهید۔قال ارأیت ان قتلتُه ؟ قال هوفی النار۔

ترجمہ:ایک شخص نبی علیہ السلام کے پاس آیااورکہایارسول اللہ اگرکوئی میرامال چھیننا چاہےتو میں کیا کروں؟ آپﷺ نےفرمایااس کومت دو۔اس نے کہااگروہ مجھ سےلڑائی کرے؟تو آپﷺ نےفرمایاتم بھی اس سےلڑو۔اس نے کہا اگروہ مجھےقتل کردے؟تو آپﷺ نےفرمایاتُو شہید ہے۔اس نے کہااگر میں اس کوقتل کردوں؟تو آپﷺ نے فرمایاپھروہ مقتول جہنم میں گیا(مسلم)

وعن سعید بن زیدؓ ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال "من قُتِلَ دون دینه فهوشهیدُ ومَنُ قُتِلَ دون دمِه فهوشهیدومن قتل دون ماله فهوشهید ومن قتل دون اهلِه فهوشهید(رواه ابوداؤد،ترمذی ،ابن ماجه و نَسائی) ترجمہ:سعیدبن زیدرضی اللہ عنہ سےروایت ہے کہ نبی علیہ السلام نےفرمایا"جوشخص اپنے دین کی وجہ سےقتل ہوجائے وہ شہید ہے۔جواپنےخون کی وجہ سےقتل ہوجائے وہ بھی شہید ہے۔جواپنے مال کی وجہ سےقتل کیاجائے وہ بھی شہید ہے۔اورجواپنےاہل وعیال کی وجہ سےقتل کیاجائےتو وہ بھی شہید ہے۔

مذکورہ حدیث سےمعلوم ہوا کہ انسان چارضرورت کی چیزوں کادفاع کرےاگرکوئی ان میں سےکسی ایک پربھی حملہ کرے(دین،انسانی جان،مال اوراہل وعزت)تو حملہ آورکوقتل کرنا جائزہےاورقتل کیاہواجہنمی ہے۔

اوریہ تو ظاہر بات ہے کہ آج پاکستان ان تمام وسائل کےساتھ جواس کے ہاتھ میں ہیں رب العالمین کی شریعت پرحملہ کررہاہے۔اورلوگوں کواس سےمنع کرتاہے۔لہٰذااس جیسےمرتد خبیث حکومت کوجس طرح بھی ہودفع کرناواجب

ہے۔اور شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں ’’واماقتال الدفع فھواشد انواع دفع الصائل عن الحرمة والدین فواجب اجماعًافالعدوالصائل الذی یفسد الدین والدنیالاشیء اوجبُ بعد الایمان من دفعه فلایشترط له شرط بل یدفع بحسب الامکان وقد نص علی ذالك علمآء اصحابناوغیرھم(الفتاوی الکبریٰ ۵/۵۳۷) ’’یعنی جودشمن کسی کی حرمت اوردین پرحملہ کریں تواس کودفع کرناایمان کے بعدسب سے لازم اوراہم کام ہےاوراس کے لئے کوئی شرط نہیں بلکہ بقدرامکان اسے دفع کیاجائے گا‘‘۔

لہٰذاحکومت پاکستان مسلمانوں پرایک حملہ آوردشمن ہے جومسلمانوں کے گھروں کوڈھاتی ہے۔عورتوں کی بےعزتی کرتی ہے،اموال کولوٹتی ہے،مساجدمیں قرآن کریم کےنسخوں کوجلایا۔تومعلوم ہواکہ حدیث میں جن چارضروری اشیاءکاذکرہے۔اورجس کے دفاع میں حملہ آورکوقتل کرناجائزبلکہ واجب ہے۔ان سب پرحکومت پاکستان نےحملہ کیاہے۔جس کی اچھی مثال سوات،باجوڑ،مہمنداوروزیرستان وغیرہ میں دیکھی جاسکتی ہے۔ اوراسی طرح افغانستان کےمسلمانوں اورمجاہدین پربھی بالواسطہ حملہ آورہے۔جس نےتمام استخباراتی ادارے،اقتصادی اورثقافتی قوتیں امریکہ کےساتھ شریک کئے ہوئے ہیں اوراسی (۸۰)فیصدمال افغانستان کونیٹوکیلئے پاکستان کےراستے سے جاتاہے۔پس پاکستان آج تمام دنیاکےمسلمانوں پرحملہ آوردشمن ہے۔ یاتوبلاواسطہ اوریابالواسطہ۔ تودنیاکےتمام مسلمانوں کوچاہئے کہ وہ پاکستان کےخلاف جہاداورقتال کیلئےخروج کریں تاکہ اس اسلام دشمن حکومت کوختم کریں۔

سترہویں وجہ:حکومت پاکستان آج کفرکی مخالفت نہیں کرتی بلکہ اس کی معاونت کرتی ہے۔اوراس کےساتھ محارب ہےاوراگرمحارب نہ بھی ہواورصرف دیکھنےوالاہوتواس کاحکم مباشرِقتال کرنےوالےکی طرح ہےکیونکہ معاون اورمباشرکاایک جیساحکم ہے۔علامہ ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں ’واماالردء فیمایحتاج فیه الی المعاونة کقطع الطریق فجمھورھم علی ان الحدیجب علی الردء والمباشر جمیعًا وھوقول ابی حنیفةؒ ومالكؒ(منھاج السنة النبویة ۶/۱۷۵)’’اورجس کام میں معاونت کی ضرورت ہوتی ہےجیساکہ مل کرڈاکہ ڈالناتوجمہورعلمآءکافتویٰ یہ ہےکہ دونوں پرحدلگےگی ڈاکہ مارنےوالےپربھی اوراس کی معاونت کرنےوالےپربھی۔امام ابوحنیفہؒ اورامام مالکؒ کایہی فتویٰ ہے۔اورامام ابن ہمام الحنفیؒ فرماتے ہیں’’ (وان باشر القتل احدھم) ای واحدھم والباقون وقوف لم یقتلوا معھم ولم یعینوہ(اجری الحدعلی جمیعھم)فیقتلوا(فتح القدیر ۱۲/۳۴۵)

''اگر کوئی قتل کرتا ہے باقی صرف اس کے ساتھ کھڑے ہوتے ہیں نہ قتل کرتے ہیں اور نہ اس کی مدد کرتے ہیں تو سب قتل کئے جائیں گے''۔

اور شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ دوسری جگہ فرماتے ہیں "واذاكان المحاربون الحرامية جماعة فالواحدمنهم باشر القتل بنفسه والباقون له اعوان وردء له فقد قيل انه يقتل المباشر فقط والجمهور على ان الجميع يقتلون ولو كانوا مائة وان الردء والمباشر سواء وهذاهوالمأثور من الخلفآء الراشدين فان عمر بن الخطاب قتل ربيئة المحاربين والربيئة هوالناظر(مجموع الفتاوى ۳۱۱/۳۸)

''اگر کوئی جماعت ناجائز جنگ لڑ رہی ہے قتل ایک کر رہا ہے باقی جماعت اس کی معاون ہے ایک ضعیف قول یہ ہے کہ صرف قتل کرنے والے کو قتل کیا جائے گا جبکہ جمہور کا فتوی ہے کہ سب کو قتل کیا جائے گا۔اور یہ خلفاء راشدین سے بھی منقول ہے۔کہ عمر بن الخطابؓ نے لڑنے والوں اور اس کے دیکھنے والے دونوں کے قتل کا حکم دیا''۔اور اس کو قتل کرنے کی وجہ یہ ہے کہ قتل کرنیوالا مدد فراہم کرنے والے کی قوت سے قتل کر رہا ہے۔

علماء کے ان اقوال سے معلوم ہوا کہ محارب کو دیکھنے والا بھی خود محارب ہے اور قتل میں قاتل کے ساتھ شریک ہے۔اور دونوں کا حکم ایک جیسا ہے تو پاکستان کی کٹھ پتلی مرتد حکومت کی معاونت اور امداد سے امریکہ طالبان کو قتل کر رہا ہے اور اگر پاکستان معاون بھی نہ ہو پھر بھی یہ محارب اور قاتل ہے۔کیونکہ آج یہ ناظر (دیکھنے والا) ہے۔اور ان اقوال سے ایک اور مسئلہ بھی معلوم ہوا اور وہ یہ کہ جب لال مسجد اور مدرسہ جامعہ حفصہؓ میں حکومتِ پاکستان علماء، طالبان اور طالبات شہید کر رہی تھی۔تو جو لوگ خوش خوش ہو کر اس کو دیکھ رہے تھے، وہ بھی پاکستان کی مرتد فوج کی طرح ہوئے سوائے ان کے جنہوں نے اس کاروائی کی قولی یا سیفی مخالفت کی ہے۔

اور قرآن کریم میں یہ مسئلہ ہے کہ خاموشی سے دیکھنے والا فاعل مباشر کے حکم میں ہے۔جیسا کہ صالح علیہ السلام کی اونٹنی کو ایک شخص قذار بن سالف نے قتل کیا اور باقی دیکھنے والے تھے۔تو اللہ نے سب پر عذاب نازل کیا (القمر۱۳) حالانکہ اونٹنی کو قتل کرنے والا ایک تھا لیکن دوسرے اس قتل پر خوش تھے اور خوشی سے دیکھنے والے تھے۔

اور حدیث میں بھی اس قاعدہ کلیہ کا ذکر ہے۔جب رسول اللہ ﷺ نے بنو قریضہ، بنو نضیر اور بنو قینقاع کیساتھ معاہدہ کیا اور مکہ والوں کے ساتھ بھی معاہدۂ صلح کیا تو امام ابن القیمؒ زادالمعاد ۱۳۶/۳ میں فرماتے ہیں ''کہ آپ ﷺ کا طریقہ یہ

تھا کہ جب کوئی ایک شخص اس معاہدہ کو توڑتا تو آپ ﷺ سب کو محارب ٹھہراتے اور سب کیساتھ اعلان جنگ فرماتے''، تو معلوم ہوا کہ پاکستان صرف دیکھنے اور راضی ہونے کی وجہ سے طالبان اور القاعدہ کی جنگ میں امریکہ کے ساتھ محارب ہے۔ باقی امداد اور اس کیلئے لڑنا تو الگ بات ہے۔

اٹھارویں وجہ: حکومت پاکستان طاغوت کی راہ میں لڑرہی ہے اور اس سے دفاع کررہی ہے اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان ہے ﴿الَّذِينَ آمَنُواْ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللّهِ وَالَّذِينَ كَفَرُواْ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ الطَّاغُوتِ فَقَاتِلُواْ أَوْلِيَاء الشَّيْطَانِ إِنَّ كَيْدَ الشَّيْطَانِ كَانَ ضَعِيفاً﴾ (النساء۷۶) اور یہ تو ظاہری بات ہے کہ پاکستان کا آئین طاغوت ہے اور اس کے دفاع کی خاطر پاکستان لڑرہا ہے۔ تو اسی آیت کے نص کی وجہ سے یہ کافر ہے۔ اور اس میں ہر وہ شخص داخل ہے جو اس حکومت کی قولی یا فعلی دفاع کرتا ہے۔ قولی دفاع کرنے والے جیسے درباری مولوی۔ اسی طرح الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کہ یہ سب طاغوت کی راہ میں قولی قتال کررہے ہیں۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں ''واما لمحاربة فهى نوعان محاربة باليد ومحاربة باللسان ومايفسده اللسان من الاديان اضعاف ماتفسده اليد''(الصارم المسلول ۳۸۵)

ترجمہ: جنگ دو قسم پر ہے ہاتھ کیساتھ اور زبان کیساتھ اور دین کو جو نقصان زبان پہنچاتی ہے وہ ہاتھ کے نقصان سے کئی گنا زیادہ ہے۔ پس جو طاغوت کے قانون اور آئین کی دفاع کرتا ہے چاہے وہ قولی (زبان کیساتھ) ہو یا مالی (مال لگانے سے) ہو اور یا سیفی (عسکری قوت کے استعمال سے) ہو تو وہ کافر، محارب اور واجب القتل ہے۔

انیسویں وجہ: اور وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ اور دین اسلام سے دشمنی ہے۔ کیونکہ حکومت پاکستان اسلام اور مسلمانوں کے ساتھ جنگ کررہی ہے۔ شریعت محمدی کو بجھاتی ہے۔ اور فرمان الٰہی ہے ﴿مَن كَانَ عَدُوّاً لِّلّهِ وَمَلآئِكَتِهِ وَرُسُلِهِ وَجِبْرِيلَ وَمِيكَالَ فَإِنَّ اللّهَ عَدُوٌّ لِّلْكَافِرِينَ﴾ (البقرہ۹۸) اس آیت کی تفسیر میں مفسرین لکھتے ہیں۔ کہ یہود کہتے تھے کہ آپ پر جبرئیل وحی لاتا ہے اور وہ ہمارا دشمن ہے۔ کہ اس نے ہمارے آباءواجداد ہلاک کئے ہیں تو اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ اور اس آیت سے معلوم ہوا کہ ایک رسول کے ساتھ دشمنی تمام انبیاء علیہم السلام کے ساتھ دشمنی ہے اور ایک فرشتہ کے ساتھ دشمنی تما م ملائکہ کے ساتھ دشمنی ہے۔ تو اس دشمنی سے وہ کافر ہوئے اور اللہ کافروں کا دشمن ہے۔ تو اللہ، رسول اللہ اور اس کے دین کے ساتھ اس سے بڑی دشمنی اور کیا ہوگی؟ کہ اللہ کے احکام

کو بالکلیہ ترک کردیں اور اس کی بجائے لوگوں پر کفری قانون نافذ کریں۔اور اس سے بڑی دشمنی اور کیا ہوگی؟ کہ اللہ کے دین اور شعائر اسلام کے ساتھ شوخیاں اور مذاق کرتے ہیں جیسے ڈاڑی منڈوانا بغیر پردہ کے میڈیا کے سکرینوں پر عورتوں کو دکھانا، پارلیمنٹ میں لازمی طور پر عورتوں کو نشستیں دینا،عورتوں کوایک کھلونا سمجھنا وغیرہ۔

اور سورۃ المائدہ (ایت۳۳) میں اللہ نے اس چور کو جو مسلمانوں کی راہ لوٹتا ہے،محارب فرمایا ہے،تو کیا وہ شخص جو مسلمانوں پر اللہ کے دین کی نفاذ پر پابندی لگا تا ہے، شرعی احکامات کو ختم کرتا ہے، کفر کی ترویج میں ہر قسم کوشش کرتا ہے،کفری قوانین جبراً مسلمانوں پر نافذ کرتا ہے اس سے بڑی دشمنی اللہ،رسول اللہ اور اس کے دین کیساتھ کوئی اور ہوگی؟ بلکہ یہ سب سے بڑی دشمنی اور عداوت ہے۔

بیسویں وجہ: اور وہ دلیل سنت نبوی ﷺ سے ہے کہ آپ ﷺ نے اپنے چچا عباسؓ پر کفر کا حکم لگایا جب وہ کافروں کی صف میں شامل ہوکر مسلمانوں کی قتل کیلئے بدر میں آیا تھا حدیث میں آتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بدر کے دن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو فرمایا کہ بنو ہاشم کے کچھ بندے جیسے عباسؓ وغیرہ کو زبردستی لایا گیا ہے انہیں قتل نہ کرنا۔اور جب عباسؓ زندہ گرفتار ہوئے اور ان سے فدیہ لینے کا فیصلہ ہوا تو آپ ﷺ نے عباسؓ کو فرمایا'' یاعباس !افد نفسك و ابن اخويك عقيل بن ابى طالب و نوفل بن الحارث و حليفك عتبة بن عمرو فانك ذو مال قال انى كنت مسلماولكن القوم استكرهونى قال الله اعلم بماتقول ان كنت ماتقول حق ان الله يجزيك ولكن ظهر امرك انك كنت علينا''(فتح البارى ٧/٣٢٢)''یاعباس! اپنا،اپنے دو بھتیجوں اور اپنے حلیف کا فدیہ دو کیونکہ تو صاحب مال ہے تو اس نے کہا کہ میں مسلمان ہوں اور قوم نے مجبور ہو کے آیا ہوں تو آپ ﷺ نے فرمایا اللہ خوب جانتا ہے۔جو تو کہتا ہے اگر وہ حق ہے تو اللہ آپ کو اس کا بدلہ دے گا۔لیکن تیری ظاہری حالت تو یہ ہے کہ تو نے ہمارے اوپر حملہ کیا ہے''۔

یہ حدیث دلیل ہے اس بات کی کہ رسول اللہ ﷺ نے دوسرے کفار کے احکام اپنے چچا عباسؓ پر بھی جاری فرمائے اور اس کو کافر گردانا،اس کی ظاہری حالت کی وجہ سے؛ کہ وہ کفار کی صف میں آئے تھے مسلمانوں کے قتل کیلئے۔تو رسول اللہ ﷺ نے اس کے اکراہ کا دعویٰ کو قبول نہیں کیا کہ وہ اس پر کفر کے حکم لگانے میں مانع ٹھہرے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ اس حدیث سے استدلال کرتے ہوئے فرماتے ہیں''کہ ہر وہ شخص جو کفار کے ساتھ

مسلمانوں کے خلاف قتال کیلئے نکلے اگر کہ وہ مؤمن مکرَہ ہو کافر مانا جائے گا۔ پھر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عباسؓ کوفرمایا''اما ظاہرک فعلینا واما سریرتک فالی اللہ (مجموع الفتاوی ۱۹/۲۴۴)''تیری ظاہری حالت تو ہم پر حملہ کرنا ہے اور آپ کی پوشیدہ حالت اللہ کے سپرد ہے''۔

تنبیہ: عباسؓ نے کہا کہ مجھے مجبوراً لایا گیا ہے لیکن پھر بھی فدیہ سے نہیں بچے؛ کیونکہ اکراہ اگرچہ متصور الوقوع ہے، لیکن اکراہ کی حالت میں مسلمانوں کے ساتھ قتل وقتال باتفاق العلماء جائز نہیں ہے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں'' لو اکره رجل رجلًاعلی قتل مسلم معصوم فانه لایجوز له قتله باتفاق المسلمین و ان اکرهه بالقتل فانه لیس حفظ نفسه بقتل ذالك المعصوم اولی من العکس ''، مجموع الفتاوی ۵۳۹/۲۸)''اگر کسی نے دوسرے شخص کو ایک بے گناہ شخص کے قتل کرنے پر مجبور کیا تو باتفاق المسلمین اس کے اس مسلمان کا قتل کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ اس بے گناہ کے قتل سے اس کی جان کی حفاظت زیادہ اولیٰ نہیں ہے''۔ خلاصہ یہ ہوا کہ جو شخص بھی کفار کی صف میں شامل ہو کر ان کی قولی یا فعلی مدد کرے وہ شخص کافر ہے۔ کیونکہ عباسؓ جو آپ ﷺ کے چچا ہیں، قریشی ہیں، سید ہیں، مجبور ہیں اور وہ کافر ٹھرے۔ تو کیا وہ پنجابی، خٹک اور آفریدی جو تنخواہ کیلئے مسلمانوں کا قتل عام کرتے ہیں۔ مساجد کو ڈھاتے ہیں۔ عورتوں کی بے عزتی کرتے ہیں اور امریکہ کے ساتھ صف میں

علی الاعلان کھڑے ہیں، بغیر کسی دباؤ اور جبر کے، یہ کافر نہیں ہوں گے؟

امام ابن حزمؒ فرماتے ہیں''ولو ان کافرَامجاهرَاغلب علی دار من دور السلام و اقر المسلمین بها علی حالهم الاانه هو المالك لهامنفردًافی ضبطه و هو معلن بدین غیرالاسلام لکفربالبقاء معه کل من عاونه و اقام معه و ان ادعی انه مسلم(المحلی لابن حزم ۲۲۰/ ۱۱)''اگر کوئی کافر مجاہر اسلامی ممالک میں سے کسی ملک پر غالب ہو جائے اور وہاں کے مسلمان اسی ملک میں اپنے حال پر چھوڑے صرف وہ اکیلا ان کا مالک ہوگا اور وہ اسلام کے علاوہ کسی دوسرے دین کی ترویج واشاعت کرتا ہے تو ہر وہ شخص جو اس کے ساتھ وہاں رہتا ہے اور اس کی مدد کرتا ہے وہ کافر ہے اگرچہ وہ یہ دعوی کرے کہ وہ مسلمان ہے''۔

اس قول سے معلوم ہوا کہ یہود و نصاری آج صلیبی بن کر آئے ہوئے ہیں اور مسلمانوں کے ممالک پر قبضہ کئے ہوئے

ہیں جیسے افغانستان و پاکستان وغیرہ۔اور یہ کافر پھر جمہوریت کا علی الاعلان دفاع کرتے ہیں تو جولوگ ان کے آنے پر خاموش بیٹھ کر تماشا کرر ہے ہیں یا ان کی مدد کرر ہے ہیں یا ان میں رہ رہے ہیں تو بقول ابن حزمؒ وہ سب کے سب کافر ہیں اگر چہ وہ دعوی کریں کہ وہ مسلمان ہے جیسا کہ حکومت افغانستان اور پاکستان اور اس میں رہنے والے الامن شاء اللہ۔ان دلائل اور وجوہات کی بناء پر حکومت پاکستان کافر ہے یا ہر وہ طاغوتی حکومت جس میں طاغوت کا نظام چل رہا ہے کافر ہے لھذا ان حکومتوں کے حکمرانوں کو مسلمان کہنا،ان پر نماز جنازہ پڑھنا،ان سے دوستی کرنا،ان کی عورتوں کے ساتھ نکاح کرنا،یا اپنی عورتیں ان کے نکاح میں دینا،ان کو مسلمانوں کے مقبرہ میں دفنانا یہ تمام امور ارتداد کے ہیں اور بندہ کو دائرہ اسلام سے خارج کرتی ہے اور ہمیشہ کیلئے جہنم اسکا ٹھکانا بناتا ہے۔اللهم احفظنا منها۔

....

اتحاد واتّفاق

(عبیداللہ ثاقب ماموند باجوڑ)

اللہ تعالیٰ نے ایک سچ وحق پیغام دیکر اپنے رسول ﷺ کو بھیجا تا کہ دنیا میں اسلام کا بول بالا ہو اور اسلام تمام ادیان باطلہ پہ غالب آجائے آپ ﷺ نے اپنے زمانے کے جاہل انسانوں پہ محنت کی جس کے نتیجے میں ان کی آپس کی دشمنیاں بھائی چارے اور عداوت محبت میں تبدیل ہوئی پھر وہی صحابہ کرامؓ جو کل کے دشمن تھے آج ایک دوسرے کی خاطر اپنی جانیں نچھاور کرنے لگے تمام صحابہ کرامؓ ایک ہی آواز پہ لبیک کہتے ہوئے میدانِ جہاد میں اترتے اور ایک امیر کے امر پہ جنگ سے واپس ہوتے محترم مجاہد ساتھیو! آج بھی اسی اتفاق واتحاد کی ضرورت ہے۔پھر مشکل سے مشکل دشمن ہمارے مقابلے پہ آنے کی غلطی نہیں کریگا اور دشمن کی ایک سے ایک لشکر دم دبا کر بھاگے گی۔اگر ہم صحابہ کرامؓ کی حالت پہ غور کریں تو وہ اسباب ووسائل اور افرادی قوت کے اعتبار سے اکثر جنگوں میں اپنے دشمن کے مقابلے میں کمزور تھے لیکن پھر بھی کامیابی ان کے قدم چھومتی رہی آج بھی اسی اتحاد واتفاق کی ضرورت ہے۔

مجاہد ساتھیو! اپنے آپس کے اختلافات کو افہام وتفہیم سے حل کرنے کی کوشش کیجئے اور شیطان کی چالوں اور مکر وفریب سے اپنے آپ کو بچائیں۔شیطان کے لئے یہ ایک اہم محاذ ہوتا ہے کہ کس طرح مجاہدین کے درمیان نفرت کے بیج بوئے اور اپنی اہداف سے ہٹا کر اپنی توانائیاں فضول کاموں میں صرف کریں۔لہٰذا ہر قدم پہ محتاط رہنا چاہیے کہ کہیں میرے اس اقدام کے پیچھے تو شیطانی وسوسہ نہیں۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔آمین

میڈیا کی اخلاقی ذمہ داریاں

(سجاد مومند)

کہا جاتا ہے کہ صحافت ایک مہذب پیشہ اور ایک ایماندارانہ کام ہے ۔اور تمام اہل دنیا کا ترجمان ہے جس کی وجہ سے معاشرے میں صحافت اور صحافی کو عزت واحترام کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔کیونکہ صحافی معاشرے کے دل کی آواز ہوتا ہے۔اور ہر ظالم سے دنیا کو باخبر رکھ کر مظلوم کیلئے رحمت کا سایہ بن جاتا ہے مگر جب یہ صحافی اپنی ذمہ داری چھوڑ کر اپنے تمام وسائل صرف معاش کمانے یا اپنی عزت کی خاطر یا کسی ایک خاص گروہ کی مفاد کیلئے استعمال کرے تو پھر یہ صحافی نہ معاشرے کی آواز بن سکتا ہے اور نہ مظلوم کیلئے رحمت کا سایہ۔بلکہ اس کی آنکھیں ڈالر یا عزت کے پردے سے باندھ دی جاتی ہیں۔اور پھر وہ حق اور باطل کی پہچان کے بغیر اس مہذب ذمہ داری کو کسی غیر کیلئے استعمال کرتا ہے۔جس سے دنیا اندھیرے میں رہ کر باطل کا ساتھ دیتی ہے جس کی نظر میں حق دب جاتا ہے۔حالانکہ حق دبتا نہیں ضرور ایک دن ظاہر اور غالب ہو کر دنیا پر اپنی حکومت قائم کر کے دم لیتا ہے ور باطل کا سر کچل کر اس کا کلیجہ نکال کر مٹی کے ڈھیر میں پھینک کر دم لیتا ہے،مگر اس سے اتنا ہوگا کہ یہ معزّز،مہذّب اور گراں قیمت پیشہ ذلیل،رسوا اور بے قیمت ہوگا اور معاشرے میں ہمیشہ کیلئے داغدار ہو کر حقارت کی نگاہ سے دیکھا جائے گا۔

اسلام ایک جامع نظام حیات ہے،جس نے زندگی کے دوسرے معاملات کیلئے جس طرح طریقہ کار اور اصول وضع کیے ہیں۔اسی طرح صحافت کیلئے بھی کچھ اصول اور ضوابط ہیں۔اور جس طرح صحافت اسلام کے ساتھ خاص نہیں اس لئے ہر معاشرہ میں اس کیلئے اصول اور قوانین ہیں اور ہر صحافی انہی اصول اور قوانین کا ہر معاشرہ میں لحاظ رکھنے کا پابند ہے۔لیکن آج کا مطلق صحافی تو درکنار ایک مسلمان صحافی اسلامی اصول اور قوانین کو پرُانے اور دقیانوسیت کے زمانے کے قوانین سمجھتا ہے اور اس پر عمل کرنا اپنے لیے شرم کی بات سمجھتا ہے۔اور اس سے بھی ایک قدم آگے چل کر آج کے نام نہاد مسلمان صحافی نے اسلام دشمنی میں اسلامی قوانین تو کیا اپنے آقا اور مغرب کے احمقوں کے بنائے گئے اصول اور قوانین بھی توڑ ڈالے ہیں۔اور انھیں پسِ پشت پھینک دئے ہیں آیئے دیکھتے ہیں کہ آج میڈیا اور خصوصًا نام نہاد اسلامی میڈیا کتنا اسلام دشمنی میں مگن ہے اور صحافت کیلئے وضع کردہ اصول اور قوانین سے کوسوں دور ہے۔

۱۹۷۳ء میں پارس میں صحافت کیلئے وضع کردہ اخلاقی اصول۔

(۱) صحافی اپنے کام کے دوران ہر قسم کے علاقائی، جنسی، قومی، زبانی، اور ثقافتی امتیاز سے دور رہتا ہے

لیکن آج ہم دیکھتے ہیں کہ آج کا صحافی علاقائی؛ قومی؛ جنسی؛ زبانی اور ثقافتی عدم امتیاز کو بالائے طاق رکھ کر صحافت کے میدان میں کود پڑا ہے اور جس کی لاٹھی اس کی بھینس کا مصداق بن کر امریکہ اوراس کے اتحادیوں کا آلہ ءکار بنا ہے۔ اسلام اور مسلمانوں کو حق جان کر بھی کفر اور کافروں کی بولی بولتا ہے۔ اوران کے پلڑے میں جھوٹ، دھوکہ، فریب، ظلم اور ناانصافی کی گول مول خبریں ڈال کر بھاری کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

(۲) صحافی اپنے کام کے دوران حالات کی حقیقی تصویر پیش کرنے کیلئے مشکلات برداشت کرتا ہے بدنامیوں؛ بے جا الزامات، دھمکیوں کے نشر کرنے اور حقایق کو خفیہ رکھنے سے گریز کرتا ہے۔

آیئے دیکھتے ہیں کہ آج کل کتنے حقائق سامنے لائے جاتے ہیں کتنے لوگوں کو بدنام اور کتنوں پر الزامات عائد کئے جاتے ہیں اور کتنی دھمکیاں پھیلائی جاتی ہیں کیونکہ یہی میڈیا طالبان مجاہدین کے موقف سنے بغیر ان کو دہشت گرد، انتہاپسند، اور ملک دشمن عناصر وغیرہ جیسے بے ہودہ اور نازیبا خطابات دیتے رہتے ہیں اور عوام میں ان کی وحشیانہ تصویر پیش کرتے ہیں جو کہ حقیقت نہیں ہوتی۔ بلکہ اس سے بڑھ کر ہر وہ گندہ عمل جس سے مسلمان اور مجاہدین بدنام ہوتے ہیں مجاہدین سے منسوب کرتے ہیں جس کا مجاہدین کو خیال بھی نہیں گزرتا۔ اور مسلمانوں کے حوصلے پست کرنے کیلئے دشمن کی ایماء پر دھمکیوں کا ایک طویل سلسلہ شروع کیا ہوا ہے جو کہ میڈیا کے اخلاقی اصول کی خلاف ورزی اور اسلام دشمنی کا بیّن ثبوت ہے۔

(۳) صحافی معلومات کے حصول میں لوگوں کی مدد کرتا ہے تا کہ لوگوں کو صحیح اور حقیقت پر مبنی اور جامع تصویر دکھا سکے اور اسے اپنی ذمہ داری کا حصہ سمجھتا ہے۔

آیئے دیکھتے ہیں کہ ایسا ہوتا بھی ہے یا نہیں؟ جواب نفی میں ہے؛ کیونکہ آج کا ہر صحافی کسی نہ کسی سیاسی پارٹی کا ممبر ہوتا ہے اور اس پارٹی کیلئے کیا کچھ نہیں کرتا، بے جا تبلیغات سے اپنی پارٹی یا اپنے لیڈر کو ہیرو کی شکل میں پیش کرتا ہے جس کا وہ حقدار نہیں ہوتا اور طالبان کمانڈر یا ترجمان کے بیان سے وہ بات خارج کر لیتے ہیں جو مجاہدین کیلئے فائدہ مند ہو

اگر کوئی جونیئر صحافی اپنے رپورٹ میں ایسی بات شامل بھی کرے تو وھایٹ ہاوس کے وہ سینئر ترجمان جو کفر میں بھی سینئر ہے، رپورٹ سے خارج کر لیتے ہے۔ جو کہ میڈیا کیلئے بنائے گئے اخلاقی اصول کی تیسری خلاف ورزی ہے۔

(۴) صحافی انسانی کرامت کو عزت کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور دنیا کے اہم اور مسلم ثقافت کو اپنے اخلاق کا حصہ سمجھتا ہے اور بدنیتی سے دور رہتا ہے ۔

دیکھتے ہیں کہ آج کا صحافی انسانی کرامت کی کتنی عزت کرتا ہے اور بدنیتی سے کتنا دور رہتا ہے ۔ اپنے ایک بریکنگ نیوز سجانے کیلئے انسانی کرامت اور تمام انسانی حقوق پامال کردیتا ہے اور انتہائی بدنیتی سے دوسرے ساتھی پر سبقت لے جانے کی کوشش کرتا ہے جو کہ صحافت اور صحافی کیلئے بنائے گئے اصولوں سے متصادم ہے ۔

(۵) صحافی لڑائی، جھگڑے، نفرت، شدت پسندی، بے اعتمادی، فقر، اور ہر قسم کے جہل اور دیگر معاشرتی خامیوں کو دور کرنے میں ذمہ دار سمجھا جاتا ہے اور کام کے دوران اسے دور کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

لیکن صحافی ایسا نہیں کرتا کیونکہ یہی صحافی اپنے مفاد کیلئے ایسی خبریں نشر کرتا ہے جس سے نفرت اور بے اعتمادی میں اضافہ ہوتا ہے۔ اور ایسی خبروں سے لڑائی جھگڑے جنم لیتے ہیں غربت اور جہالت ختم ہونے کی بجائے مزید تقویت پاتا ہے۔ کیونکہ یہی میڈیا ایسی فحاشی پھیلاتا ہے جس سے نوجوان گناہ کی طرف مائل ہوجاتے ہیں اور ان کی زندگیاں تباہ ہوجاتی ہیں جو کہ بہت بڑا جہل ہے اور اخلاقی اصول کی صریح خلاف ورزی ہے۔

(۶) صحافی کام کے دوران اپنی ملت کے اجتماعی فائدے کا خاص خیال رکھتا ہے۔

لیکن بدقسمتی سے آج کا صحافی ان باتوں کا خیال نہیں رکھتا۔ اسے ہر وقت صرف اپنی عزت، شہرت، ترقی، اور پیسے کمانے کا خیال رہتا ہے ۔ بلکہ اپنے ادارے اور ذاتی مفاد کو ملی مفاد پر مقدم رکھتا ہے اور ہر وہ کام کرتا ہے جس سے اس کا ذاتی فائدہ ہو خواہ ملت کا کتنا ہی نقصان کیوں نہ ہو، جو کہ اخلاقی اصول کے عین منافی ہے۔

(۷) صحافی کام کے دوران اعتدال اور انصاف سے کام لیتا ہے

لیکن عملاً ایسا نہیں ہوتا؛ کیونکہ آج کا صحافی ایسی خبریں نشر کرتا ہے جس سے ہزاروں لوگوں کی زندگیاں منسلک ہوتی ہیں اور بعض اوقات اسی خبر کی وجہ سے کئی لوگوں کی جانیں ضائع ہوجاتی ہیں جو انصاف کا تقاضہ نہیں اور نہ انسانیت کا

تقاضہ ہے بلکہ ایک ظالمانہ اور نفرت پر مبنی فعل ہے۔

(۸) صحافی کام کے دوران انتظامیہ یا غیر فرد کا کسی قسم کے دباؤ کا اثر قبول نہیں کرتا

لیکن آج کل ایسا بہت کم ہوتا ہے کہ صحافی اپنے آپ کو کسی کی دباؤ سے بچا سکے کیونکہ ہر صحافی کی زبان پر یہ بات ہوتی ہے کہ ہم مجاہدین کی خبریں اس وجہ سے شائع نہیں کر سکتے کہ ہم پر **پیمرا** کی پابندیاں ہیں یا آئی، ایس، آئی (ISI) اور سی، آئی، اے (CIA) کی طرف سے ہمارے لیے مشکلات ہیں اور یا یہ کہ ہم کفر میں اتنے آگے جا چکے ہیں کہ اب مسلمانوں کی خبریں شائع کرنا ہمارے ادارے اور شخصیت کے خلاف ہے اور بڑا بہانہ یہ ہے کہ ہمارے لیڈر غیروں کے ہاتھ میں جا چکے ہیں ان باتوں سے خود کو اپنی ذمہ داری سے آزاد سمجھتے ہیں جو کہ کافی نہیں اور ایک نڈر اور آزاد صحافی کا شیوہ نہیں بلکہ یہ انتہائی درجے کی غلامی کا ثبوت ہے اور اسلام میں تو کیا کہ اپنے کفر میں بھی جھوٹے ہیں۔

(۹) صحافی کسی خبر کو نشر کرنے یا نشر نہ کرنے کی خاطر رشوت نہیں لیتا

مگر آج کے میدان صحافت میں ایسا ہوتا نہیں؛ کیونکہ ہر اس ظالم کی خبر اس مظلوم کی نسبت بہتر اور اچھی چلتی ہے جو رقم زیادہ دیتا ہے اور کسی مجبور انسان کی مجبوری کا خیال نہیں رکھا جاتا کسی کو ہیرو دکھانے کیلئے باقاعدہ معاہدے ہوتے رہتے ہیں۔ اور آج کل تو قبائلی صحافی پولیٹیکل ایجنٹ (P.A) کے چار ہزار روپیوں کے غلام ہوتے ہیں جبکہ شہری صحافی کیلئے چار ہزار روپے ضروری نہیں بلکہ وہ تو وزیر اعلی کے صرف ایک سلام کے غلام ہوتے ہیں جس کے بدلے میں وہ ان کیلئے جھوٹ پر مبنی اور حقیقت سے دور کتنی خبریں چھاپتے رہتے ہیں۔ اور کتنی چھپاتے رہتے ہیں جو کہ سراسر اخلاقی اصولوں کی منافی ہے اور بہیمانہ عمل ہے۔

(۱۰) صحافی اگر غلطی کرے اور وہ محسوس کرے تو تمام ممکنہ راستوں سے اس کی تصحیح کرے گا

لیکن آج میڈیا کو پہلے اپنی غلطی نظر نہیں آتی۔ اور اگر احساس دلایا جائے تو اپنی غلطی چھپانے کیلئے سینکڑوں جھوٹی دلائل تراشے گا۔ اور اپنے عمل کو صحیح ثابت کرنے کی کوشش کرے گا؛ کیونکہ وہ اپنے عمل کو فخر کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور مغرب کا غلام ہونا اپنے لئے اعزاز سمجھتا ہے۔

(۱۱) صحافی بیان کی آزادی سے دوسروں کی توہین، بے عزتی اور الزامات لگانے کیلئے استعمال نہیں کریگا

لیکن ایسا ہونا آج کل حقیقت نہیں کیونکہ آج کل ہر اخبار اور ٹی وی چینل پر ہر معزز شخصیت کی ڈمی بنائی جاتی ہے اور کارٹونز شائع کئے جاتے ہیں تاکہ لوگوں میں اسکی توہین کی جائے اور اسکے مخالف کو برتری دلائی جائے حتی کہ آقائے دو جہان سرور کائنات رحمت عالم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے کارٹونز بھی شائع کئے گئے جو کہ ایک غیر انسانی، غیر اخلاقی ، غیر مذہبی اور نفرت بھرا عمل ہے۔ اور اخلاقی اصولوں سے کھلم کھلا اعراض اور بغاوت ہے۔

(۱۲) اعلانات اور اشتہارات کو ایسے انداز میں پیش کیا جائے گا جس سے اس کی حقیقی طبعیت پر شک نہ کیا جائے

لیکن ایسا کرنا مشکل ہے بلکہ ہر مقبول ٹیلی ویژن چینل اور اخبار یا مجلّہ ایسی اشتہارات شائع کرتے ہیں جو حقیقت نہیں ہوتی اور کسی چیز کو ایسے انداز میں بڑھا چڑھا کر پیش کرتے ہیں کہ جس سے اس کی حقیقی طبعیت تو کیا، قیمت اور کام پر بھی شک پیدا ہو جاتا ہے جو کہ اخلاقی اصولوں کی خلاف ورزی ہے۔

قارئین کرام! مذکورہ بالا اصول اور قوانین سے آپ سمجھ گئے ہونگے کہ معاشرے میں ایک صحافی کی کیا ذمہ داریاں ہیں؟ اور ایک صحافی ان ذمہ داریوں کو کیسے پورا کرتا ہے؟ اور اگر ان اصولوں کو کوئی صحافی سامنے رکھ کر صحافت کے میدان میں اتر جائے۔ تو دنیا والوں کو دنیا کا صحیح چہرہ نظر آئے گا اور روئے زمین پر جو ہوگا اہل دنیا اسی کو دیکھتے اور سنتے رہیں گے۔ اور ہر کسی کو خواہ ظالم ہو یا مظلوم میڈیا سے اپنا حق ملے گا۔ اور اگر اس کے ساتھ ساتھ اسلامی اصول اور قوانین کا بھی لحاظ رکھا جائے تو سونے پر سہاگہ کا مصداق بن جائے گا۔ لیکن آج کا میڈیا ان اصولوں پر عمل کرنے سے عاری اور کورا ہے جس کی وجہ سے وہ صحیح ترجمانی نہیں کرسکتا۔ بلکہ جتنا نقصان معاشرے کو میڈیا سے پہنچا ہے اتنا کسی اور سے نہیں۔ کیونکہ میڈیا مغرب زدہ غیر مہذب اور فحاش بن گیا ہے اور جھوٹی تبلیغات سے اسلام اور مسلمانوں کو زیر کرنے کی کوشش کرتا ہے جو کہ اسلام دشمنی کا ثبوت ہے اسلئے مسلمانوں کو چاہئے کہ خود کو اس فریبی اور جھوٹے میڈیا سے چوکنا اور ہوشیار رکھے اسی میں ان کے ایمان کی حفاظت اور اسلام کی بقاء ہے، اللہ تعالی ہم سب کو دشمن کے مکر اور فریب سے امان میں رکھے۔ (آمین)

....

دو متضاد نظریات کا ایک تقابلی جائزہ

(ولید جرآر)

ہم طالبان ہیں اور ہماری دعوت ہے اسلامی نظام کی عملی تنفیذ، جبکہ ہمارے مخالفین پاکستانی آئین کے محافظ ہیں اور جمہوری اقدار کی حفاظت اور اسکی ترویج واشاعت پہ مرنے والے ہیں۔ آیئے ان دو جماعتوں کا ایک آسان اور سادہ سا جائزہ لیتے ہیں کہ ان میں کونسی جماعت قرآن وسنت کی حامل ہے اور اس کی افکار ونظریات اسلامی تہذیب وتمدن میں رنگی ہوئی ہے۔ ہمارے مخالفین میں سرفہرست حکمرانانِ پاکستان، افواج پاکستان اور ان کے پروردہ وہم نوالوگ ہیں پہلے ہم حکمرانوں کی حالت پہ غور کرتے ہیں کہ یہ کس قسم کے لوگ ہیں؟

جمہوری نظام کے تحت یہ حکمران انتخابات کے ذریعے منتخب ہوتے ہیں انتخابات میں ٹکٹ ملنے کیلئے ضروری ہے کہ امیدوار کوئی بڑا جاگیردار، چودھری، وڈیرہ یا خان وملک ہو یا اس کا قریبی رشتہ دار، ٹکٹ ملنے کے بعد انتخابات کا مرحلہ آتا ہے جس میں ایک ووٹ کی اکثریت حاصل کرنے والا امیداوار کامیاب تصور ہوتا ہے اور ووٹنگ کے وقت مرد عورت عالم جاہل وغیرہ سب کی ووٹ برابر ہوتی ہے یعنی اگر ایک امیداوار کو سو(۱۰۰) علماء کرام نے ووٹ دیئے ہو اور اس کے مخالف کو ایک سو ایک (۱۰۱) بے دین جاہل ہیجڑوں نے ووٹ دیئے ہو تو وہ امیدوار کامیاب تصور ہوگا جس کو ایک سو ایک (۱۰۱) ہیجڑوں نے منتخب کیا ہو۔

انتخاب کے بعد ممبر آئین پاکستان کا حلف اٹھاتا ہے کہ وہ اس آئین کی مکمل اطاعت کریں گا چاہے اس میں کچھ بھی ہو۔ پھر اگر ہم ان کی دینی حالت پہ غور کریں تو وہ سب کے سامنے ہے کہ ان کی اکثریت صوم وصلوٰۃ سے بے خبر وغافل ہوتی ہیں، داڑھی منڈانے، گانے بجانے سننا، شراب اور بے پردگی ان کے ہاں گناہ تصور نہیں کی جاتی۔ سابقہ حکمران جماعت مسلم لیگ (ق) کے چالیس ۴۰ سے پچاس ۵۰ تک MNA ایسے تھے جو بدکاری کے اڈوں کے مالک تھے اور اس کی آمدنی سے گزر بسر کرتے تھے اور اگر موجودہ حکمران جماعت کی معلومات اگر سامنے آجائیں تو ان کی حالت اور بھی ابتر ہوگی کیونکہ اس جماعت پہ تو کئی سال سے خواتین کا غلبہ چلا آرہا ہے اور مرد وزن میں اختلاط ایک غیر معمولی صورت اختیار کر چکا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔اسی طرح یہاں کی ایک رسم یہ بھی ہے کہ اگر کوئی حاکم اربوں

کروڑوں روپے ملکی خزانے کے ہڑپ کر کھالے تو یہ بھی اس کی عدالت وصداقت میں کوئی تغیر نہیں لاسکتا، جس کی تازہ مثال صدر پاکستان ہے کہ انہوں نے قومی خزانہ لوٹنے کی پاداش میں گیارہ سال جیل کاٹی اور پھر اس کی تمام اعمال سیئہ پہ قلمِ عفو پھیر دی گئی۔ اور وہ پھر اس لائق ہوئے کہ اس ملک کی زمامِ اقتدار اپنے ہاتھوں میں لیکر ملک کی جاں میں نئی روح پھونک دے۔

اب افواجِ پاکستان کی حالت پہ غور کریں ان کی دینی سطح کتنی بلند ہے فوج میں بھرتی ہونے کے لئے تمام نئے آنے والوں کی میڈیکل ٹیسٹ ہوتی ہے جو کئی سارے غیر شرعی امور پہ مشتمل ہوتی ہے۔ حتّٰی کہ اس دوران فوجی کو اپنے عزت سے بھی ہاتھ دھونا پڑتا ہے یہ ہوتا ہے ابتدائی مرحلہ۔

ہم اگر فوج کی دینی حالت پہ غور کریں تو یہ لوگ بھی اپنے بڑوں سے مختلف نہیں ہوتے ان کی طرح یہ لوگ بھی گانے بجانے داڑھی منڈانے اور فحاشی وعریانی کو گناہ تصور نہیں کرتے، نماز روزہ کی پابندی نہ کرنا فوجی قانون کی رو سے جرم نہیں۔ لیکن اگر کسی بے دین آفیسر کی آرڈر کی تعمیل میں ذرا سی تاخیر ہو جائے تو یہ ایک قابل سزا جرم ہے۔ اب بات تقریباً واضح ہو چکی ہوگی کہ آقائے نامدار ﷺ کے حکم کی ان کے ہاں کتنی وقعت ہے اور اپنے بڑوں کے امر کو کس درجہ پہ انہوں نے رکھا ہے اسی طرح فوجی آپریشنوں کے دوران انہوں نے جو اسلام دشمنی دکھائی، وہ سب کے سامنے ہے۔

آیئے اب تصویر کا دوسرا رخ بھی دیکھ لیتے ہیں، کہ تحریک طالبان کے امراء، کارکنان اور ان کے حامی کس درجہ کے لوگ ہیں۔ تحریک طالبان کی اکثریت ان لوگوں کی ہے جنہوں نے دینی مدارس میں تعلیم حاصل کی ہے، اور جنہوں نے دینی تعلیم حاصل نہیں کی ہے تو وہ اپنے علاقے کے دیندار لوگ ہوتے ہیں۔ تحریک میں شمولیت کے بعد ہر کارکن کو تحریک کے اصول وضوابط کی پابندی کرنا ضروری ہوتا ہے۔ شریعت کی کسی قسم کی خلاف ورزی ایک قابل سزا جرم ہے جس پر انتظامی امور کے قاضی کی طرف سے سرزنش کی جاتی ہے۔ ہر کارکن کے لئے ضروری ہے کہ وہ صوم وصلوٰۃ کا پابند ہو، اس باب میں کسی قسم کی کوتاہی قابل برداشت نہیں ہوتی۔

اور جہاں تک امراء کا تعلق ہے تو امیر بناتے وقت اس بات کو مدنظر رکھا جاتا ہے کہ امیر بننے والا شخص اپنے علم وعمل کے اعتبار سے قابل اعتماد ہو اور سب سے پہلے عالمِ دین کو ترجیح دی جاتی ہے، اگر کسی جگہ عالم دین میسر نہ ہو تو

پھر حافظ قرآن کوترجیح دی جاتی ہے کہ وہ مسئول بن جائے اگر حافظ قرآن بھی نہ ہوتو پھر ایسے شخص کوامیر ومسئول بنایا جاتا جاتا ہے جواپنے عدالت وصداقت کے اعتبار سے بقیہ افراد میں ممتاز ہو۔امیر منتخب ہونے کے بعد وہ امیر اپنے سے اوپر امیر کے سامنے جواب دہ ہوتا ہےاورشریعت یا نظم کی کسی قسم کی خلاف ورزی پہ اس کا مواخذہ کیا جاتا ہے۔پاکستانی قانون کی طرح نہیں کہ صدر کو مدتِ صدارت میں کسی جرم میں طلب نہیں کیا جا سکتا اسی طرح ہرامیر کواپنے اخراجات کی تفصیل متعلقہ محتسب کو دینی پڑتی ہے،اگرمحتسب کواس میں کوئی بات تفصیل طلب معلوم ہوتی ہوتو محتسب اس کی تفصیل طلب کرسکتا ہے تحریک کے جتنے امراء ہیں وہ عام کارکنان کی طرح سادہ زندگی گزارتے ہیں،امیر ومامور میں کوئی فرق نہیں ہوتا تمام موجود حضرات ایک ہی جگہ بیٹھ کر کھانا کھاتے ہیں اورایک امام کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں نہ تو حاکموں کی طرح فرعونی مزاج کے مالک ہوتے ہیں کہ چھوٹی سی بات پہ اپنے نوکروں کی خوب خبر لیتے ہوں اور نہ فوجی جرنیلوں کی طرح اپنے ساتھیوں کوغلام خیال کرتے ہیں۔

فریقین کا تقریباً ایک مختصر سا خاکہ آپ کے ذہن میں آ گیا ہوگا اوراب یہ فیصلہ کرنا تقریباً آسان ہوگیا ہوگا کہ کون سی جماعت قابل اتبّاع ہےاورکس میں انسانیت پائی جاتی ہےاب مرضی آپکی ہے کہ کس جانب کواختیار کرنا ہےان دو صفوں میں جہاں جانا چاہتے ہو چلے جانا لیکن اپنے ایمان کی حفاظت کرنا،اوراسی طرح درمیان کی راہ سے بچنا۔

ے بتاؤتم کس کا ساتھ دو گے

اُدھر ہے شیطاں،ادھر خدا ہے

اُدھر ابوجہل کا قبیلہ

اِدھر محمد ﷺ کا قافلہ ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حکومتِ پاکستان اوراس کی افواج کے ساتھ قتال کرنے کے شرعی دلائل

(الشیخ ابو یحیٰ اللیبی حفظہ اللہ)

جن کفار پہ رستہ تنگ کرنے کا حکم ہے انہیں اپنا حاکم بنا کر پوری دنیا ان پر وسیع کر دیں؟

تمام علماء اس بات پر متفق ہیں کہ کافر مسلمانوں کا امام (حکمران) نہیں بن سکتا۔اسی طرح اگر امام بننے کے بعد کوئی حاکم کافر ہو جائے تو معزول سمجھا جائے گا اوراس کی جگہ اللہ کی شریعت کے مطابق حکومت کرنے والے کسی مسلمان کو مقرر کیا جائے گا۔کافر کو بطورِ حاکم برداشت کرنا تو دور کی بات، ہماری شریعت کا تقاضہ تو یہ ہے کہ اگر راستے میں بھی کفار سے سامنا ہو جائے تو انہیں ایک کونے میں سمٹنے پر مجبور کیا جائے، نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:"لا تبدؤ واالیھود والنصارٰی بالسلام و اِذالقیتم احد ھم فی طریق فاضطروھم اِلیٰ اضیقہ"''یہود ونصاریٰ کو سلام میں پہل نہ کرو،اور جب کسی راستے میں تمہارا ان سے سامنا ہو تو انہیں تنگ راستے کی طرف جانے پر مجبور کرو۔''

(رواہ احمد ومسلم واللفظ لہ،ابو دراد،والترمذی عن ابی ھریرۃرضی اللہ)

کفر کے مرتکب حکمران کی معزولی سے متعلق اقوال علماء

کافر حکمران کو معزول کرنے کے حوالے سے علمائے کرام کے بہت سے اقوال ملتے ہیں،جن میں سے بطور مثال یہاں نقل کئے جا رہے ہیں:

امام نوویؒ قاضی عیاضؒ کا قول نقل کرتے ہیں۔

"قا ل القاضی عیاض : اجمع العلماء علی ان الامامۃ لا تنفذ لکافر ،وعلی انہ لو طرأعلیہ الکفر انعزل ،قال :وکذالو ترك اقامۃ الصلوٰات سقطت طاعتہ ،ووجب علی المسلمین القیام علیہ ،وخلعہ ونصب امام عادل ان امکنھم ذلك ،فان لم یقم بذلك الا طائفۃوجب علیھم القیام بخلع الکافر ، ولا یجب فی المبتدع الا اذا ظنوالقدرۃ علیہ فان تحققوالمجز لم یجب القیام ، ولیھاجر المسلم عن ارضہ الی غیر ھا ،ویفربدینہ"

''اس بات پر علماء کرام کا اجماع ہے کہ کوئی کافر مسلمانوں کا امام (حکمران) نہیں بن سکتا اور اسی طرح اگر امام بننے کے بعد کوئی حاکم کافر ہو جائے تب بھی فوراً معزول ٹھہرے گا۔ نیز اگر وہ نماز قائم کرنا اور اس کی طرف دعوت دینا چھوڑ دیں تب بھی معزول قرار پائے گا۔ قاضی عیاضؒ فرماتے ہیں: اگر کوئی حکمران کفر کا ارتکاب کرے، یا شریعت میں تبدیلی کرے یا کوئی بدعت جاری کرے تو بطور حکمران باقی نہیں رہتا، اس کی اطاعت ساقط ہو جاتی ہے اور مسلمانوں پر واجب ہو جاتا ہے کہ...... اگر وہ قدرت رکھتے ہیں تو...... اس کے خلاف اٹھ کھڑے ہوں اور اسے ہٹا کر اس کی جگہ کوئی عادل حکمران مقرر کریں نیز اگر پوری امت میں سے محض کوئی ایک گروہ یہ قدرت رکھتی ہو تو اس گروہ پر واجب ہوگا کہ اس کافر حاکم کو اس کے منصب سے ہٹایا جائے۔ یہ تو کافر حکمران کا معاملہ تھا، رہا بدعتی حکمران کو ہٹانا، تو یہ تبھی واجب ہوگا جب اس بات کا غالب امکان ہو کہ اس پر غلبہ پالیا جائیگا اگر یہ بات ثابت ہو جائے کہ مسلمان اتنی قدرت نہیں رکھتے تو اس کے خلاف خروج واجب نہ ہوگا۔ ایسی صورت میں ایک مسلمان کا فرض بنتا ہے کہ وہ اپنے دین کو بچاتے ہوئے اس زمین سے ہجرت کر جائے۔''

علامہ ملاّ علی قاریؒ فرماتے ہیں:

"اجمعوا علی أن الامامة لا تنفذ لكافر ولو طرأ عليه الكفر انعزل وكذا لو ترك اقامة الصلوات والدعاء وكذا البدعة"

''اس بات پر علماء کا اجماع ہے کہ کوئی کافر مسلمانوں کا حاکم نہیں بن سکتا، اور اگر حاکم بننے کے بعد کفر کا ارتکاب کرے تو معزول قرار پائے گا۔ اسی طرح اگر وہ نماز قائم کرنا اور اس کی طرف دعوت دینا چھوڑ دے یا بدعت کرے تب بھی اس کا یہی حکم ہے''۔

(مرقاۃ المفاتیح؛ ۳۰۳/۱۱)

علماء کے اقوال سے واضح ہونے والے دو اہم نکات

آئمہ کرام کے مذکورہ بالا فرمودات اور ایسے ہی دیگر اقوال سے دو اہم باتیں واضح ہوتی ہیں:

الف:۔ کفر کا مرتکب ہوتے ہی حاکم حکمرانی کے حق سے محروم اور شرعاً معزول ہو جاتا ہے۔

ب:۔ شرعاً معزول قرار پانے والے حاکم کے خلاف خروج، اسے عملاً معزول کرنا اور اس کی جگہ شرعی حاکم نصب کرنا

تمام مسلمانوں پر واجب ہے۔

الف:۔کفر کا مرتکب ہوتے ہی حاکم حکمرانی کے حق سے محروم اور شرعاً معزول ہو جاتا ہے۔کفر کا مرتکب ہوتے ہی حکمران معزول تصور ہوگا،یعنی صریح کفر کا ارتکاب کرتے ہی وہ شرعی حکمرانی سے معزول ہو جائے گا اور لوگوں پر اس کا کوئی حق باقی نہیں رہے گا،بیعت اور سمع واطاعت ختم ہو جائیگی اور مسلمان اس کے عہد و پیمان کے ذمہ دار نہیں ہوں گے۔نیز اگر وہ قوت وشوکت کے زور پر اپنی حکومت عملاً قائم رکھے تب بھی شرعاً وہ مسلمانوں کا حاکم نہیں ہوگا کیونکہ کفر کے ارتکاب کی وجہ سے شرعی ولایت کے لباس سے محروم ہو چکا ہے۔علماء کرام کی تعبیرات اسی بات پر صراحتاً دلالت کرتی ہے،مثلاً "انعزل"(یعنی خود معزول ہو جاتا ہے)،"سقطت طاعته"(یعنی اس کی اطاعت کا فرض ساقط ہو جاتا ہے)اور "خرج عن حکم الولاية"(یعنی مسلمانوں کے ولی الامر ہونے کی شرعی صفت سے محروم ہو جاتا ہے)۔چونکہ شرعی امامت اور کفر ایک دوسرے کی ضد ہیں لہٰذا کسی ایک شخص میں ان دونوں باتوں کا جمع ہونا ناممکن ہے،جیسا کہ امام الحرمینؒ فرماتے ہیں: "الاسلام هو الأصل والعصام فلو فرض انسلال الامام عن الدين لم يخف انخلاعه وارتفاع منصبه وانقطاعه ۔"

اسلام ہی(حکمرانی کیلئے)بنیادی شرط اور اساسی کڑی ہے،لیکن بالفرض کوئی حکمران دین اسلام سے خارج ہو جائے تو ظاہر ہے کہ وہ اپنے منصب سے سبکدوش اور اپنی ذمہ داری سے علیحدہ ہو جائے گا''۔

(غياث الأمم؛۱/۷۵)

اس نکتے کو سمجھنے سے مغربی ثقافت سے مرعوب اور مغربی افکار واصطلاحات پہ مفتون اُن بہت سے لوگوں کی غلطی واضح ہو جاتی ہے جو......ان مرتد حکمرانوں کے بارے میں......کہتے ہیں کہ یہ ہمارے شرعی امام ہیں یا شرعی طریقے سے حکمران بنے ہیں،یا یہی ہمارے اصل ومعتبر ولی الامر ہیں،حالانکہ یہ تو اسی دن حکمرانی کے حق سے محروم اور معزول ہو گئے تھے جب انہوں نے کفرِ صریح کا ارتکاب کیا تھا۔

یہاں یہ نکتہ بھی توجہ طلب ہے کہ علماء سلف نے اس مقام پر''العزل'' کی بجائے''الانعزال'' کی اصطلاح استعمال کی ہے۔ان دونوں الفاظ میں ایک باریک،لیکن نہایت اہم فرق ہے۔اگر''العزل'' کا لفظ استعمال ہوتا تو گویا ایک کافر حکمران تب معزول قرار پاتا جب مسلمان عملی جدوجہد کر کے اسے اس کے منصب سے ہٹاتے اور تمام اختیارات اس

سے چھین لیتے ۔لیکن یہاں یہ تو لفظ ''الانعزال'' استعمال ہوا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ کفر کا ارتکاب کرتے ہی حکمران شرعاً معزول سمجھا جاتا ہے۔ پھر اگر وہ زبردستی حکومت پر قابض رہے تب بھی اسے حکمرانی کے حقوق میں سے کوئی حق حاصل نہیں ہوگا، کیونکہ جو چیز شرعاً معدوم ہو جائے اسے عملاً معدوم ہی تصور کیا جاتا ہے۔

ب:۔شرعاً معزول قرار پانے والے کے خلاف خروج،اسے عملاً معزول کرنا اوراس کی جگہ شرعی حاکم نصب کرنا مسلمانوں پر واجب ہے۔

جب ایک حاکم شرعی اعتبار سے حق حکمرانی سے محروم ہو جائے تو مسلمانوں پر واجب ہو جاتا ہے کہ وہ اسے عملاً بھی معزول کریں اوراس کی جگہ کسی مسلمان حکمران کو مقرر کریں۔اسی بات کو فقہاء نے ان الفاظ میں تعبیر کیا ہے'' **وجب علی المسلمین القیام علیه و خلعه و نصب امام عادل** ۔'' پس یہ ایک ثابت و محکم شرعی حکم ہے۔جو مذکورہ بالا پہلے حکم پر مبنی اوراسی پر قائم ہے۔جہاں کہیں یہ علّت پائی گئی ،یعنی حاکم کفر کے ارتکاب کے سبب معزول قرار پایا وہیں یہ دوسرا حکم خود بخود لاگو ہو جائے گا،یعنی مسلمانوں پر اس حاکم کے خلاف خروج کرنا،اسے بزور ہٹانا اوراس کی جگہ ایک مسلمان وعادل حاکم نصب کرنا واجب ہو جائے گا۔

مسلمانوں کیلئے جائز نہیں کہ وہ اپنا امیر مقرر کیے بغیر زندگی بسر کریں۔

یہ بات معروف ہی ہے کہ تمام علماءکرام کے نزدیک مسلمانوں پر واجب ہے کہ وہ اپنے لئے ایک امیر مقرر کریں جو ان پر شرعی احکام کے مطابق حکومت کرے،راستوں کو پرامن بنائے اور خطرات سے ان کا تحفظ کرے۔چنانچہ امام قرطبیؒ درج ذیل آیت کے تحت فرماتے ہیں۔

وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلاَئِكَةِ إِنِّيُ جَاعِلٌ فِيُ الْأَرُضِ خَلِيُفَةً۔

ترجمہ:۔اور(وہ وقت یاد کرو) جب تمہارے رب نے فرشتوں سے فرمایا کہ میں زمین میں (اپنا) خلیفہ بنانے والا ہوں۔

امام قرطبیؒ فرماتے ہیں:

هذه الاية اصل امام و خليفة يسمع له و يطاع ، لتجتمع به الكلمة ، و تنفذ ،الامارو ى عن الاصم حيث كان عن الشريعة اصم ، و كذلك كل من قال بقوله واتبعه على رايه و مذهبه۔''

''یہ آیتِ مبارکہ اس بات کی دلیل ہے کہ (مسلمانوں کیلئے) ایک امام وخلیفہ مقرر کرنا لازم ہے جس کی سمع واطاعت کی جائے، جو مسلمانوں میں وحدت کا باعث بنے اور جس کے ذریعے خلافت کے احکام جاری ہوں۔ اس حکم کے وجوب پر پوری امت اور تمام آئمہ متفق ہیں............

سوائے 'اصم' کے جو خود شریعت سے بہرہ تھا اور وہ معدودے چند لوگ بھی جنہوں نے اس کی اس رائے کی پیروی کی''

(تفسير القرطبي؛ ۱/۲٦۱)

کافر کی امارت تلے زندگی گزارنا، بلا امیر رہنے سے بھی زیادہ خطرناک ہے

یہ حکم تو ان حالات کے لئے ہے جب مسلمان بلا امیر رہ رہے ہوں، لیکن اس حکم کی اہمیت اس وقت مزید بڑھ جاتی ہے جب مسلمان نہ صرف ایک شرعی امیر سے محروم ہوں، بلکہ الٹا کوئی کافر ان کا حاکم بن کر ان کے دین ودنیا بگاڑنے میں مصروف ہو۔ حکمران کا موجود نہ ہونا اتنی خطرناک بات نہیں جتنا کہ ایک کافر حکمران کا موجود ہونا خطرناک ہے، کیونکہ کفّار مسلمانوں سے حسد کرتے ہیں، اللہ اور اسکے رسول ﷺ سے عداوت اور شرعی احکام سے بغض رکھتے ہیں، لہذا کافر حکمران کو ہٹا کر مسلمان حکمران کو مقرر کرنا ایک اہم ترین فریضہ ہے، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ﴿مَّا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُواْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَلاَ الْمُشْرِكِينَ أَن يُنَزَّلَ عَلَيْكُم مِّنْ خَيْرٍ مِّن رَّبِّكُمْ وَاللّهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهِ مَن يَشَاءُ وَاللّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ﴾ (البقره ۱۰۵) ''جو لوگ کافر ہیں، اہلِ کتاب یا مشرک، وہ اس بات کو پسند نہیں کرتے کہ تم پر تمہارے رب کی طرف سے خیر (وبرکت) نازل ہو اور اللہ تعالیٰ تو جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت کے ساتھ خاص کر لیتا ہے اور اللہ تعالیٰ بڑے فضل کا مالک ہے۔'' ﴿وَدَّ كَثِيرٌ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَوْ يَرُدُّونَكُم مِّن بَعْدِ إِيمَانِكُمْ كُفَّاراً حَسَداً مِّنْ عِندِ أَنفُسِهِم﴾ (البقرة ۱۰۹) اہلِ کتاب اپنے دل کی جلن سے یہ چاہتے ہیں کہ ایمان لا چکنے کے بعد تم کو پھر کافر بنا دیں۔ اور فرمایا ﴿ وَدُّواْ لَوْ تَكْفُرُونَ كَمَا كَفَرُواْ فَتَكُونُونَ سَوَاء ﴾ (النساء ۸۹) ''یہ چاہتے ہیں کہ تم بھی کفر کرو جیسے انہوں نے کفر کیا اور یوں تم ان کے برابر ہو جاؤ'' ﴿إِن يَثْقَفُوكُمْ يَكُونُوا لَكُمْ أَعْدَاء وَيَبْسُطُوا إِلَيْكُمْ أَيْدِيَهُمْ وَأَلْسِنَتَهُم بِالسُّوءِ وَوَدُّوا لَوْ تَكْفُرُونَ﴾ (الممتحنة ۲) ''اگر یہ کافر تم پر قدرت پالیں تو تمہارے دشمن ہو جائیں اور ایذا کے لئے تم پر ہاتھ ....

QUARTERLY

IHYA-E-KHILAFAT

THE VOICE OF THE MUJAHIDEEN OF ISLAMIC WORLD

Which shows the enmity of Islam of the muslim world's rulers in general and of Pak armies and intilligencies particularly and narrates the faithful,fearless and enriched with spirit stories of the tigers of Islam.

Ihya-e-khilafat workes for the establishment of islamic khilafat all over the world and combates the westren media which is basid on false reports and tries it's best to present Islam as a dark and unjustice faith.

Read *IHYA-E-KHILAFAT*and get true information about Mujahideen and real islam .

Soon will be published in Arabic,English and Pushto (INSHA,ALLAH)

شخصیت پرستی یا موقف پرستی

شاہد عمر، باجوڑ ایجنسی

شخصیت پرستی وموقف پرستی دومتضاد اصطلاحات ہیں، ائندہ سطور میں چند باتیں اس کے متعلق سمجھانا چاہتے ہیں۔سب سے پہلے یہ کہ شخصیت پرستی کیا ہے؟ اسکا مبدأ کیا ہے؟ اور شریعت مطہرہ میں اس کا حکم کیا ہے؟ اسی طرح اسکے نقصانات پہ مختصراً روشنی ڈالینگے۔

شخصیت پرستی اسے کہتے ہیں کہ کسی شخص، جماعت، گروہ یا حکومت کی پیروی اس طور پہ کیجائے کہ اس میں حق وباطل کی تفریق نہ ہو، اور ہر جائز ونا جائز میں اطاعت کی جاتی ہو۔شخصیت پرستی کا ظہور یوں ہوتا ہے کہ انسان کسی کی ذات پر ایسا فریفتہ ہو جائے کہ بس اسکی ذات ہی کو معیار حق بنائے اور اپنے لئے یہ اصول بنائے کہ یہ انسان جو بھی کر رہا ہوا سے صحیح خیال کرتا ہو۔حالانکہ حق کو جاننے کیلئے معیار کسی انسان کو نہیں بنانا چاہئے بلکہ انسان کو پرکھنے کے لئے اسے حق کے ترازو پہ تولا جائیگا۔اور اطاعت صرف ان امور میں کی جائیگی جو شریعت مطہرہ کے موافق ہوں اور انسان کے عقل ودانست میں وہ قابل اتباع ہو۔اگر کسی کی اتباع حق وباطل ہر طرح کی امور میں شروع کی جائے تو عمل انسان کے عقل کو ضائع کر دیتا ہے، کیونکہ عقل انسانی کا تقاضہ تو یہ ہے کہ انسان اس ذات کی قوانین کے ماتحت ہو کر زندگی گزارے جو اس کا خالق و مالک ہو، علیم وقدیر ہو اس کے تمام امور سے واقف ہو، نہ کہ ایک ایسے انسان کا کہ وہ اپنے صفات میں اسی طرح کا انسان ہو اور ہر وقت خطا وغلطی کا احتمال رکھتا ہو، اسی مضمون کو ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے ان الفاظ میں بیان کیا ہے ”**لنخرج العباد من عبادة العباد الیٰ عبادة رب العباد**“.

شخصیت پرستی صرف اسمیں منحصر نہیں کہ انسان کسی فرد کی اطاعت بصورۃ مذکورہ کرتا ہو بلکہ اس میں جماعت پرستی، پارٹی پرستی، حکومت پرستی اور گروہ پرستی بھی شامل ہے۔لہذا اطاعت چاہے ان میں سے کسی کی بھی ہو صرف اس حد تک کی جائیگی جسکی شریعت اجازت دیتی ہو، اور وہ ہے جائز امور کیونکہ حرام کاموں کے بارے میں شریعت کا فیصلہ واضح ہے کہ ”**لا طاعة لمخلوقٍ فی معصیة الخالق**“.

ہم آخر میں یہ وضاحت بھی کرتا چلیں کہ جہاں تک تحریک کا تعلق ہے تو یہ ایک نظریہ اور سوچ کا نام ہے، اور

وہ واضح ہے یعنی احیائے خلافت کے لئے سعی وکوشش کرنا، اگر تحریک اس مقصد ونظریہ پہ چل رہا ہو تو ہم ہر کہ ومہ کو یہ دعوت دیتے ہیں کہ ہمارا ساتھ دیجئے، اور اگر تحریک اپنے اس مقصد کی طرف راہی نہ ہو پھر آپ قطعاً ہماری دعوت کو قبول نہ کرنا۔ تحریک طالبان پاکستان، افغانستان یا القاعدہ ہو یہ سب جماعتیں امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد حفظہ اللہ کی قیادت میں احیائے خلافت کے لئے کوشاں ہیں، اور ہمیں اپنے اس مقصد کے لئے سعی کرنا شریعت مطہرہ کی روشنی میں صحیح اور درست نظر آتا ہے اور تائید میں ذیل کے دلائل ملاحظہ ہوں:۔

(۱) حدیث شریف میں ہے "بدأ الاسلامُ غریباً وسیعود کما بدأفطوبیٰ للغرباء" یعنی اسلام کی ابتداء اس حال میں ہوئی کہ یہ ہر شخص کے لئے ناآشنا تھا، اور کوئی بھی اسے پناہ دینے کے لئے تیار نہیں تھا۔ آج بھی وہی حالت ہے کہ اگر نفاذ اسلام کی بات کریں اور اس بارے میں کسی تاویل وتحریف کا قائل نہ ہو تو اسے وہی بے رخی اور ناآشنائیت کا سامنا کرنا ہوگا جو اسلام کی ابتداء میں اسکے پیروکاروں کو درپیش تھا۔ پھر وہی قید وبند اور وہی جلاوطنیاں اور شہادتوں کا سامنا کرنا ہوگا جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اسلام کے آغاز میں کیا تھا۔

(۲) ایک دوسرے حدیث شریف میں بھی اسی طرح کا مضمون آیا ہے۔ ایک صحابیؓ نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ "من الغرباء"، تو آپ ﷺ نے جواباً ارشاد فرمایا کہ یہ وہ لوگ ہیں جنکی مخالفت کرنے والے زیادہ ہونگے اور انکی اطاعت کرنے والے کم۔ ہم اگر اپنے موجودہ دور پہ غور کریں تو تقریباً یہی نقشہ ہے۔ کہ پوری دنیا یک جان ہو کر ہماری مخالفت پہ اتر آئی ہے، مشرق تا مغرب پوری دنیا اسلام دشمنی کے لئے کمر بند ہو چکی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں استقامت نصیب فرمائے۔

آمین

استفتاء

کیافرماتے ہیں علماء کرام ومفتیان عظام ان مسائل کے بارے میں..............................

(۱)

پاکستان کے سابقہ صدر پرویز نے ایک نعرہ ایجاد کیا تھا کہ ''سب سے پہلے پاکستان، پاکستان ہماری جان'' یہ نعرہ اس تناظر میں لگایا گیا تھا کہ اگر ہم نے امریکہ کے ساتھ ملکر امارت اسلامی کا تختہ الٹ دیا تو یہ اگر چہ اسلام کے ساتھ خلاف عمل ہے لیکن پاکستان کی حفاظت کے واسطے ایسا کیا لہذا یہ ہمارے لیے جائز ہے۔

(۲)

پرویز نے برطانوی خبر رساں ادارے بی بی سی سے بات کرتے ہوئے ان کے پروگرام اسلام اور مغرب میں کہا تھا کہ یہ دور اب خلافتِ راشدہ کا دور نہیں۔

(۳)

عراقی وزیر اعظم نوری المالکی نے امریکہ جا کر ان امریکیوں کو خراج عقیدت پیش کی جو عراق جنگ میں قتل ہوئے تھے۔

(۴)

حکومتِ پاکستان نے ایک مسلمان عورت عافیہ صدیقی کو اس جرم میں پکڑ کر امریکہ کے حوالے کیا کہ وہ جہاد کرنے والے مجاہدین کے ساتھ تعلقات رکھتی ہے۔

(۵)

سعودی آمر شاہ فہد نے ایک موقع پر صلیب گلے میں لٹکایا۔

(۶)

سعودی حاکم عبداللہ نے اسلام دشمن پوپ کے دونوں ہاتھ پکڑ کر اس کی تعظیم کی۔

(۷)

تمام حکمران اسلامی احکام، حدود وقصاص، داڑھی، شرعی پردہ اور اس کے علاوہ بے شمار دینی احکام کو قدامت پسندی

،شدت پسندی جیسے الفاظ سے تعبیر کرتے ہیں۔

(۸)

پاکستانی صدر زرداری نے عظیم عرب مجاہد اسامہ بن لادنؒ کی شہادت پر پوری قوم کو مبارک باد دی۔ کافر کے ہاتھوں مسلمان کے مارے جانے پر خوشی کا کیا حکم ہے؟

(۹)

کئی سارے اسلامی ممالک میں حکمرانوں کی طرف سے حجاب اور اسکارف پہننے پر پابندی ہے حالانکہ حجاب کا ثبوت نصوصِ متواترہ سے ہے۔

(۱۰)

پاکستانی خفیہ ایجنسیوں نے زیرِ حراست تشدد کے دوران ایک مجاہد سے بار بار مطالبہ کیا کہ وہ اپنے رب کو پکارے کہاں ہے آپ کا رب؟

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

معذرت

ادارہ رسالہ کی تاخیر پر قارئین کرام سے انتہائی معذرت کرتا ہے نامساعد حالات، نئے تشکیلات اور مواصلاتی نظام میں موجود رکاوٹیں رسالے کی تاخیر کے اسباب میں سے چند ہیں، ادارہ مکمّل عزم اور یقین کیساتھ کہتا ہے کہ انشاءاللہ آئندہ یہ مسئلہ پیش نہیں آئیگا ہمیں احساس ہے کہ آپ پر یہ گھڑیاں کتنی مشکل گزری ہونگی لیکن ہم ایک بار پھر اس پر معذرت کرتے ہیں۔ شکریہ

انتظامیہ سہ ماہی احیائے خلافت

نواقض ایمان (قسط دوم)

(مولانا گل محمد رئیس امر بالمعروف ونھی عن المنکر باجوڑ ایجنسی)

چھٹا ناقض ایمان (ایمان کی عمارت کو ڈھا دینے والا چھٹا امر)

جو شخص رسول اللہ ﷺ کے دین میں سے کسی بات کا مذاق اڑائے چاہے وہ بات ثواب سے متعلق ہو یا عذاب سے وہ شخص کافر ہے۔ مثلاً جیسا کہ ایک آدمی نماز کا مذاق اڑائے یا زکوٰۃ کا یا ڈاڑھی کا مذاق اڑائے یا جنت اور جہنم کا مذاق اڑائے البتہ کسی کی ذات کا مذاق اڑانا کفر نہیں ہے بلکہ گناہ کبیرہ ہے۔ جیسا کہ سورۃ الحجرات آیت نمبر ۹ میں ہے۔ یا ثواب کا مذاق اڑایا جائے جیسا کہ حدیث میں آتا ہے جس نے یہ کلمہ لا الٰہ الا اللہ پڑھا تو اس کے سارے گناہ معاف کردئے جائیں گے یا جو روزانہ سو مرتبہ سبحان الله و بحمده پڑھے تو اس کے گناہ معاف کئے جائیں گے اگر چہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں یا عذاب کا مذاق اڑائے جیسا کہ جہنم کی آگ کا یا بچھوؤں اور سانپوں کا مذاق اڑانا تو اس سے بندہ کافر ہوتا ہے۔

دلیل: اس کی دلیل اللہ کا یہ فرمان ہے ﴿لا تَعۡتَذِرُواْ قَدۡ كَفَرۡتُم بَعۡدَ إِيمَـٰنِكُمۡ إِن نَّعۡفُ عَن طَآئِفَةٍ مِّنكُمۡ نُعَذِّبۡ طَآئِفَةَۢ بِأَنَّهُمۡ كَانُواْ مُجۡرِمِينَ﴾ (سورۃ التوبہ آیت نمبر ۶۶) اس آیت میں اللہ نے ان کو اللہ کی ایتوں کیساتھ ہنسی مذاق اور استہزاء کی وجہ سے کافر کہا ہے اور ساتھ یہ بھی فرمایا کہ تمھارے عذریں قبول نہیں ہیں اس مسئلہ میں عذریں مت پیش کرو۔ ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں'' کہ ان کا خیال نہیں تھا کہ انکا یہ کام کفر ہے بلکہ ان کا گمان تھا کہ اس سے بندہ کافر نہیں ہوتا اور پھر بھی کافر ہوئے'' (مجموع الفتاوٰی ۷/۲۷۳)

ہنسی، مذاق اور استہزاء کی قسمیں: یہ دو قسم پر ہے اول یہ کہ استہزاء اور مذاق صراحۃً ہو دوم یہ کہ اشارۃً ہو یعنی اشاروں کے ساتھ ہو صراحۃً استہزاء یہ ہے کہ آدمی یوں کہے کہ یہ پانچواں دین ہے یا جن منافق کے بارے میں یہ مذکورہ آیت اتری ہے انہوں نے صراحۃً استہزاء کیا تھا'' کہ یہ قرآن پڑھنے والے بڑے پیٹو، بزدل اور جھوٹے ہیں اور اشاروں کے ساتھ استہزاء کرنا یہ ہے کہ جب قرآن اور حدیث کا درس شروع ہوا اور ایک آدمی زبان نکال کر کے ہونٹ پھیلا کر استہزاء کرے یا ہاتوں کے ساتھ اشارے شروع کرے یا آبروں مارنا شروع کرے وغیرہ۔

نواقض الاسلام کی شرح میں لکھا ہے کہ بعض لوگ استہزاء کے وقت ایسے کلمات منہ سے نکالتے ہیں کہ وہ سمجھتے نہیں کہ یہ کفر ہے حالانکہ وہ کلمات کفر کے کلمات ہیں۔آگے لکھتے ہیں کہ ''میں نے ایک آدمی سے سنا کہ اس نے دوسرے آدمی کو آواز دی اور کہا یا عبدالضمیر (یعنی اے ضمیر کے بندے) اور یہ شرک فی التسمیہ ہے جو کہ کفر ہے اس کتاب میں ایک اور واقعہ ذکر کیا ہے کہ چند آدمی کھانا کھارہے تھے کہ باہر سے ایک شخص آیا اور اس نے کہا''و خشعت الاصوات للرحمان فلاتسمع الاهمسًا''تو اس شخص نے یہ آیت اس لئے پڑھی کہ وہ کھانے پر مشغول تھے۔تو یہ استہزاء ہے۔کیونکہ آوازیں تو مہربان ذات کیلئے پست ہونگیں۔نہ کہ کھانا کھانے والوں کیلئے یا داڑھی کیساتھ کوئی استہزاء کرے یا ایک آدمی نے کہا کہ الحمدللہ یعنی اللہ کا شکر ہے کہ تُو شیعہ ہے سنی نہیں تو شیعہ کافر ہے اور اس شخص نے کافر کو مسلمان سے بہتر سمجھا تو یہ مسلمان کے ساتھ استہزاء ہے۔

شیخ عبداللہ بن عبدالرحمان اپنی شرح میں یہ بھی لکھتے ہیں''کہ اللہ کی آیتوں کے ساتھ مذاق اور استہزاء یہ بھی ہے کہ کوئی کرکٹ یا فٹ بال کھیلتا ہو اور کوئی ان کو مجاہدین کہے اور یہ آیت بھی پڑھے کہ''ان تنصروا الله ينصركم''

میں کہتا ہوں کہ آج کل سکول، کالج اور یونیورسٹیوں میں انگریزی تعلیم کی نشر واشاعت ہوتی ہے اور ان کیلئے کوئی اسلامی نام رکھے مثلاً مجاہد پبلک سکول حالانکہ وہ تو سرے سے جہاد جانتے ہی نہیں۔یا الخیر پبلک سکول تو سکول میں خیر کہاں ہے سوائے دنیوی فائدہ کے۔یا حراء پبلک سکول تو حراء اس غار کا نام ہے جس میں آپ ﷺ پر پہلی وحی آئی تھی یا اقرا پبلک سکول تو یہ قرآن کیساتھ استہزاء اور تمسخر ہے۔کیونکہ اقرا پہلی وحی تھی جس سے قرآن کی ابتداء ہوئی تھی نہ کہ انگریزی کی تعلیم کی ابتداء۔یا قرطبہ پبلک سکول تو قرطبہ وہ شہر ہے جو اسلام کا بہت بڑا مرکز رہا ہے۔یا لڑکیوں کے سکول پر لکھا جائے''هل يستوى الذين يعلمون والذين لايعلمون'' حالانکہ ان سکول اور کالجوں میں لڑکے اور لڑکیاں مخلوط تعلیم حاصل کرتے ہیں۔یا لڑکیوں کے سکول پر لکھا جائے''طلب العلم فریضة علے کل مسلم''، یعنی علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔تو علم قرآن وحدیث کو کہا جاتا ہے جیسا کہ علامہ ابن قیمؒ نے قصیدہ نونیہ میں فرمایا ہے

''العلم ماقال الله وقال رسوله ٭ وقال الصحابة هم اولوالعرفان''

یعنی علم وہ ہے جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی باتیں ہوں، اور جو کچھ صحابہ کرامؓ نے ارشاد فرمایا ہو کیونکہ وہ علم ومعرفت والے ہیں۔

اورانہوں نے اس کا مصداق سکول اور کالج ٹھرایا جس میں بے دینی کی تعلیم دی جاتی ہے۔مثلاً ڈانس کرنا،گانے گانا ،لڑکوں اورلڑکیوں کی دوستیاں بنانا، بے پردہ سکول جانا وغیرہ تو یہ بے دینی کے اسباب اور دواعی ہیں۔

مسئلہ نمبرا:اسی مناسبت سے یہ جاننا ضروری ہے کہ بعض لوگ عام گفتگو میں قرآن کی آیتیں استعمال کرتے ہیں تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب اس کا یہ ہے کہ یہ استعمال دو قسم پر ہے اول یہ کہ ایک آدمی قرآن کی آیتیں ایسی باتوں میں استعمال کرے کہ عام اور عادی گفتگو ہو اوراس کی کوئی قیمت نہ ہو تو یہ جائز نہیں ہے کیونکہ اس میں اللہ کی آیتوں کی ایک قسم کی توہین آتی ہے اورآیتوں کی تعظیم اوراحترام کرنا چاہئے۔مثلاً کسی سے وقت کے بارے میں پوچھا جائے کہ کم الساعۃکیا وقت ہے؟ تو وہ جواب میں کہے الساعة ادھی و امریاایک آدمی گھرآکر یہ کہے "آتناغدائنالقدلقینامن سفرنا ھذا نصبا" دوم قسم وہ ہے کہ ایک آدمی قرآن کی آیتوں کوایسی باتوں میں استعمال کرے کہ وہ اس آیت یا حدیث کے ساتھ موافق ہو یااس آیت اور حدیث سے اس بات پراستدلال کیا جاسکتا ہو تو یہ جائز ہے مثلاً بخاری کی روایت میں آتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خیبر میں داخل ہوئے توانہوں نے فرمایا"اناااذانزلنابساحة قوم فساء صباح المنذرين"اور یہ بات حق اورسچ ہے کہ پیغمبر جس علاقے پر حملے کی نیت سے داخل ہوجائے توان کا صبح نا کارہ ہی ہوتا ہے۔اب اگر کوئی عام آدمی اپنے ساتھیوں کے پاس آکر یہ کہے کہ "اناااذانزلنابساحة قوم فساء صباح المنذرين"تو یہ آیت کی بے احترامی ہے جو کہ گناہ ہے۔

مسئلہ نمبر۲: کوئی شخص ایسی مجلس میں بیٹھا ہو کہ اس میں اللہ کی آیتوں کیساتھ استہزاء کیا جاتا ہو تو وہ شخص کیا کرے؟

جواب: اس آدمی کی چار حالتیں ہیں اول یہ کہ وہ اس استہزاء کی تردید کرے اور یہ اس پر فرض ہے۔دوم یہ کہ تردید کی طاقت نہ ہو تو وہ اس مجلس سے اٹھے تو یہ دوقسم کے لوگ گنہگار نہیں کیونکہ انہوں نے اپنا فرض ادا کیا جیسا کہ اللہ کا فرمان ہے ﴿وَإِذَا رَأَيْتَ الَّذِيْنَ يَخُوضُوْنَ فِيْ آيَاتِنَا فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتَّى يَخُوضُواْ فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهِ وَإِمَّا يُنسِيَنَّكَ الشَّيْطَانُ فَلاَ تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرَى مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِيْنَ﴾ (سورۃ الانعام ۶۸) یعنی جب دین کیساتھ استہزاء کرتے ہیں تو ان کے ساتھ مت بیٹھو کیونکہ اللہ کا فرمان ہے ﴿وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِيْ الْكِتَابِ أَنْ إِذَا سَمِعْتُمْ آيَاتِ اللّهِ يكفرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَأُ بِهَا فَلاَ تَقْعُدُواْ مَعَهُمْ حَتَّى يَخُوضُواْ فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهِ إِنَّكُمْ إِذاً مِّثْلُهُمْ﴾

(سورۃ النساء۱۴۰) تو اس کا یہ بھی مقصد ہے کہ ان کے ساتھ نہیں بیٹھو گے اور اگر بیٹھو گے تو ان جیسے کافر ہو جاؤ گے۔
سوم یہ کہ وہ اس مجلس میں بیٹھے رہے اور عالم بھی ہو اور پھر بھی رد نہ کرے تو وہ ان کافروں جیسا کافر ہے کیونکہ انکم اذا مثلہم۔
اور چہارم یہ کہ اس مجلس میں خاموشی سے بیٹھ کر تماشا کر رہا ہے لیکن عالم نہیں ہے تو اس کے حکم میں علماء کا اختلاف ہے۔ بعض علماء کہتے ہیں کہ وہ معذور ہے کیونکہ جاہل ہے سمجھانا چاہئے۔ اور بعض علماء کہتے ہیں کہ وہ معذور نہیں ہے کیونکہ اللہ کی تعظیم کرنا فطری بات ہے تو بتقاضائے فطرت اس مجلس سے اٹھنا یا ان پر انکار کرنا چاہئے تھا۔

ساتواں ناقض ایمان (ایمان کی عمارت کو ڈھا دینے والا ساتواں امر) جادو ہے

جس نے جادو کا عمل کیا یا جادو پر راضی ہوا تو وہ شخص کافر ہوا جادوگر کبھی کچھ دم پڑھتا ہے اور کبھی کچھ دھاگہ وغیرہ کو گھانٹ دیتا ہے جو انسان کے دل، دماغ اور بدن پر اثر کرتا ہے جس سے آدمی کبھی مر جاتا ہے اور کبھی بیمار ہو جاتا ہے اور کبھی میاں بیوی کے درمیان جدائی لاتا ہے۔
جادو کی دو قسمیں ہیں (۱) صَرَف اور (۲) عَطَف۔ صَرَف کا معنٰی ہے پھیرنا دو یا زیادہ آدمیوں کے درمیان جدائی لانا یعنی ایسا جادو کرنا کہ جس سے میاں بیوی کے درمیان تفریق آ جائے ان میں ایک دوسرے سے نفرت پیدا ہو جائے۔ میاں بیوی ایک دوسرے کو بدشکل اور بدصورت نظر آ جائیں۔
عَطَف کا معنٰی ہے دو یا زیادہ آدمیوں کے درمیان نزدیکت لانا۔ یعنی ایسا جادو کرنا کہ جس سے مَردوں اور عورتوں کے درمیان قربت اور نزدیکت پیدا ہو جائے اور وہ ایک دوسرے کو خوبصورت نظر آ جائیں۔
جادو کی ایک قسم تِوَلہ (ٹوٹکہ) بھی ہے کہ بیوی یا شوہر کو کچھ چیز دیکر یہ کہا جائے کہ اس کے کھانے سے شوہر کی محبت بیوی سے پیدا ہوتی ہے یا بیوی کی محبت شوہر کیساتھ پیدا ہوتی ہے یا بڑھ جاتی ہے۔
جادو کرنا کفر ہے اس کی دلیل سورۃ البقرۃ ۱۰۲ اس آیت میں اللہ تعالٰی نے جادو کو کفر کہا ہے۔ اور پھر بعد میں فرشتوں کا قول نقل کیا کہ انہوں نے یوں کہا "انمانحن فتنة فلاتكفر" تو اس جملہ میں بھی جادو کو کفر کہا اور پھر فرمایا "ولقدعلموا لمن اشتراه ماله فی الآخرة من خلاق" تو اس جملہ میں فرماتا ہے کہ جس نے جادو کیا اس کیلئے آخرت میں خوشی اور مہربانی کا کوئی حصہ نہیں ہے۔ اور اللہ کا فرمان ہے ﴿ وَلَا يُفْلِحُ السَّاحِرُ حَيْثُ

أَتٰی﴾ (طٰہ ٦٩) تو یہاں کہتا ہے کہ جادو کرنے والا کسی بھی طریقہ سے کامیاب نہیں ہوتا۔ اور آپ علیہ السلام کا فرمان ہے "اجتنبوا السبعَ الموبقات"، یعنی اپنے آپ کو سات ہلاک کرنے والے گناہوں سے بچاؤ۔ اور ان میں ایک جادو بھی ہے۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ جادو میں شیاطین اور جنات سے مدد حاصل کی جاتی ہے اور ان کے ساتھ گہرا تعلق بنانا پڑتا ہے۔ اور اسی تعلق کی وجہ سے جادوگر اور شیاطین ایک دوسرے کے کام آتے ہیں جس میں شیاطین اور جنات جادوگروں سے شرک کا مطالبہ کرتے ہیں۔ کبھی اپنے نام کے ذبح کروانا چاہتے ہیں۔ کبھی ان سے سجدہ کرواتے ہیں کبھی قرآن کی بے احترامی کرواتے ہیں۔ جیسا کہ خون سے قرآن لکھنا یا گندگی میں ڈالنا۔ اور اسی تعلق کی وجہ سے شیاطین اور جنات جادوگروں کی خدمت کرتے ہیں جیسا کہ کسی کو قتل کرنا یا مارنا وغیرہ۔ جادو کا ایک نقصان یہ بھی ہے کہ اس کی وجہ سے مخلوق کو تکلیف پہنچتی ہے جیسا کہ کسی کے دماغ پر اس کا اثر ہو جائے یا کوئی بیمار ہو جائے۔ اور کبھی میاں بیوی کے درمیان تفریق لاتے ہیں۔

آٹھواں ناقض ایمان (ایمان کی عمارت کو ڈھادینے والا آٹھواں امر)

مسلمانوں کے خلاف کافروں کی مدد کرنا ہے، جیسا کہ مسلمانوں اور کافروں کے درمیان لڑائی ہو اور ایک آدمی مسلمانوں کے مقابلہ میں کافروں کی مدد کرے چاہے مال سے ہو یا اسلحہ سے ہو اور یا مشورہ کیساتھ ہو یا کسی دوسرے طریقے سے ہو تو یہ شخص کافر ہے کیونکہ یہ کافروں کیساتھ دوستی اور تولّی ہے اور کافروں کیساتھ دوستی کرنا کفر اور ارتداد ہے جیسا کہ اللہ کا فرمان ہے "ومن یتولھم منکم فانہ منھم"، جس نے بھی کافروں کیساتھ دلی دوستی کی تو وہ انہی میں سے ہے یعنی کافر اور مرتد ہے۔ اور پھر فرمایا کہ وہ شخص مریض ہے "فتری الذین فی قلوبھم مرض یسارعون فیھم (المائدہ) اور پھر فرمایا کہ کافروں کیساتھ دوستی کرنا ارتداد کا سبب ہے۔ ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ مَن يَرْتَدَّ مِنكُمْ عَن دِينِهِ فَسَوْفَ يَأْتِي اللّهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ أَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ أَعِزَّةٍ عَلَى الْكَافِرِينَ يُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللّهِ وَلاَ يَخَافُونَ لَوْمَةَ لآئِمٍ ذَلِكَ فَضْلُ اللّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ وَاللّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ﴾ (المائدہ ۵۴) علامہ آلوسی فرماتے ہیں کہ اس میں اشارہ ہے اس بات کی طرف کہ کافروں سے دوستی کرنا ارتداد کا سبب ہے۔ اور پھر سورۃ المائدہ ۸۰ اور ۸۱ میں فرمایا کہ جو کافروں سے دوستی کرتے ہیں اللہ ان پر غصہ ہے اور وہ جہنم کے عذاب میں ہمیشہ رہیں گے

اور اگر ان میں ایمان ہوتا تو وہ کافروں سے دوستی نہ کرتے۔اور سورۃ النساء ۱۳۸اور ۱۳۹ میں فرمایا کہ ایسا شخص منافق ہے۔اور سورۃ آل عمران ۲۸ میں فرمایا جس نے کافروں سے دوستی کی تو اس سے اللہ کی براءت ہے۔اور سورۃ محمد ۲۵ میں اسے مرتد کہا اور سورۃ المجادلہ ۲۲ میں فرمایا کہ ایمان اور کافروں سے دوستی کرنا دونوں جمع نہیں ہو سکتے۔

شیخ محمد بن عتیق فرماتے ہیں کہ ''کافروں سے دشمنی کرنا اللہ تعالٰی نے فرض کیا ہے اور ان کے ساتھ دوستی کو حرام کیا ہے اور اس مسئلہ میں اللہ سبحانہ وتعالٰی نے بہت سختی کی ہے یہاں تک کہ اللہ کی کتاب میں اسی طرح دوسرا کوئی واضح امر نہیں ہے اور نہ اتنی دلائل کسی حکم پر ہیں توحید کی فرضیت اور شرک کی حرمت کے بعد (سبیل النجاۃ ۳۱)

لیکن افسوس یہ ہے کہ آج کل اس مصیبت میں اکثر لوگ مبتلا ہیں اور کافروں کیساتھ مختلف طریقوں سے مدد اور تعاون کرتے ہیں کبھی اتحادیوں کے نام پر کام کرتے ہیں۔اور کافروں کو خوش کرنے کیلئے اپنی فوج، ٹینک، توپیں اور اسلحہ استعمال کرتے ہیں، جگہ جگہ تلاشی لے رہے ہیں، چھاپے مارتے ہیں، مجاہدین کے گھروں کو مسمار کرتے ہیں، انہیں شہید کرتے ہیں، ہجرت پر مجبور کرتے ہیں، انہیں قید میں ڈالتے ہیں، انہیں سخت سے سخت سزا (ریمانڈ) دیتے ہیں اور کبھی کبھار امن لشکر یہ کام کرتے ہیں، مجاہدین کے خلاف جرگے اور مشورے کرتے ہیں، کمیٹیاں بناتے ہیں چوکیداری اور جاسوسی وغیرہ کرتے ہیں۔اسی قسم کے سب لوگ کافر اور مرتد ہیں ان پر کافروں اور مرتدین کے احکام جاری کئے جائیں گے۔اسی وجہ سے اللہ تعالٰی نے ہجرت فرض کیا ہے۔کیونکہ جب کوئی آدمی ہجرت نہیں کرتا اور کفار کے ملک میں رہتا ہے تو یہ خطرہ ہے کہ ان کے ساتھ دوستی کرے اور ان کی رضا کی کوشش کرے جیسا کہ اللہ کا فرمان ہے

﴿ إِنَّ الَّذِيْنَ تَوَفَّاهُمُ الْمَلآئِكَةُ ظَالِمِيْ أَنْفُسِهِمْ قَالُواْ فِيْمَ كُنتُمْ قَالُواْ كُنَّا مُسْتَضْعَفِيْنَ فِيْ الأَرْضِ قَالْوَاْ أَلَمْ تَكُنْ أَرْضُ اللّهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُواْ فِيْهَا فَأُوْلَـئِكَ مَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ وَسَاءتْ مَصِيْراً ﴾ (سورۃ النساء ۹۷)

شان نزول: یہ آیت ان لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے جنہوں نے ایمان لایا اور مکہ میں رہ رہے تھے لیکن مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت نہیں کی جب غزوہ بدر کا موقعہ آیا تو وہ مجبوراً مشرکین کی حمایت میں نکل گئے اور کافروں کے لشکر کو مسلمانوں کے مقابلہ میں ظاہراً اضافہ کیا تو ان کے بارے میں اللہ نے یہ فیصلہ کیا کہ وہ جہنمی ہیں۔

اس کی مثال اس دور میں یہ ہے کہ بہت سے لوگ ہجرت نہیں کرتے تو پھر حکومت انہیں مجبور کر کے مجاہدین کے خلاف استعمال کرتی ہے، کبھی لشکر بنانے پر مجبور کرتی ہے اور کبھی کمیٹی بنانے اور پہرہ کرنے پر مجبور کرتی ہے۔اس وجہ سے حافظ

ابن کثیرؒ فرماتے ہیں"هذه الآيةالكريمة عامة فى كل من اقام بين ظهرانى المشركين وهوقادرعلے الهجرة وليس متمكنامن اقامة الدين فهوظالم لنفسه مرتكب حرامًابالاجماع وبنص هذه الاية"(ابن کثیر۲/۳۸۹) ترجمہ: یہ آیت کریمہ عام ہے ہر اس شخص کے بارے میں جو مشرکین کے درمیان رہتا ہے اس حال میں کہ وہ ہجرت کرنے پر قادر ہے اور اپنا دین قائم نہیں کرسکتا تو وہ ظالم ہے اور اس آیت کے نص اور اجماع کیساتھ حرام کا مرتکب ہے۔

کافروں کیساتھ دوستی اور تعاون کی قسمیں

کافروں کے ساتھ مدد اور دوستی کی دو قسمیں ہیں جائز اور ناجائز۔ جائز صورت یہ ہے، کہ ایک کافر کیساتھ دوسرے کافر کے مقابلہ میں مدد کی جائے اور یہ تب کہ جب اس دوسرے کافر کا ضرر اور نقصان زیادہ ہو، ورنہ جائز نہیں۔ اس کی مثال یہ ہے کہ آپ علیہ السلام نے مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کی۔ تو مدینہ کے یہود کے ساتھ معاہدہ کیا ان کفار کے مقابلہ میں جو مدینہ پر باہر سے حملہ کرنا چاہتے تھے۔ یعنی جو دشمن مدینہ پر حملہ کریگا تو یہود اور مسلمان اس کے مقابلہ میں ایک دوسرے کی مدد کریں گے۔

اور ناجائز قسم وہ ہے کہ مسلمانوں کے خلاف کافروں کی مدد کی جائے اور یہ بھی ناجائز ہے کہ کافروں کی اس وقت مدد کی جائے جس میں مسلمانوں کا نہ فائدہ ہو اور نہ نقصان۔ اور ایسا بھی ہوسکتا ہے کہ آئندہ کیلئے یہ کافر قوی اور طاقتور ہوکر مسلمانوں کو نقصان پہنچائے تو یہ ناجائز ہے۔

(جاری ہے)

....

إحياء الخلافة

الفصلية

مجلةإسلامية تصدرها حركة طالبان الباكستانية وهى تحتوى علىٰ ميزاتٍ :

(١)إحياء الخلافة : تسعىٰ لإقامة الخلافة الإسلاميّة فى العالمِ كلّه.

(٢)إحياء الخلافة : تبث الأخبار الصادقة عن ساحات القتال.

(٣)إحياء الخلافة : تكشف الغطاء عن مظالم الحكام فى الدولِ الإسلامية.

(۴)إحياء الخلافة :هى صوت المستضعفين والمقهورين من المسلمين .

(۵)إحياء الخلافة :تخبر الأ مة الإسلامية بمضارّالديموقراطية الغربية.

(٦)إحياء الخلافة :تحلل المطالب السياسية الدولية فى إطارالشريعةالإسلامية.

سوف تصدر فى لغاتٍ أخرى ك"البشتوية والعربية والإنكليزية"

(إن شاء اللّٰه)

لجنة إحياء الخلافة

آسمانی قوانین سے اعراض

(ابوعبدالرحمٰن عبداللہ عمر الاثری حفظہ اللہ)

اساسی آئین پاکستان یا وضعی یا طاغوتی قانون کے کچھ مفاسد ونقصانات

پہلے ذکر ہو چکا کہ وضعی دستور، آئین کفار کی شریعت ہے اسی لئے اللہ کا فرمان ہے﴿أَمْ لَهُمْ شُرَكَاءُ شَرَعُوا لَهُم مِّنَ الدِّينِ مَا لَمْ يَأْذَن بِهِ اللَّهُ (الشوریٰ ۲۱)﴾" کیا ان کے ایسے شریک ہیں جو ان کے لئے شریعت بناتے ہیں جس کی اجازت اللہ نے نہیں دی ہے؟'' اس آیت میں اللہ نے یہ ذکر کیا ہے کہ ان کے لئے شریکوں نے دین بنا رکھا ہے۔ معلوم ہوا کہ قانون اساسی (افغانستان) یا انگریزی آئین کافروں کا دین ہے اور اللہ کا فرمان ہے﴿وَمَن يَبْتَغِ غَيْرَ الإِسْلاَمِ دِيناً فَلَن يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ﴾(آل عمران، ۸۵) یعنی جس نے اسلام کے علاوہ کوئی اور دین تلاش کیا تو وہ ہرگز قبول نہیں کیا جائیگا اور وہ شخص آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوگا۔ دین اسلام کے بہت سے محاسن ہیں............اسی طرح طاغوتی وجمہوری نظام قوانین وضعیہ میں بہت سے مفاسد ونقصانات ہیں مثلاً:

(۱) یہ شریعت سے انکار ہے اس لئے کہ اس کا مرجع وماخذ کفار یہود ونصاریٰ انگریز ہیں اللہ کا فرمان ہے ﴿ومن لم يحكم بما انزل الله فألئك هم الكا فرون﴾

(۲) یہ طاغوت کی شریعت ہے﴿يريدون ان يتحاكموا الى الطاغوت﴾یعنی یہ لوگ چاہتے ہیں کہ طاغوت کے پاس اپنے فیصلے لیجائیں۔ یعنی جمہوری وطاغوتی چاہتے ہیں کہ فیصلے طاغوت کے پاس لیجائیں اور اللہ کے علاوہ جس کے پاس بھی لیجائے گا وہ طاغوت ہے۔

(۳) قانون اساسی (افغانستان) اور آئین پاکستان شیطان کی شریعت ہے اللہ کا فرمان ہے۔﴿وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهُ شَيْطَنًا فَهُوَ لَهُ قَرِيْن﴾(زخرف ۳۶) جو رحمان کی شریعت کی تابعداری نہیں کرتا تو یہ شیطان کی شریعت کا متبع ہے اور شیطان طاغوت ہی ہے معلوم ہوا کہ جو شخص اللہ کے حکم اور فیصلے کی مخالفت کرتا ہے تو یہ فیصلہ جہل اور جہالت کا ہے اگرچہ طاغوتی وجمہوری کفار نے اپنے فیصلوں کے بہت خوبصورت نام رکھے ہیں کبھی انہیں

قانون وضعی، کبھی قانون اساسی، کبھی سیکولرزم کہتے ہیں مگر یہ سب ابلیس کا دھوکہ ہے کہ بدترین چیز کا خوبصورت نام رکھا ہے کہ یہ عام ہوجائے جیسا کہ آدمؑ کو ابلیس نے کہا تھا﴿ یٰادَمُ هَلُ اَدُلُّكَ عَلٰى شَجَرَةِالُخُلُدِوَمُلُكٍ لَّا يَبُلٰى(طه ۱۲۰)﴾ کیا میں تمہیں ایسی درخت کا نام نہ بتاؤں جو ہمیشہ رہنے والا (یا درکھنے والا) ہے اور ایسی بادشاہت جو ختم نہ ہو، جو حسرت وندامت کی درخت تھی اس کا نام شجرۃ الخلد رکھ دیا۔

(۴) قانون اساسی (افغانستان) یا آئین پاکستان اندھیروں کی شریعت ہے اس لئے کہ

دراصل کفار کی شریعت ہے اور کفار اندھیروں والے ہی ہیں۔جیسا کہ اللہ فرماتا ہے:﴿وَالَّذِيُنَ كَفَرُوُآ اَوُلِيٰٓئُهُمُ الطَّاغُوُتُ يُخُرِجُوُنَهُمُ مِّنَ النُّوُرِاِلَى الظُّلُمٰتِ﴾(البقرة۲۵۷) جو لوگ کافر ہیں ان کا دوست طاغوت (شیطان) ہے جو نور سے اندھیروں کی طرف لاتا ہے۔

(۲) قانون وضعی گمراہی کی شریعت ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں﴿فَذٰلِكُمُ اللهُ رَبُّكُمّ الُحَقُ فَمَا ذا بعدَالُحَقِّ اِلَّاالضَّلٰل﴾(یونس۳۲) انہی (صفات والا) اللہ تمہارا رب ہے حق اور حق کے علاوہ ہے ہی کیا، سوائے گمراہی کے۔ اس آیت میں دو اہم شریعتوں کفر اور اسلام کو منحصر کیا گیا ہے کہ یا تو شریعت کفر ہوگا یا اسلام یعنی یا تو اللہ کی شریعت ہوگی یا گمراہی کی۔

(۲) اساسی اور وضعی قانون اندھوں کی شریعت ہے اللہ فرماتا ہے:﴿أَفَمَن يَعْلَمُ أَنَّمَا أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ الُحَقُّ كَمَنُ هُوَ أَعْمَى﴾(رعد۱۹) کیا وہ شخص جو جانتا ہے کہ تیرے رب نے تجھ پر حق نازل کیا ہے (کیا وہ شخص) اندھے کی طرح ہے؟ (ہرگز نہیں)۔دوسری جگہ اللہ نے کفار اور مومنوں کا ذکر اس طرح کیا ہے:﴿مَثَلُ الُفَرِيُقَيُنِ كَالُاَعُمٰى وَالُاَصَمّ وَالُبَصِيُرِوَالسَّمِيُعِ هَلُ يَسُتَوِيَانِ مثلااَفَلَا تَذَّكَرُوُنَ(هود ۲٤)﴾ دونوں گروہوں کی مثال اندھے بہرے اور دیکھنے اور سننے والے کی ہے کیا یہ دونوں مثال میں برابر ہوسکتے ہیں؟ کیا تم نصیحت حاصل نہیں کرتے؟

(۷) قوانین وضعی خواہشات کی شریعت ہے۔اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:﴿وَ مَا يَنُطِقُ عَنِ الُهَوى اِنُ هُوَ اِلَّا وَحُىُ يُّوُحٰى (النجم ۳)﴾ اور وہ خواہشات سے بات نہیں کرتا یہ صرف وحی ہے جو اس کے پاس آتی ہے۔دوسری جگہ ارشاد ہے:﴿ فَاِنُ لَّمُ يَسُتَجِيُبُوُا لَكَ فَاعُلَمُ اَنَّمَا يَتَّبِعُوُنَ اَهُوَاءَ هُمُ وَمَنُ اَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَواهُ بِغَيرِ هُدًى مِنَ اللهِ﴾(القصص۵۰) اگر آپ کی بات قبول نہ کریں تو جان لیں کہ یہ اپنی خواہشات کی پیروی کر رہے ہیں اور اس

سے زیادہ گمراہ کون ہے جو اللہ کی طرف سے ہدایت کے بغیر اپنی خواہشات کی پیروی کرتا ہے۔اس آیت میں شریعت کی اتباع کا ذکر ہوا ہے کہ شریعت کتاب وسنت ہے اور دوسری شریعت خواہشات کی ہے اور خواہشات کی پیروی عین گمراہی ہے اور فساد کی جڑ ہے۔

(۸) قوانین وضعی، جھوری اور آئین ظلم کی شریعت ہے اللہ فرماتا ہے: ﴿ وَمَنْ لَّمْ يَحكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْظّٰالِمُوْنَ﴾ (المائدة) جولوگ اللہ کے نازل کردہ شریعت پر فیصلہ نہیں کرتے وہ ظالم ہیں آیت سے معلوم ہوا کہ قانون اساسی اور آئین پاکستان کفر اور ظلم ہے اور جب اسی قانون کے تحت عدل کی وزارت قائم ہوئی ہے تو شریعت کے ساتھ مذاق نہیں ہے؟ کہ قانون کفر اور اس میں وزارت عدل کی؟ یہ شریعت کے ساتھ دشمنی ہے اس لئے اللہ نے اسے ظلم کہا ہے اور یہ لوگ اس کو عدل کہتے ہیں علماء نے صرف اسی بناپہ کافر قرار دیا ہے۔

نواب صدیق حسنؒ فرماتے ہیں: کفر کی تعریف کرنا دین اسلام سے ارتداد ہے اور ان کو جولوگ انصاف والے، عادل کہتے ہیں اگر اس کہنے والے کی مراد وہ کفریہ کام ہوں جن سے ان کے احکام بنے ہیں تو یہ صریح کفر ہے اللہ نے اس کی مذمت کی ہے اس کو برا کہا ہے اور اسے سرکشی،عناد، جھوٹ، واضح گناہ، بہتان اور خسارہ کہا ہے۔عدل دراصل اللہ کی وہ شریعت ہے جو اس کی کتاب اور رسول ﷺ کی سنت ہے۔

(۹) قانون اساسی اور آئین پاکستان بہت ہی بری شریعت ہے اس لئے یہ خرابیوں کا منبع ہے کعب احبارؒ نے ابو ہریرہؓ سے کہا تھا تورات میں لکھا ہے جس نے ظلم کیا اس نے اپنا گھر برباد کردیا ابو ہریرہؓ نے کہا قرآن میں بھی یہی ہے:﴿فَتِلْكَ بُيُوْتُهُمْ خَاوِيَةً ' بِمَاظَلَمُوْا﴾ (النمل ۵۳) ﴾ یہ ان کے گھر ہیں ویران ان کے ظلم کی وجہ سے۔یہ ثابت بھی ہے کہ انگریز کے قانون میں آئے روز ہم دیکھتے ہیں کہ کتنے ڈاکے پڑتے ہیں، قتل ہورہے ہیں دیگر بہت سی خرابیاں ہیں یہ سب اس لئے کہ قانون کفری ہے انگریز کا قانون ہے امن صرف اسلامی شریعت میں ہے خرابی اور بربادی کفری قانون ہے۔

(۱۰) طاغوتی قانون تنگی (معیشت کی خرابی) کی شریعت ہے۔اللہ کا فرمان ہے:﴿وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِشَةً ضَنْكًا﴾ (طٰہٰ۱۲۴) ''جس نے میرے ذکر سے منہ موڑ لیا اس کے لئے تنگ زندگی ہے۔'' آج کے دور میں تمام مسلمانوں کی زندگی اس لیے تنگی میں گزر رہی ہے کہ انہوں نے اسلامی شریعت کو چھوڑ کر کفری شریعت کو فیصلوں کے

بقیہ۔صفحہ ۶۴ پر

لئے منتخب کیا ہے اس کا یہی اثر ان پر پڑ نا تھا۔

(۱۱) جمہوری قانون مصائب کی شریعت ہے۔ اللہ فرماتا ہے: ﴿وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَ اِلَى الرَّسُوْلِ رَاَيْتَ الْمُنٰفِقِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْكَ صُدُوْدًافكيف ا ذا اَصَابَتْهُمْ مُصِيْبَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ثُمَّ جَآءُوْكَ يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ اِنْ اَرَدْنَا اِلَّا اِحْسَانًاوَّ تَوْفِيْقًا﴾ (النساء۶۱۔۶۲) جب ان سے کہا جاتا ہے کہ آ ؤ اللہ کے نازل کردہ (دین) اور رسول ﷺ کی طرف تو آپ ان منافقین کو دیکھیں گے آپ ﷺ کے پاس آنے سے رک جاتے ہیں پس کیسے ہوگا جب ان کے اعمال کی وجہ سے ان پر مصیبت آتی ہے تو پھر آپ ﷺ کے پاس آ کر اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں کہ ہم نے تو صرف اچھائی اور (دونوں گروہوں میں) صلح وصفائی کا ارادہ کیا تھا۔

(۱۲) جمہوریت پسند طاغوتی کہتے ہیں کہ عداوت اور دشمنی کا قانون (اسلامی) شریعت ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿فنسُوا حَظًّا مِمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَاَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ(المائد: ١٤)﴾ انہوں نے بھلا دیا اس نصیحت کا ایک حصہ جو انہیں دی گئی تھی تو ہم نے ان کے درمیان دشمنی اور نفرت پروان چڑھادی۔ معلوم ہوا کہ احکام شرعیہ کو بھلانا اور چھوڑنا بغض ونفرت اور دشمنی کا سبب ہے یہ تو صرف بھلانے اور ترک کرنے کی وجہ سے ہے اور جو اس کے بدلے میں کفری جمہوری قانون کو پسند کرتا ہے اور اس شریعت کو چھوڑ دیتا ہے تو اس کا کیا حال ہوگا؟ آج سارے نام نہاد اسلامی مما لک میں دشمنیاں اور عداوتیں اسی وجہ سے ہیں کہ انہوں نے کفری قوانین نافذ کیے ہیں۔

(۱۳) کفری جمہوری قانون بربادی و ہلاکت کا قانون ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿وَ اِذَآ اَرَدْنَا اَنْ نُّهْلِكَ قَرْيَةً اَمَرْنَا مُتْرَفِيْهَا فَفَسَقُوْا فِيْهَا فَحَقَّ عَلَيْهَا الْقَوْلُ فَدَمَّرْنٰهَا تَدْمِيْرًا (بنی اسرائیل :١٦)﴾ جب ہم کسی بستی کو ہلاک کرنے کا ارادہ کرتے ہیں تو ہم اس کے عیش پرستوں کو حکم کرتے ہیں (توحید) کا مگر نافرمانی کرتے ہیں اور ان پر فیصلہ پورا ہو جاتا ہے عذاب کا اور اسے ہم بری طرح تباہ کر دیتے ہیں۔

خلاصہ

یہ جمہوری اور طاغوتی قانون جو ظلم، فساد، کفر وشرک، ہلاکت، جاہلیت، خواہش پرستی، نقصان والی شیطانی شریعت اور قانون ہے اس میں قتل کی سزاء، چوری کی سزاء معطل کی گئی ہے۔ زنا کو جائز کیا گیا ہے اس میں بے حیائی، عریانی، فحاشی، ریڈیو ٹی وی پر گانے جائز قرار دیے گئے ہیں۔ شراب حلال، سود حلال کیا گیا ہے۔ جرائم کی جرأت لوگوں میں

پاکستان کا مُقدر۔۔۔۔۔۔شریعت

پاکستان کا مطلب کیا؟ پاکستان لا الہ الا اللہ کے نعرے کے ساتھ دنیا کے نقشے پر نمودار ہوا تو مسلمانان پاکستان نے شکرانے کے نوافل ادا کئے۔ اس لئے کہ جس کلمے کی بنیاد پر لاکھوں ماؤں، بہنوں نے اپنی عصمت لٹائی۔ اپنے جواں سال بچیوں کو کنوؤں میں پھنکا۔ اپنے لخت جگر کے جسموں کے ٹکڑے کرائے اس لئے کہ کلمے کا مقصد و مطلب واضح تھا۔ لوگ سمجھتے تھے کہ اب پاکستان ایک عظیم اسلامی ریاست ہوگی جہاں سے دنیا بھر کے مسلمانوں کی امداد کی جائیگی کہیں بھی کوئی مسلمانوں پر ظلم کرے گا تو پاکستان سب سے پہلے کلمہ حق بلند کرے گا۔ لیکن تریسٹھ سال گزر گئے انگریز خود تو چلا گیا لیکن اپنے پیروکاروں کو اس ملک کی تقدیر کا فیصلہ ساز کردار بنا کر گیا۔ جو پینٹ، شرٹ اور ٹائی میں ملبوس ہو کر ہمارے سیاہ وسفید کے مالک بن گئے یہ وہ لوگ ہیں جن کے آباواجداد انگریزوں کی وفاداری کے صلے میں مربے حاصل کر چکے تھے۔ اس ملک کے جاگیردار بن چکے تھے۔ اب اقتدار میں بیٹھ کر خوب سرمایہ بھی کمایا اور یوں یہ جاگیرداروں اور سرمایہ داروں کا ٹولہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اس ملک کی عوام پر مسلط ہو گیا۔ فوج ہو یا عدلیہ سب ان ہی کے رحم وکرم پر ہے۔ فوجی جنرل طاقت میں بدمست بار بار اس ملک کے اقتدار پر قبضہ کرتے رہے۔ عدلیہ نظریہ ضرورت کے تحت فیصلے دیتی رہی۔ سیاستدانوں کو جب بھی موقع ملا قومی دولت پر شب خون مارتے رہے۔ جب بھی کسی نے اس طاغوتی نظام کے خلاف آواز بلند کرنے کی کوشش کی اسے نشانِ عبرت بنایا گیا۔ نفاذ شریعت کی بات کوئی عالم یا کوئی فوجی جنرل کرے وہ ایک ہی جیسا مجرم قرار پایا۔ جنرل ظہیرالاسلام عباسی، بریگیڈیئر مستنصر باللہ اور ان کے دیگر ساتھیوں نے اسلامی انقلاب کی کوشش کی تو انکا منصوبہ ناکام ہونے پر انھیں قید وبند کی صعوبتوں سے گزرنا اور نوکری سے ہاتھ دھونا پڑا۔ کئی سال کال کوٹھڑی میں گزرے۔ نبیؐ کے دین دشمنوں نے انکی زبان بند کر دی۔ پھر جب وفات پائی تو گم سم قبر کے حوالے کر دیا۔ اس کے مقابلے جنرل نیازی کو فوجی اعزاز کے ساتھ دفنایا گیا۔ کئی دینی تحریکوں نے نفاذ شریعت کا علم بلند کیا دیکھتے ہی دیکھتے اُن کا نام ونشان مٹا دیا گیا۔ لال مسجد کا سانحہ تو ساری قوم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ اُنھیں فاسفورس بموں سے جلا دیا گیا۔ سوات، مالاکنڈ، وزیرستان میں شریعت کی بات کرنے والوں کو ملیا میٹ کر دیا گیا۔ دین دشمنوں کے سینے ٹھنڈے نہ ہوئے تو سرحد پار کر افغانستان کی اسلامی حکومت کو تورابورا بنوا دیا۔ مجاہدین کو پکڑ کر ڈالروں کے عوض یہود ونصاریٰ کے حوالے کر دیا۔ اپنی ہی بہن ڈاکٹر عافیہ کو فروخت کر دیا۔ شہید

شیخ اُسامہ بن لادن اسلام کے اس عظیم جرنیل کو امریکہ کے ہاتھوں پاکستان کے سر زمین پر شہید کروادیا۔ اب اس فوج نے اپنے ہی ایک بریگیڈیئر علی خان اور چار میجروں کو صرف اس لئے حراست میں لیا ہوا ہے کہ اُن کا ایک نفاذ شریعت کا مطالبہ کرنے والی تحریک حزب التحریر سے تعلق ہے۔ حزب التحریر ایک غیر مسلح تحریک ہے جو پوری دنیا میں خلافت کا قیام چاہتی ہے۔ خلافت کی بات امریکہ کو سخت ناگوار ہے اس لئے اسکے ایجنٹوں کو بھی خلافت سے نفرت ہے۔ اس بات پر جنرل کیانی اور اعلیٰ فوجی افسران شدید تشویش سے دوچار ہیں کہ فوج کے اندر اسلام کا نام لینے والا اتنے اہم عہدے تک کس طرح پہنچ گیا۔ بس اگر بریگیڈیئر علی کا اس تنظیم سے کوئی رابطہ ہے تو کیا اسلام کا نام لینے والوں سے تعلق بھی جرم ہے۔ جنرل پرویز نے تو کتے بغل میں ڈال کر اپنی وابستگی ظاہر کردی تھی وہ اسلام کا واضح دشمن بن کر سامنے آچکا تھا۔ لیکن جنرل کیانی اور اس کے دیگر حواری تو چھپے اسلام کے دشمن ہیں ان کے سینے میں وہی بغض ہے جو اسلام دشمن یہود و نصاریٰ کے سینوں میں ہے۔ یہ وہی پرویز کی اولاد ہیں جس پرویز نے نبیؐ کے خط کو پھاڑ ڈالا تھا۔ قیامت تک آنے والے پرویز اُس جیسی خصلت رکھیں گے۔

دانشور اور قلمکار انھیں اسلام کے محافظ و سپہ سالار کہتے ہیں ان کے حق میں لکھتے ہوئے انکے قلم نہیں رُکتے۔ مجاہدین اور طالبان کو دہشتگرد کہا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ طالبان کو غیر مسلح ہو کر اسلام کی بات کرنی چاہیے۔

اے اہل قلم! اگر تم نبیؐ کے دین کے سچے پیروکار ہو۔ نبیؐ کے دین کو سب ادیان سے افضل سمجھتے ہو۔ اسکو سب ادیان سے بلند دیکھنا چاہتے ہو۔ قیامت کے دن حضورؐ کی شفاعت کے طلبگار رہو۔ نبیؐ کے دست مبارک سے حوض کوثر نوش کرنا چاہتے ہو تو اپنے قلم کو نبی کے دین کی سربلندی کے لئے استعمال کرو۔ امریکہ اور اسکے غلام فوجی جنرل ہوں یا سیاست دان قیامت کے دن ان میں کوئی بھی تمھارے کام نہیں آئے گا۔ اُس دن اپنے اعمال کام آئیں گے۔ کفر کا ساتھ دینے کی وجہ سے یہ حکمران اور یہ فوج مرتد ہو چکی انھیں دوبارہ اسلام کی دعوت دو ایسے حکمران جو یہ کہتے ہیں (نعوذ باللہ) کہ اللہ اللہ کے ورد کا زمانہ ختم ہو گیا۔ یہ اسلام سے کوسوں دور چلے گئے ہیں۔ یہ اسلام کا نام لینے والے کو بھی نیست و نابود کر دینا چاہتے ہیں۔ لیکن اسلام کی فطرت ہے کہ اسے جتنا دبایا گیا اُتنا ہی یہ اُبھرا۔ اب ایک بریگیڈیئر علی خان نہیں ہزاروں فوجی جو نبیؐ کے دین کو سچا اور آخری دین سمجھتے ہیں وہ اسلام کا نام بلند کرنے کے لئے نکلیں گے۔ بریگیڈیئر علی کا اِسوقت صرف یہ قصور نظر آرہا ہے کہ اُس نے امریکہ سے تعلق پر ناراضگی کا اظہار کیا۔ اظہار رائے کا حق ادا کیا۔ لیکن

امریکہ کے ان ایجنٹوں کو اسلام کا نام لینے والا کسی بھی صورت میں قبول نہیں ہے۔انشاءاللہ وہ وقت دور نہیں جب ان یہود ونصاریٰ کے ایجنٹوں کا حشر فرعون جیسا ہوگا۔پاکستان کی سرزمین پر شہدا کا اتنا خون بہہ چکا ہے جواب انقلاب ہی برپا کرے گا اوراس ملک میں نفاذ شریعت ہوکر رہے گی۔یہ اپنے گولے،توپیں اور میزائل آزما چکے اور مزید بھی آزما لیں۔مجاہدین اپنے سینے پر اُنھیں سہہ کر اسلام کے نفاذ کی راہ ہموار کررہے ہیں۔لیکن وہ لوگ دیکھ لیں جو آج مجاہدین کے خلاف زہر اُگل رہے ہیں وہ اپنے قلم کے تقدس کو پامال کررہے ہیں۔

اب بھی اگر حق وسچ عوام کے سامنے پیش نہ کیا تو پھر اللہ کے عذاب کا انتظار کریں۔اللہ تعالیٰ بریگیڈیئر علی خان جیسے غیرت منداور اسلام پسند سپہ سالار ہمیں عطا فرمائے۔۔۔۔۔(آمین)

غازی میڈیا سنٹر (وزیرستان)

....

بقیہ:۔آسمانی قوانین سے اعراض

پیدا ہوئی ہے۔عورتوں اور مردوں کو برابر قرار دیا گیا ہے۔مخلوط تعلیم،لڑکیوں لڑکوں کے عام معاشقے اور دوستیاں جو بے حیائی کا سبب ہیں اس قانون میں ان سب کو آزادی حاصل ہے۔یہ سب دراصل یورپ اور امریکہ کا کلچر ہے ان کے ساتھ ان کاموں میں شرکت کرنا یا ان کے طریقے کو اچھا سمجھنا یہ اسلام کے ساتھ استہزاء و مذاق ہے۔دینی تعلیم معطل اور کفری انگریزی تعلیم کے لیے لڑکے لڑکیوں کے لئے سکول کالج اور یونیورسٹیاں بنائی گئی ہیں جو بے حیائی،زنا اور لواطت کے اڈے ہیں اس قانون میں ان سب کو تحفظ حاصل ہے مخلوط تعلیم جو زنا کا بے خطر راستہ وذریعہ ہے ۔اس قانون کی سب سے بڑی خواہش وآرزو ہے۔

شرک کفر والحاد کی تعلیم سکولوں میں آزادانہ طریقے سے دی جاتی ہے اسی قانون میں لوگ کفر،شرک والحاد کی تنظیموں میں شامل ہوجاتے ہیں اگرچہ کچھ تنظیمیں اور سیاسی جماعتیں اسلامی کہلاتی ہیں مگر کفری نظام کی تائید کرتی ہیں انہوں نے اس کفری قانون پر پردہ ڈال رکھا ہے تاکہ ان کا کفر نہ آسکے حالانکہ یہی نام نہاد اسلامی تنظیمیں اس کفری نظام کی مددگار ہیں ان کیلئے شرعی حکم پہلے ذکر ہو چکا ہے۔

....

چیدہ چیدہ

ولی داد، کیا رکھو گے یاد

ولی داد مہمند ایجنسی کے سرحدی علاقہ میں واقع ایک پہاڑی کا نام ہے، جسے مجاہدین نے ہندوستان کے مشہور رزمگاہ پانی پت کے نام سے موسوم کیا تھا۔ مہمند ایجنسی میں ہونے والی فوجی آپریشن میں اس پہاڑی نے انتہائی اہم کردار ادا کیا۔ اس چوٹی پر تحریک کے ۴ جانبازوں نے پہلے سے پوزیشنیں سنبھال لی تھی، فوج نے اس چھوٹی کو سر کرنے کے لئے رات ۳ بجے حملہ کیا۔ فوج کو چونکہ پہلے سے مجاہدین کی ہمت اور بہادری کا اندازہ ہو چکا تھا، اس لئے اس مہم کے لئے انہوں نے خصوصی دستوں یعنی ایس ایس جی (S.S.G) کا تعاون حاصل کیا، پہاڑی پر موجود مجاہدین کو فوج کی آمد کا پتہ آذانِ فجر کے وقت چلا، مجاہدین نے فوراً اپنے ہتھیار لیکر دشمن پر تابڑ توڑ حملے شروع کئے۔ ایس ایس جی کے دستوں کو پہلی دفعہ ایسے مشکل دشمن کا سامنا کرنا پڑا، تمام جنگی وسائل سے لیس پاکستان کی اس کمانڈو فوج کا مقابلہ صرف ۴ مجاہدین سے تھا فوجی دستوں کی صحیح تعداد معلوم نہ ہوسکی، دونوں طرف سے آگ و آہن کے وار ایک دوسرے پر ہوتے رہے، دوپہر کے قریب SSG کے دستوں کو عافیت اس میں نظر آئی کہ اپنے فوجی بھائیوں کی لاشیں چھوڑ کر راہِ فرار جسے اردو لغت میں ''بھاگنا'' کہتے ہیں، اختیار کرے۔ تعاقب کرنے والے شیر صفت مجاہدین نے جب ان ''بہادروں'' کا پیچھا شروع کیا تو جگہ جگہ پڑی SSG کی لاشیں اپنے ساتھیوں کو زبان حال سے پکار رہی تھیں کہ خدارا! آئندہ طالبان سے لڑنے کی غلطی مت کرنا۔ ایس ایس جی کے جوان اپنے ساتھیوں کی اٹھارہ (۱۸) لاشیں، بمعہ انکی ساز و سامان کے چھوڑ کر محفوظ مقامات کی طرف نکلنے میں کامیاب ہوگئے۔ مجاہدین نے مالِ غنیمت اپنے قبضہ میں لی، مالِ غنیمت میں انتہائی بیش قیمت اشیاء مجاہدین کے ہاتھوں لگی، RPG7، G3,LMG اور تمام گنوں کے ساتھ بہت ساری ایمونیشن تھی۔ خلیفہ نامی ایک مجاہد ساتھی نے سرسری طور پہ G3 کی کارتوس کی پیٹیاں شمار کی تو ایک ہزار کارتوس والی چالیس پیٹیاں تھی۔ اسکے علاوہ بہت سارا ساز و سامان، جو کہ کروڑوں روپے مالیت کی تھی، مجاہدین کو ملی۔ حملے کے بعد ۴ مجاہدین میں ایک مجاہد زخمی ہو چکا تھا اس لئے باقی ساتھی اسے لیکر نیچے اترے، لیکن عجیب کیفیت اس وقت سامنے آئی جب طالبان کا کوئی بھی ساتھی وہاں موجود نہ تھا لیکن وہاں سے برابر فائرنگ جاری تھی، جوان بے

سروسامان درویشوں کے ساتھ خدا تعالیٰ کی کھلی مدد تھی، یہ تھا اس چوٹی پر پہلا حملہ۔

اس حملے کے بعد مجاہدین نے تازہ دم ساتھی اس پوائنٹ کی طرف روانہ کئے۔اور وہاں پہ از سرنو پوزیشنیں سنبھال لیں۔دشمن مختلف اوقات میں اس چھوٹی پر مسلسل، تین اطراف سے حملے کرتا رہا، جس میں انہیں فضائی فوج کی بھرپور تعاون حاصل تھی، جیٹ طیارے، فوجی ہیلی کاپٹر اور اسکے ساتھ ساتھ بھاری توپخانے اور ٹینکوں سے گولہ باری بھی جاری تھی۔بعض حسابی شوق رکھنے والوں نے جیٹ کے گرائے گئے گولوں کی تعداد شمار کی تو تقریباً ۸۷ کے قریب گولے ابتدائی دو تین دن میں فائر کئے گئے تھے۔اس کے بعد تقریباً چار پانچ مہینے تک فوج کی جانب سے کوششیں جاری رہیں کہ اس پوائنٹ کو اپنے قبضہ میں لیں لیکن ہر بار انہیں منہ کی کھانی پڑتی۔

آخر کار تنگ آکر حکومت نے بڑی ''قربانی'' دینے کا ارادہ کیا، اور بارہ (۱۲) ہزار فوج کو یہ مہم سونپی گئی کہ وہ ہر حال میں اس چوٹی کو حاصل کرلیں، اس پیادہ لشکر کو فضائیہ کی بھی بھرپور مدد حاصل تھی، اس مرتبہ پہاڑی پر موجود مجاہدین کی تعداد تقریباً پینتیس (۳۵) کے لگ بھگ تھی، ۱۲ ہزار کا مقابلہ ۳۵ سے عجیب منظر پیش کر رہا تھا۔فوج نے پہاڑی کی جانب پیش قدمی شروع کی، مجاہدین نے مردانہ وار لڑتے ہوئے دست بہ دست مقابلہ کیا، دوران جنگ اللہ تعالیٰ کی نصرت وامداد کی مختلف مناظر سامنے آئے۔ایک ساتھی اپنی حالت یوں بیان کر رہا تھا ''میں ایک جگہ بیٹھا تھا کہ دشمن نے اس جگہ کو ہٹ کیا، میں نے ٹینک کے ایک گولے کو دیکھا جو میری طرف آ رہا تھا لیکن اس جاری جنگ میں کہ انسان کا وہاں ٹھہرنا بھی ایک مشکل کام تھا، ایک پرندہ اس گولے کے سامنے آیا اور اس گولے سے لگا، جس سے وہ گولہ اسی جگہ پھٹ گیا اور میں بچ گیا''۔

۱۲ ہزار فوج نے ایڑی چوڑی کا زور لگا کر ۲۴ گھنٹے کے بعد، سخت مزاحمت اور مالی وجانی نقصانات کے بدلے اس پہاڑی پر قبضہ کیا تحریک کے جو ساتھی اس پہاڑی پر موجود تھے، انکے اندازے کے مطابق کم از کم یہاں حکومت کے ایک ہزار سے لیکر پندرہ سو (۱۵۰۰) کے قریب فوجی مردار ہوئے۔جبکہ حکومتی اور فوجی ترجمانوں کے مطابق یہاں انکے ستّر ساتھی لقمہ اجل بن گئے، یہ بات ایک فوجی میجر نے ڈان (DAWN) نیوز کو اس چوٹی کے دورے کے دوران بتائی۔چونکہ فوج کو یہاں بے انتہا نقصانات اٹھانے پڑے تھے اس لئے جب پرویز کیانی نے مہمند ایجنسی کا دورہ کیا تو اپنے جوانوں کی شکست خوردہ حوصلوں کو بڑھانے کے لئے اور اپنے فوجیوں کی ہلاکت

اور تباہی کی داستان اپنے آنکھوں سے دیکھنے یہاں بھی آنے کی زحمت کی، انشاءاللہ آپکو اور بھی ایسے دوروں کی ضرورت پڑ یگی، پشاور کے کور کمانڈر نے ایک موقع پر کہا کہ سوران جنگ میں اتنی تکلیف اُٹھانی پڑی جتنی کسی ملک کو فتح کرنے کے لئے درکار ہوتی ہے۔ یہ سوران جنگ کی ایک کاروائی کی مختصر سی روداد تھی، انشاءاللہ تفصیلی حالات پھر کبھی............

بدنام زمانہ ایس ایچ او (SHO) اجمیر شاہ کا قتل

اجمیر شاہ بنیادی طور پہ ضلع چارسدّہ کا رہائشی تھا، پولیس میں بھرتی ہوکر وہ ایک عام سپاہی تھا، لیکن اپنے علاقے کے بعض بے گناہ لوگوں پہ طالبان ہونے کا الزام عائد کر کے اسے ایس ایچ او کے عہدہ پر ترقّی دی گئی، اور کچھ عرصہ بعد آپ کو طالبان کے خلاف کامیاب کاروائیاں کرنے پر صدارتی ایوارڈ سے بھی نوازا گیا۔

اجمیر شاہ ایک انتہائی گھٹیا اور خبیث طبیعت کا مالک تھا، وہ طالبان دشمنی تو کرتا ہی تھا، لیکن حکومت کو بھی آپ نے شیشے کی بوتل میں اتارا تھا، آپ نے اپنے آپ کو بچانے کے لئے کئی دفعہ طالبان سے تعلقات بڑھانے کی بھی کوشش کی لیکن اس طرف سے آپ کو ناکامی ہوئی۔ پیسہ کمانے کی غرض سے آپ امریکی کنٹینزوں کو بھی لوٹتے تھے، جبکہ بعض کنٹینزوں سے آپ ۲۰ سے لیکر ۳۰ ہزار روپے لیتے تھے، اور اسکا واضح ثبوت حاجی زئی ضلع چارسدہ میں واقع آپ کے گھر کی مالی حالت ہے کہ آپ ایک متوسط بلکہ غریب انسان تھے جبکہ اب آپ کے گھر میں پراڈو گاڑیاں ہیں اور ایک عالیشان گھر آپ نے تعمیر کیا۔ ایسے ہی لٹیروں کو اس ملک میں صدارتی ایوارڈوں سے نوازا جاتا ہے، لیکن آخر کار تحریک طالبان درہ آدم خیل کے ایک فدائی بمبار کی زد میں آگئے اور اپنی چالاکی اور خباثت آپ کو بچا نہ سکی۔

یار بادشاہ عرف صافی ون

ویسے تو امن کمیٹیوں اور امن لشکروں میں شامل تمام لوگ گھٹیا اور کمینہ ہوتے ہیں لیکن مہمند ایجنسی کے صافی امن کمیٹی کے ''یار بادشاہ عرف صافی ون اس مسئلے میں سب سے آگے نکلا ہوا تھا، آپ کے باپ دادا صوبیدار ملک کے ذاتی خدمتگاروں میں سے تھے، جب اس نے امن کمیٹی بنائی تو آپ کے لئے بھی اس میں شمولیت کے سوا کوئی چارہ نہ تھا، آپ چونکہ ایک محفوظ تصور کئے جانے والے جگہ میں رہ رہے تھے، اس لئے آپ ہر وقت طالبان کو گالیاں اور انتہائی بیہودہ کلمات استعمال کرتے رہتے، اسی قبیح عمل کی بناء پر آپ تمام سیکورٹی اہلکاروں کے ہر دلعزیز بنے ہوئے تھے، لیکن

مہمند کے شیروں نے عیدالفطر کی مبارک شب ایف سی کی چوکیوں سے گذرتے ہوئے ،سینکڑوں پہرااداروں کی موجودگی میں اس ذلیل انسان کو ہمیشہ کے لئے ذلیل کیا ،کبھی وہم وخیال میں بھی نہ آیا ہوگا کہ موت یہاں بھی پیچھا کریگی ،آپ تو اپنی باری کرگزرے لیکن اب مسئلہ پیچھے رہ جانے والوں کا تھا ،جب دائیں بائیں موجود سیکورٹی اہلکار ناکافی ہوگئے تو آپ کے ''محسن ملک صوبیدار'' نے اس تحصیل کو خیر باد کہا اور جا کر ایجنسی کے ہیڈکوارٹر میں پناہ لی ،لیکن عنقریب انشاءاللہ وہاں بھی یہ شیر آپ کا پیچھا کرتے رہینگے ۔

کیا پولیو کے قطرے اور ویکسین کورس بہت ضروری ہے؟

پولیو کے قطرے اور دوسرے ویکسین کے بارے میں حیرت انگیز معلومات

(ڈاکٹر ناصر اقبال)

میں اس سلسلے میں سب سے پہلے ذکر اپنے استاد محترم شیخ القرآن والحدیث مولانا شفیع اکبر شہیدؒ کا کروں جس کو ضلع صوابی کے ملک آباد گاؤں میں مرتد افواج نے بے دردی سے شہید کیا ،اللہ ان کی شہادت کو قبول فرمائے ۔میں خود ہجرت سے پہلے ساری زندگی مولانا کے نزدیک رہا ہوں میرے اور مولانا صاحب کے بڑے بڑے ڈاکٹروں اور علماء سے پولیو کے قطروں کے بارے میں بہت مباحثے ہوئے اور ہم نے سب علماء اور ڈاکٹروں کو چیلنج دیا تھا ،کہ آپ سب ہمارے ساتھ دلائل پر بات کریں ،ہم نہ آپ سے کلاشنکوف اور نہ ڈنڈے کی زبان میں بات کریں گے جیسا کہ بہت عرصے سے میڈیا پر یک طرفہ طور پر یہ ڈھنڈورا پیٹا جا رہا ہے کہ طالبان اور کچھ مذہبی شدت پسند لوگ مسلمانوں کے بچوں کو صحت مند دیکھنا نہیں چاہتے ۔لیکن میرے اور مولانا صاحب سے مباحثے کے دوران ان علماء اور ڈاکٹروں نے ہمارے دلائل کے کسی ایک سوال کا بھی تسلی بخش جواب تک نہیں دیا اور لا جواب ہونے کے بعد ہاتھ جوڑ کر کہتے کہ ''آپ لوگ ان قطروں اور ویکسین کے بارے میں عوام کو مت بتائیں'' مولانا صاحب ان لوگوں کو صرف ایک جواب دیتے تھے ،کہ ''مولویوں آپ نے ان کے لڈو اور گلاب جامن کھائے ہیں آپ کو یہودی قطروں کا کیا پتہ اور ڈاکٹر حضرات نے جیب بھرے ہیں ،لیکن اس بارے میں میرے پاس جو علم ہے وہ میں نہیں چھپاؤنگا ،اور امت مسلمہ کی نسلوں سے خیانت نہیں کرسکتا بلکہ رسول اللہ ﷺ کے منبر ومحراب کا حق اداء کرتا رہوں گا اگر ہاتھ سے نہیں روک سکتا تو زبانی تردید ضرور کروں گا'' جب وہ ڈاکٹر اور برائے نام مولوی رخصت ہوتے تو دوسرے دن پولیس کو بھیجتے تھے

دھمکانے کیلئے وہ آنکھیں نکالتے تھے ان کے ساتھ ملک صاحب بھی فرعونی ٹوپی پہن کر آتے تھے لیکن ہم ان کی سوٹ بوٹ کو کوئی اہمیت نہیں دیتے تھے، اور ان کو ایک جواب دیا کرتے تھے کہ ''جاؤ بھائی آپ کا کام امن وامان سے ہے ڈیوٹی پر اپنے ڈنڈے کے ہمراہ جائیے ''اور ملک صاحب سے کہتے تھے'' آپ عوام کو سرکاری دفاتر تک پہنچائیے کام لوگوں کا ہو یا نہ ہو ہوٹل میں ان سے کباب کھاؤ اور کام ہونے پر آدھا تیرا اور آدھا میرا کرو'' باقی یہ معاملہ صحت سے متعلق ہے آپ ان باتوں کو نہیں سمجھتے یہ کچھ لو اور کچھ دو کا معاملہ نہیں ہے۔

تو میرے مسلمان بھائیو! یہ بہت حساس موضوع ہے ، یہ مضمون جتنا آپ آگے پڑھیں گے اتنے مضبوط دلائل آئیں گے میں نے مضمون کی ابتداء میں مولاناؒ اور اپنے بارے میں جو تفصیل بیان کی اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ آپ کو آئندہ مضمون سمجھنے میں بہت آسانی ہوگی۔ باقی دجال ابھی نکلا نہیں ہے لیکن اس کے منصوبوں پر بہت تیزی سے کام جاری ہے تو یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ اگر مسلمانوں نے اس مشکل دور میں عالم اسلام کیلئے کچھ کرنا ہے، تو شہادت کیلئے ہر وقت تیار رہنا چاہیئے اور یا بڑے پہاڑوں اور جنگلوں میں زندگی بسر کرنے کی نیت کرنی چاہیئے ، باقی دشمن کیساتھ کرسی پر بیٹھ کر ان کے خلاف کام کرنے کا دعوی سمجھ سے بالاتر ہے۔ مولانا صاحب نے سمجھوتہ نہیں کیا اور آخر کار تقریباً ۵۷ سال کی عمر میں شہادت کے اعلی مقام پر فائز ہوئے اور میں تقریباً ۵ سالوں سے پہاڑوں میں زندگی بسر کر رہا ہوں کیونکہ اگر کوئی ایک فرد اپنے بچے کو چند قطرے پلانے سے انکار کرے تو اس کو سمجھانے کیلئے کئی ٹیمیں آتی ہیں اگر کوئی پوسٹر پر دھوکے میں نہیں آتا تو پولیس یا فوج اس کو جیل میں ڈالتی ہیں جبکہ میں یہ حقیقت لاکھوں عوام تک ایف ایم اور موبائل کے ذریعے پہنچایا ہوں تو آپ خود سوچیں کہ میں یہودی فری میسن کے ہاں کتنا بڑا مجرم ہوں گا۔ مطلب یہ کہ اگر دجالی منصوبوں کے خلاف کام کرنا چاہتے ہو تو مجاہدین کی صفوں میں شامل ہو کر کام کرو جبکہ مسلمان ممالک کی فوج ، پولیس وغیرہ کفار کے ڈالروں کے سامنے سجدہ ریز ہیں اور ہر قدم ان کی خوشنودی کیلئے اٹھا رہی ہیں رہا یہ سوال کہ اتنے زیادہ علماء اور مفتی حضرات کیوں ان قطروں اور ویکسین کے بارے میں اتنی زیادہ تاکید کرتے ہیں اور فتوے دیتے ہیں اور اکثر آپ سنیں گے کہ پشاور، کوئٹہ اور اسلام آباد وغیرہ میں ۵۰۰ اور ۸۰۰ علماء کا ایک بڑے ہوٹل میں ایک اجتماع ہوا اور ڈیوہ ریڈیو اور سب ٹی وی اور ریڈیو چینلز پر بہت کوریج مل جاتی ہے اور اعلان کرتے ہیں کہ سب علماء نے قطروں کو متفقہ طور پر جائز قرار دیا، تو اس سلسلے میں یہ بات یاد رکھیں کہ آج یہودی اور ان کے آلہ کار اس میڈیکل

بقیہ:۔قتال کے دلائل

فراڈ کو مذہبی رنگ دینا چاہتے ہیں اس بارے میں ان علماء کے پاس قرآن وحدیث سے کوئی دلیل نہیں ہے صرف جمع ہوئے اور یہ فتوی دیا کہ ''یہودی قطرے سارے مسلمان بچوں کو پلانا لازم اور جائز ہے''۔ یہ تو مبتدعین کا طریقہ استدلال تھا اور ہے۔ آگے چل کر ہم آپ کو قرآن وسنت اور جدید طبی ماہرین کے دلائل پیش کریں گے، یہ یکطرفہ ڈھنڈورا جو میڈیا پر سنایا جارہا ہے اس بارے میں غریب ان پڑھ اور اسلامی انتہا پسند صرف تحفظات کے شکار نہیں بلکہ دنیا کے بڑے بڑے سائنسدان، طبی ماہرین، محققین اور اس دور کے بڑے بڑے علماء

اور مفتیان کی بڑی تعداد شروع دن سے خلاف ہیں اور اسے انسانیت کے خلاف گہری سازش قرار دے رہی ہے اور تمہیں یاد ہے کہ چند سالوں میں پاکستان میں جتنے بڑے علماء جن کی عمریں ۸۰ اور ۷۰ سال تھی اکثر یہ سفید ریش علماء بندوق اٹھانے سے بھی قاصر تھے ان پر برائے نام دہشت گردی کا لیبل لگا کر بے دردی سے شہید کئے گئے، ان کے دو بڑے جرم تھے اول یہ کہ لال مسجد کے ظلم کو ظلم کہا اور دوم یہ کہ یہودیوں کی بدنام زمانہ فری میسن تحریک کے ان ویکسین اور قطروں کیسامنے بڑی رکاوٹ تھے ان شاء اللہ آئندہ قسط میں میڈیکل کی زبان میں بھی بات کریں گے۔ لیکن میری یہ وصیت ہے کہ ویکسین اور پولیو کے قطرے جدھر دیکھیں، قربانی سے کام لیں ان کو ضائع کرواور پلانے والوں کو زبان، ہاتھ یا بندوق سے روکو یہ امت مسلمہ کے دشمن ہیں انھیں صرف اپنی جیب کی فکر ہے۔

(جاری ہے)

تنبیہ

پولیو کے قطروں کو پاکستان میں ہمیشہ شک کی نگاہ سے دیکھا جاتا رہا، سب سے بڑی شک کی بات تو یہ ہے کہ صرف پاکستان وافغانستان میں ہی کیوں پولیو کے قطرے پلائے جاتے ہیں، مذکورہ بالا مضمون میں ڈاکٹر صاحب نے اسکی طبی اور اسلامی احکام کی رو سے جائزہ لیا ہے، اگر اس سلسلے میں کوئی ان سے اختلاف رائے رکھتا ہو تو ادارہ اس مسئلہ میں غیر جانبدار ہوگا یہ ڈاکٹر صاحب موصوف کی اپنی رائے ہوگی۔ شکریہ

بقیہ: تیس دلائل:۔

چلائیں اور زبانیں بھی اور چاہیں کہ کسی طرح تم بھی کافر ہوجاؤ۔''

خروج کے واجب ہونے کے شرعی دلائل

کافر حکمران کے اس کے منصب سے ہٹانے کا وجوب اجماع سے ثابت ہے۔اس اجماع کی پشت پر متعدد دیگر شرعی دلائل بھی ہیں جن میں سب سے اہم شاید نبی کریم ﷺ کی یہ حدیث مبارکہ ہے جس کے راوی سیدنا عبادہ بن صامت ؓ ہیں۔آپ فرماتے ہیں:

"بایعنا رسول الله ﷺ على السمع والطاعة فى العسر واليسر والمنشط والمكره وعلى اثرة علينا وان لاننازع الأمر اهله الاأن تروا كفرًابواحًاعند كم من الله فيه برهان على أن نقول بالحق أينما كنا لا نخاف فى الله لومةلائم "۔

''ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کی ہم ہر حال میں امیر کی بات سنیں گے اور اس کی اطاعت کریں گے، خواہ تنگی ہو یا آسانی، اس کی بات پسند ہو یا ناپسند اور خواہ دوسروں کو ہم پر ترجیح دے، اور یہ کہ ہم حکمرانوں سے حکومت پر جھگڑا نہیں کریں گے الا یہ کہ انہیں ایسے صریح کفر کا ارتکاب کرتے دیکھ لیں جس کے کفر ہونے کی واضح دلیل ہمارے پاس اللہ کی طرف سے موجود ہو۔نیز یہ کہ ہم جہاں کہیں بھی ہوں حق بات کہیں گے اور اللہ (کے دین) کے معاملے میں کسی ملامت گر کی ملامت سے نہیں ڈریں گے''۔(متفق عليه)

امام ابنِ حجر عسقلانیؒ فرماتے ہیں:

"وملخصه أنه ينعزل بالكفر اجماعاً،فيجب على كل مسلم القيام فى ذلك ، فمن قوى على ذلك فله الثواب، ومن داهن فعليه الاثم ،ومن عجز وجبت عليه الهجرة من تلك الأرض ۔"

''خلاصہ کلام: اس بات پر اہل علم کا اجماع ہے کہ حکمران کفر کی بناء پر معزول ہوجاتا ہے اور ہر مسلمان پر اس کے خلاف خروج میں حصہ ڈالنا واجب ہوجاتا ہے۔پھر جو اس کی قدرت رکھے اور اس کے خلاف اٹھ کھڑا ہو تو وہ ثواب کا مستحق ہوگا، اور جو کوئی (قدرت کے باوجود) مداہنت ومصالحت کا رویّہ اپنائے وہ گنہگار ٹھہرے گا۔اور جو کوئی اس کافر حکمران کے خلاف اٹھنے کی قدرت نہ رکھے، اس پر واجب ہے کہ وہ اس سرزمین سے ہجرت کر جائے''(فتح البارى)

لہٰذا ثابت ہوا کہ کوئی کافر مسلمانوں کا حکمران نہیں بن سکتا اور اگر کوئی مسلمان، حکمران بننے کے بعد کفر بواح کا مرتکب ہو تو اس کے خلاف خروج کرنے اور اسے معزول کرنے کے وجوب پر سلف وخلف کے تمام علماء کا اجماع ہے۔

خروج کی قیادت کرنا علماء کا فریضہ ہے

اس شرعی حکم کو ادا کرنے کی ذمہ داری سب سے زیادہ علماء کرام ہی پر عائد ہوتی ہے، کیونکہ علماء اس شریعت کے وارث وامین بنائے گئے ہیں۔ انہیں حکم ہے کہ شرعی مسائل واضح طور پر بیان کریں، ان میں کوئی ابہام نہ چھوڑیں اور کتمان حق کے جرم سے اپنا دامن بچائیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ﴿ وَإِذْ أَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ أُوتُوا الْكِتَابَ لَتُبَيِّنُنَّهُ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُونَهُ ﴾(آل عمران ۱۷۸) ''اور جب اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں سے عہد لیا تھا جنہیں کتاب حق دی گئی کہ تم اسے لوگوں کے سامنے کھول کھول کر ضرور بیان کرو گے اور ہرگز نہ چھپاؤ گے''۔

یہ دین ایسے علماء کے ہاتھوں ہی قائم ہو سکتا ہے جو اس دین کو ٹھیک ویسا ہی بیان کریں جیسا یہ نازل ہوا تھا، جو فریضہ امر بالمعروف ونہی عن المنکر کی ادائیگی میں کسی ملامت کی پروانہ کریں، اسی لئے مذکورہ بالا حدیث میں یہ الفاظ بھی ملتے ہیں کہ ''(آپ ﷺ نے ہم سے اس بات پر بھی بیعت لی تھی کہ) ہم جہاں کہیں بھی ہوں حق بات کہیں گے اور اللہ (کے دین) کے معاملے میں کسی ملامت گر کی ملامت سے نہ ڈریں گے''۔

(جاری ہے)

پاکستان کا اصل محافظ کون؟ افواج پاکستان۔ یا تحریک طالبان؟

(قاضی محمد ثاقب محتسب اعلیٰ تحریک طالبان پاکستان مہمند ایجنسی)

کرّہ ارض پر جو بھی نئی مملکت اور ریاست نمودار ہوئی ہے. وہ کسی نہ کسی نظریئے کے تحت وجود میں آئی ہے بعض ریاستیں قومیت کی بنیاد پر بن رہی ہیں اور بعض مذہب کی بنیاد پر۔ دنیا میں دو ریاستیں ایسی ہیں جو مذہبی نظریئے کے تحت وجود میں آئی ہیں۔ یہ دو ممالک اسرائیل اور پاکستان ہیں۔ اول الذکر محض یہودی نظریئے اور یہودیت کے تحفظ کے لئے بنا ہے۔ ساری دنیا کے یہود ایک جگہ میں اکھٹے ہو گئے اور مسلم سرزمین پر قابض ہو کر ایک نئے ملک کو بنایا۔ اور دنیا کے اسلام دشمن قوتوں نے اس کو ایک مملکت کی حیثیت سے تسلیم کیا اور اس کے ساتھ سفارتی تعلقات قائم کیں، آئے روز اسرائیل اقوام متحدہ اور بین الاقوامی اصول کی مخالفت کر رہا ہے۔ اور بے گناہ فلسطینی مسلمان شہید کر رہا ہے. اور مسلم دشمن قوتیں بجائے مذمت کے داد دے رہے ہیں۔ دوسرا ملک جو دنیا میں مذہبی نظریئے کے نام سے وجود میں آیا ہے وہ پاکستان ہے۔ پاکستان ۱۴ آگست ۱۹۴۷ء میں ھندوستان سے الگ ہوا اس سے پہلے متحدہ ہندوستان پر برٹش حکومت قابض تھی، جو باہر سے آئی ہوئی تھی۔ اور متحدہ ہندوستان میں مسلمانوں کی حکومت تھی. انگریز یہاں ایک تجارتی قافلہ میں آ کر یہاں اپنے مراکز اور تجارتی کمپنیاں قائم کیں جو ایسٹ انڈیا کمپنی کے نام سے مشہور ہوئے۔ اس کمپنی کا مقصد تجارت نہیں تھا بلکہ تجاروں کی روپ میں ہندوستان پر قبضہ جمانا تھا اس بیرونی کمپنی نے یہاں تجارت شروع کی اور لوگوں کو مرکز سے بغاوت پر اُکسایا اور صوبوں کو براہ راست رقم دینا شروع کی۔ تاکہ مرکز سے اپنا تعلق ختم کریں اور خود مختاری کے نام پر مرکز سے بغاوت کریں اس سے ملک میں افراتفری پھیل گئی۔ مرکز کی گرفت صوبوں پر کمزور ہوئی ملک میں خانہ جنگی کی کیفیت پیدا ہو گئی۔ جس سے برٹش کمپنی نے خوب فائدہ اُٹھایا اور اپنے در پردہ ایجنٹوں کے ذریعے ملک پر قبضہ شروع کیا۔ بہت آسانی سے انگریزوں نے ملک پر اپنا تسلط قائم کیا کیونکہ انگریزوں نے ہندوستان کی حکومت میں اپنے لوگ داخل کئے تھے اگر چہ وہ لوگ شکل ولباس اور قومیت کے لحاظ سے ہندوستانی تھے لیکن سوچ کے لحاظ سے انگریز اور عیسائی تھے اس چالاک اور مکار انگریز نے عہدوں اور پیسوں کی لالچ میں ہندوستان کے بعض بااثر لوگ اپنے کنٹرول میں لئے اور ملک کے سرمایہ دار طبقے نے انگریز کی حمایت شروع کی۔ جس کی وجہ سے انگریزوں کی حکومت ہندوستان پر مستحکم ہو گئی. اور اس ملک سے مسلمانوں کی آٹھ سو سالہ حکومت ختم ہو گئی۔ اس بیرونی قبضے سے نجات دلانے

کیلئے مخلص لوگوں نے جدوجہد شروع کی ان نجات دہندہ گانوں میں علمائے دیوبند سرفہرست تھے علمائے دیوبند نے مختلف شکلوں اور طریقوں سے لوگوں میں اسلامی حریت پسندی پیدا کی اور مختلف محاذوں پر اس ظالم کافر حکومت کا مقابلہ شروع کیا مثلاً مدارس، دعوت وتبلیغ، جہاد، سول بیداری، سول نافرمانی اور خانقاہیں وغیرہ۔ تاکہ مدارس میں طلباء کو جہاد اور حریت کا درس دیا جائے اور ملک میں انگریزوں کا مقابلہ کیا جائے اور عام لوگوں میں حریت اور آزادی کا جذبہ بیدار کیا جائے۔ مجاہدین کے دستے تیار ہوئے اور انگریز سے مقابلہ اور جنگ کا معرکہ شروع ہوا منظّم لڑائی شروع ہوئی اور ۱۸۵۷ء میں خون ریز جنگ ہوئی جس میں بہت سے مجاہدین کی شہادت کے علاوہ لاتعداد انگریز اور ان کے کاسہ لیس اور تالی چھٹ مردار ہوگئے۔ انگریز نے مجاہدین کو گرفتار، شہید اور ملک بدر وغیرہ کیا تاکہ مجاہدین کے دلوں سے حریت کا جذبہ نکل جائے۔ لیکن ان کے ظلم میں جتنی زیادتی آتی تھی اتنا مجاہدین کے دلوں میں جہاد کا جذبہ بڑھتا تھا۔ انگریزوں نے اتنی گرفتاریاں کیں کہ ان کے جیل بھر گئے۔ اور تحریک آزادی کے بعض اہم سرخیل مثلاً مولانا ابوالکلام آزاد، شیخ الہند مولانا محمود الحسن، مولانا عزیر گل وغیرہ بھی گرفتار ہوئے، لیکن اس ایمانی حرارت میں کوئی ٹھنڈک نہیں آئی، انہوں نے ظلم کی انتہاء کی۔

اس جنگ کے اصل لڑنے والے مجاہدین اور علماء تھے۔ ان کی قربانیوں سے انگریز حکومت بستر گول کرنے پر مجبور ہوگئی۔ اس تحریک آزادی میں بلاشبہ بعض ہندو رہنما بھی شامل تھے لیکن اس تحریک میں آل انڈیا مسلم لیگ کا کوئی کردار نہیں تھا آج جو مؤرخین مسلم لیگ کے رہنما جناح اور مرتد سید احمد خان وغیرہ کو اس تحریک کے قائدین میں شمار کرتے ہیں، وہ حقیقت نہیں؛ کیونکہ یہ تحریک انگریزوں سے آزادی کی تحریک تھی اور اس سید احمد خان کو انگریز حکومت نے سر کا خطاب دیا انگریز حکومت نے ظلم کی انتہاء کی مگر تحریک آزادی کے کارکن اپنے مطالبے سے پیچھے نہیں ہٹے۔ جب انگریز حکومت کو ہر جگہ سے ہزیمت اٹھانا پڑی اور سمجھ گئے کہ اس کے بعد ہماری حکومت ہند پر ممکن نہیں تو برٹش دانشوروں نے بہت سوچ بچار کے بعد یہ فیصلہ کیا کہ ہمارے لئے یہاں باقی رہنا مشکل ہے لیکن یہاں اقتدار ایسے لوگوں کو حوالہ کرنا ضروری ہے جو ہماری سوچ رکھنے والے لوگ ہوں اور ہمارا اصل دشمن جس کی وجہ سے ہمارا اقتدار ختم ہورہا ہے، وہ اقتدار سے محروم ہوجائے انگریز نے اپنی سوچ رکھنے والے لوگ مسلمانوں میں پیدا کئے۔ کہ وہ لوگ زبان، شکل اور صورت میں مسلمان اور ہندوستانی ہو لیکن سوچ اور فکر میں انگریز ہوں تو انہوں نے

محمد علی جناح، مرتد سرسید احمد خان اور نواب وقار الملک وغیرہ لوگ پیدا کئے۔انہوں نے آل انڈیا مسلم لیگ کی بنیاد رکھی اور علیحدہ مملکت کا مطالبہ شروع کیا اور یہ نعرہ بلند کیا کہ ہم حقیقی آزادی چاہتے ہیں یہاں ہندوستان میں دوقومیں رہتی ہیں ہندو اور مسلمان۔اگر ہم مسلمانوں کو انگریز سے نجات مل جائے تو پھر ہم ہندوؤں کے غلام ہونگے۔لہٰذا ہندو اور مسلمان دو علیحدہ قومیں ہیں اسکے رہن سہن، زندگی کے طور طریقے الگ الگ ہیں ہم ہندوؤں کے ساتھ یکجا رہنا نہیں چاہتے ہیں پس ہمیں جدا ملک چاہئے۔جہاں مسلمان اپنے مذہب کی بنیادوں پر زندگی بسر کریں ظاہراً یہ آواز بہت خوب صورت تھی۔لیکن کلمة حق ارید بها الباطل کا مصداق تھا وہ سب اس نعرے میں صادق نہیں تھے۔اور یہ نعرہ لگایا کہ پاکستان کا مطلب کیا لااله الا الله۔ لیکن آج ۶۴ سال گزرنے کے باوجود لااله الاالله کا نظام نافذ نہیں ہوا بلکہ بالعکس ایسے لوگ ختم کئے جارہے ہیں جو یہ نظام چاہتے ہیں ایسے مراکز کو مسمار کیا جارہا ہے جو اس آواز کی تکمیل کیلئے استعمال ہورہے ہیں۔مقصد یہ کہ پاکستان بننے کا مقصد لا الٰہ الا اللہ کا نظام تھا لیکن اس کے نام نہاد قائدین نے اس نعرے سے غداری کی اور ان غداروں کی حفاظت آج افواج پاکستان کررہی ہیں۔اور یہ افواج ایسے لوگوں کے اشاروں پر مسلمان اور اسلامی مراکز پر بم برسارہی ہیں۔

اس پوری تحریر سے یہ ثابت ہوا کہ پاکستان دو چیزوں سے عبارت ہے ایک پاکستان کا جغرافیہ اور دوسرا پاکستان کا نظریہ۔لیکن ان دونوں چیزوں کو افواج پاکستان نے حفاظت کی بجائے جڑ سے اُکھاڑ پھینکا۔

افواجِ پاکستان کی جغرافیائی غداری: پاکستانی آئین کے مطابق اگر کسی نے اس آئین کی پامالی کی کوشش کی تو وہ واجب القتل ہے (اگرچہ ہم اس آئین کو اسلامی آئین نہیں مانتے) دوسرا یہ کہ اگر کسی نے پاکستان کی سرزمین کسی دوسرے کے حوالے کیا تو وہ آئین کی رو سے غدارِ پاکستان اور واجب القتل ہے۔

میرے مسلمان بھائیوں! جب پاکستان دنیا کے نقشے پر آیا اور اسی نقشے کے مطابق ۲۴ سال تک رہا آج اس نقشے پر کیوں نہیں؟ پاکستان کس نے دولخت کیا؟ کس نے تقسیم کیا؟ آج مشرقی پاکستان جو بنگلہ دیش کی صورت میں ایک الگ ریاست موجود ہے یہ کام کس نے کیا؟ مذہبی طبقے نے، علماء نے، اہل مدارس نے، مجاہدین نے، تحریک طالبان نے؟ نہیں... یہ ثواب کا کام بھی افواج پاکستان نے کیا۔دنیا کی تاریخ میں اتنی بڑی فوج کبھی تسلیم نہیں ہوئی ہے جیسا کہ ۱۹۷۱ء میں پاکستان کی ۹۰ ہزار فوج سرنڈر ہوگئی۔اور جس کو وہ ازلی دشمن سمجھتی ہے اس کے سامنے اسلحہ

سمیت گھٹنے ٹھیک دیئے۔

حاصل یہ کہ تحریک طالبان کو ملک کا غدار کہنے والی فوج خود ملک کی غدار ہے اور اس کی وجہ سے ملک تقسیم ہوگیا۔اس کہانی میں پاکستانی افواج کا اتنا شرمناک کردار ہے کہ آج بھی وہ رپورٹ عدالت اور حکومت نے عوام سے چھپا رکھی ہے۔جب یہ سانحہ پیش آیا تو اس وقت کے ایک جج حمودالرحمٰن کی سربراہی میں ایک کمیشن قائم کیا گیا اس مقصد کیلئے کہ اس سازش میں کون شامل ہے؟ اس ملک سے غداری کس نے کی؟ جب رپورٹ مکمل ہوئی تو اس میں سب سے شرمناک کردار اس غدار فوج کا تھا جس کو آج محبّ وطن سمجھ کر محافظین وطن (تحریک طالبان) سے لڑایا جارہا ہے۔تو وہ حمودالرحمان کمیشن رپورٹ قوم سے غائب کی گئی۔لیکن آج سے تقریباً آٹھ سال قبل اس رپورٹ کو ہمارے ایک دشمن ملک کی ٹیلیویژن نے نشر کیا وہ ہے ہندوستان کی ٹی وی۔یہ رپورٹ انڈیا کو کیسے مل گئی؟ یہ بھی ایک سوالیہ نشان ہے انڈیا نے وہ رپورٹ اول سے آخر تک نشر کی اور دنیا کو اس محبّ وطن فوج کی ملک سے محبت واضح ہوگئی۔

(جاری)

....

روی الامام احمد رحمہ اللہ فی مسندہ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم:''واَنّ النصرَمع الصبرِ واَنَّ الفَرجَ معَ الکربِ و انَّ مع الیُسرِ یسراً''

ترجمہ:فتح صبر کیساتھ ہے اور راحت کرب کیساتھ ہے اور تنگی کیساتھ آسانی ہے۔

الخماسیات فی الجہاد یعنی جہاد کے بارے میں پانچ پانچ اوامر

(مولوی حکیم اللہ صاحب)

عنوان (۱) قرآن کریم سے جہاد کے بارے میں پانچ اوامر:

(۱) قَاتِلُواْ الَّذِيْنَ لاَ يُؤْمِنُونَ بِاللّهِ وَلاَ بِالْيَوْمِ الآخِرِ وَلاَ يُحَرِّمُونَ مَا حَرَّمَ اللّهُ وَرَسُولُهُ وَلاَ يَدِيْنُونَ دِيْنَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِيْنَ أُوتُواْ الْكِتَابَ حَتَّى يُعْطُواْ الْجِزْيَةَ عَن يَدٍ وَهُمْ صَاغِرُون (سورة التوبة آیت ۲۹)

ترجمہ: جو لوگ اہلِ کتاب میں سے اللہ پر ایمان نہیں لاتے اور نہ روزِ آخرت پر (یقین رکھتے ہیں) اور نہ ان چیزوں کو حرام سمجھتے ہیں جو اللہ اور اس کے رسول نے حرام کی ہیں اور نہ دینِ حق کو قبول کرتے ہیں ان سے جنگ کرو یہاں تک کہ ذلیل ہوکر اپنے ہاتھ سے جزیہ دیں۔

(۲) وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لاَ تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّيْنُ لِلّهِ فَإِنِ انتَهَواْ فَلاَ عُدْوَانَ إِلاَّ عَلَى الظَّالِمِيْنَ ٥ (سورة البقرة آیت ۱۹۳) ترجمہ: اور اُن سے اُس وقت تک لڑتے رہنا کہ فساد نابود ہوجائے اور (ملک میں) اللہ ہی کا دین ہوجائے اور اگر وہ (فساد سے) باز آجائیں تو ظالموں کے سوا کسی پر زیادتی نہیں (کرنی چاہئیے)

اور فرمایا "وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لاَ تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّيْنُ كُلُّهُ لِلّه فَإِنِ انتَهَوْاْ فَإِنَّ اللّهَ بِمَا يَعْمَلُونَ بَصِيْرٌ ٥ (سورۃ الانفال آیت ۳۹) ترجمہ: اور اُن لوگوں سے لڑتے رہو یہاں تک کہ فتنہ (یعنی کفر کا فساد) باقی نہ رہے اور دین سب اللہ ہی کا ہوجائے اور اگر باز آجائیں تو اللہ اُن کے کاموں کو دیکھ رہا ہے۔

(۳) وَقَاتِلُواْ فِيْ سَبِيْلِ اللّهِ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُونَكُمْ وَلاَ تَعْتَدُواْ إِنَّ اللّهَ لاَ يُحِبِّ الْمُعْتَدِيْن ٥ (سورۃ البقرۃ ۱۹۰)

ترجمہ: اور جو لوگ تم سے لڑتے ہیں تم بھی اللہ کی راہ میں اُن سے لڑو مگر زیادتی نہ کرنا کہ اللہ تعالیٰ زیادتی کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔

(٤) وَقَاتِلُواْ الْمُشْرِكِيْنَ كَآفَّةً كَمَا يُقَاتِلُونَكُمْ كَآفَّةً وَاعْلَمُواْ أَنَّ اللّهَ مَعَ الْمُتَّقِيْن ٥ (سورة التوبة ٣٦)

ترجمہ: اور تم سب کے سب مشرکوں سے لڑو جیسے وہ سب کے سب تم سے لڑتے ہیں اور جان رکھو کہ اللہ پرہیزگاروں کے ساتھ ہے۔

(٥) وَإِن نَّكَثُواْ أَيْمَانَهُم مِّن بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَطَعَنُواْ فِيْ دِيْنِكُمْ فَقَاتِلُواْ أَئِمَّةَ الْكُفْرِ إِنَّهُمْ لاَ أَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ

يَنتَهُونَ ۝(سورۃ التوبۃآیت ۱۲) ترجمہ: اوراگرعہد کرنے کے بعداپنی قسموں کوتوڑ ڈالیں اورتمہارے دین میں طعنے کرنے لگیں توان کفر کے پیشواؤں سے جنگ کرو(یہ بےایمان لوگ ہیں اور)ان کی قسموں کا کچھ اعتبار نہیں عجب نہیں کہ اپنی حرکات سے باز آ جائیں

عنوان(۲) احادیث مبارکہ سے جہاد کے بارے میں پانچ اوامر:

(۱)جاھدوا المشرکین باموالکم وانفسکم والسنتکم(ابوداؤد عن انسؓ عن النبی ﷺ)

ترجمہ: مشرکین کےخلاف اپنے مال، جان اورزبان سے جہادکرو۔

(۲)من غزا غزوۃً فی سبیل اللہ فقد ادی الی اللہ جمیع طاعتہ (ابن عساکر ومشارع الاشواق)

ترجمہ: جس نے اللہ کی راہ میں ایک دفعہ جہاد کیا اس نے اللہ تعالی کی پوری اطاعت کی۔

(۳)ذروۃ سنامہ الجہاد (مشکوٰۃ المصابیح ومسنداحمد)

ترجمہ: اسلام کے کوہان کی بلندی یعنی اسلام کی چوٹی اللہ تعالی کے راستہ میں جہاد کرنا ہے۔

(۴)الجہاد مختصر طریق الجنۃ(مشارع الاشواق) جنت کامختصرترین راستہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنا ہے۔

(۵)لاعزۃ الابالجہاد۔ عزت صرف جہاد میں ہے۔

عنوان(۳) جہاد کے بارے میں علما کے پانچ اقوال:

(۱) جہاد کا لغوی معنی کوشش مشقت اور طاقت ہے.

(۲)اصطلاحی معنی استفراغ مافی وسع الانسان من قوۃ ان یکون للہ، انسان کی اپنی تمام قوت اللہ تعالی کی رضاء کیلئے خرچ کرنا (۳) بذل الجہد فی قتال الکفار (فتح الباری) کفار کے خلاف لڑائی میں اپنی پوری طاقت خرچ کرنا، (٤) بذل الوسع والطاقۃ باالقتال فی سبیل اللہ بالنفس والمال وغیرذالك .بدایع الصنایع. ''اللہ کی راہ میں اپنی طاقت اورکوشش کوخرچ کرنا چاہے جان سے ہو یا مال سے یا ان کے علاوہ کوئی اور چیز سے ہو''

(٥) الجہاد فریضۃ العمر کا لصلوۃ والصوم فکما انہ لایجوزان یصوم عاما ویفطر عاماًاو ان یصلی یوما ویترك اخر فکذلك الجہاد لا یجوز ان یجاھدہ سنۃ ویترك سنوات بقدر طاقتہ .(عبداللہ عزام شہیدؒ) ترجمہ: جہاد نماز اور روزہ کی طرح ساری عمر کا فریضہ ہے پس جس طرح ایک سال روزے رکھنا اور دوسرے

سال افطار کرنا جائز نہیں ہے یا ایک دن تو نماز پڑھے اور دوسرے دن چھوڑ دے اسی طرح جہاد بھی ہے اور یہ جائز نہیں ہے کہ ایک سال تو جہاد کرے اور باقی عمر چھوڑ ے۔

عنوان(٤) جہاد کی پانچ اقسام

(۱) بالسیف والسلاح ،اللہ تعالی کا فرمان ہے(۱)''أُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقَاتَلُونَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوا وَإِنَّ اللَّهَ عَلَى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرٌ (سورة الحج٣٩) ترجمہ: جن مسلمانوں سے(خواہ مخواہ) لڑائی کی جاتی ہے اُن کو اجازت ہے(کہ وہ بھی لڑیں) کیونکہ اُن پر ظلم ہورہا ہے اور اللہ (اُن کی مدد کرے گا وہ) یقیناً اُن کی مدد پر قادر ہے۔

اور فرمایا((وَقَاتِلُواْ فِيْ سَبِيْلِ اللّهِ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُونَكُمْ وَلاَ تَعْتَدُواْ إِنَّ اللّهَ لاَ يُحِبِّ الْمُعْتَدِيْن" (البقرة آیت ١٩٠)اور جو لوگ تم سے لڑتے ہیں تم بھی اللہ کی راہ میں اُن سے لڑو مگر زیادتی نہ کرنا کہ اللہ تعالی زیادتی کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا اور فرمایا"وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لاَ تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّيْنُ كُلُّهُ لِلّه فَإِنِ انتَهَوْاْ فَإِنَّ اللّهَ بِمَا يَعْمَلُونَ بَصِيْرo (سورۃ الانفال آیت ۳۹) ترجمہ: اور اُن لوگوں سے لڑتے رہو یہاں تک کہ فتنہ (یعنی کفر کا فساد) باقی نہ رہے اور دین سب اللہ ہی کا ہو جائے اور اگر باز آ جائیں تو اللہ اُن کے کاموں کو دیکھ رہا ہے ۔

(۲) بالمال: جیسا کہ اللہ کا فرمان ہے''وَالْمُجَاهِدُونَ فِيْ سَبِيْلِ اللّهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ (النساء ٩٥ والتوبة ٢٠) اور اللہ کے راستہ میں اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کرنے والے

(۳) بالقرآن: اللہ کا فرمان ہے''وَجَاهِدْهُم بِهِ جِهَاداً كَبِيْرا"سورة الفرقان ٥٢) اوران سے اس قرآن کے حکم کے مطابق بڑے شدومد سے لڑو

(۴) بالاشعار: إِلَّا الَّذِيْنَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَذَكَرُوا اللَّهَ كَثِيْراً وَانتَصَرُوا مِن بَعْدِ مَا ظُلِمُوا وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنقَلَبٍ يَنقَلِبُونَ (سورة الشعراء٢٢٧) مگر جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کئے اور اللہ کو بہت یاد کرتے رہے اور اپنے اوپر ظلم ہونے کے بعد انتقام لیا اور ظالم عنقریب جان لیں گے کہ کون سی جگہ لوٹ کر جاتے ہیں اور حسان بن ثابتؓ مشرکین کی برائی اور ہجوہ بیان کرتے تھے۔

(۵) بالقلم: جیسا کہ حدیث میں آتا ہے کہ شہید کے خون سے عالم کے قلم کی سیاہی بہتر ہے(مفتاح القرآن) لیکن یہ حدیث سنداً ضعیف ہے۔

عنوان (۵) جن کے خلاف جہاد کیا جائے ان کی بھی پانچ اقسام ہیں

(۱) کافروں کے سرداراور لیڈروں کے خلاف جیسا کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے"فَقَاتِلُواْ أَئِمَّةَ الْكُفْرِ إِنَّهُمْ لاَ أَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَنتَهُونَ(التوبة ۱۲)

(۲) تمام مشرکین جن کے ساتھ کوئی معاہدہ نہیں ہے۔ جیسا کہ اللہ کا فرمان ہے" وَقَاتِلُواْ الْمُشْرِكِينَ كَآفَّةً كَمَا يُقَاتِلُونَكُمْ كَآفَّةً وَاعْلَمُواْ أَنَّ اللّهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ(التوبة ۳٦)

(۳) یہود ونصاری کے خلاف: جیسا کہ فرمان الٰہی ہے"قَاتِلُواْ الَّذِينَ لاَ يُؤْمِنُونَ بِاللّهِ وَلاَ بِالْيَوْمِ الآخِرِ وَلاَ يُحَرِّمُونَ مَا حَرَّمَ اللّهُ وَرَسُولُهُ وَلاَ يَدِينُونَ دِينَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُواْ الْكِتَابَ حَتَّى يُعْطُواْ الْجِزْيَةَ عَن يَدٍ وَهُمْ صَاغِرُونَ ترجمہ: **جولوگ اہلِ کتاب میں سے اللہ پر ایمان نہیں لاتے اور نہ روزِ آخرت پر (یقین رکھتے ہیں) اور نہ ان چیزوں کو حرام سمجھتے ہیں جو اللہ اور اس کے رسول نے حرام کی ہیں اور نہ دینِ حق کو قبول کرتے ہیں ان سے جنگ کرو یہاں تک کہ ذلیل ہوکر اپنے ہاتھ سے جزیہ دیں۔**

(۴) باغیوں اور قطاع طریقوں کے خلاف: جیسا کہ اللہ کا فرمان ہے" إِنَّمَا جَزَاء الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللّهَ وَرَسُولَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الأَرْضِ فَسَاداً أَن يُقَتَّلُواْ أَوْ يُصَلَّبُواْ أَوْ تُقَطَّعَ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُم مِّنْ خِلافٍ أَوْ يُنفَوْاْ مِنَ الأَرْضِ ذَلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِي الدُّنْيَا وَلَهُمْ فِي الآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ(سورة المائده۳۳)

ترجمہ: جولوگ اللہ اور اُس کے رسول سے لڑائی کریں اور ملک میں فساد کرنے کو دوڑتے پھریں ان کی یہی سزا ہے کہ قتل کردیئے جائیں یا سولی پہ چڑھا دیئے جائیں یا ان کے ایک ایک طرف کے ہاتھ اور ایک ایک طرف کے پاؤں کاٹ دیئے جائیں یا ملک سے نکال دیئے جائیں یہ تو دنیا میں اُن کی رسوائی ہے اور آخرت میں اُن کیلئے بڑا (بھاری) عذاب (تیار) ہےوَإِن طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا فَإِن بَغَتْ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَى فَقَاتِلُوا الَّتِي تَبْغِي حَتَّى تَفِيءَ إِلَى أَمْرِ اللَّهِ فَإِن فَاءَتْ فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَأَقْسِطُوا إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ۔ترجمہ: **اور اگر مومنوں میں سے کوئی دو فریق آپس میں لڑ پڑیں تو ان میں صلح کرادو اور اگر ایک فریق دوسرے پر زیادہ کرے تو زیادتی کرنے والے سے لڑو یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف رجوع کرے پس جب وہ**

رجوع کرے تو دونوں فریق میں مساوات کے ساتھ صلح کرا دو اور انصاف سے کام لو کہ اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے (۵) مرتدین کے خلاف: جیسا کہ ابوبکر صدیق ؓ نے مرتدین اور مانعین زکوٰۃ کے خلاف اعلان جہاد کیا۔

عنوان (٦) مجاہد کے مقاصد:

(ا) اللہ کے کلمہ کو بلند کرنا وَقَاتِلُواْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ الَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَکُمْ وَلاَ تَعْتَدُوْاْ إِنَّ اللّٰهَ لاَ یُحِبِّ الْمُعْتَدِیْنَ فی سبیل الله ای لاعلاء کلمة الله روح المعانی۔

(۲) مسلمان مرد اور عورتوں کو کفار کی قید سے رہا کرنا (۳) کمزوروں کو ظلم سے نکالنا (۴) شہادت کے مرتبہ کو حاصل کرنا جیسا کہ انس بن نضر ؓ نے احد کے دن کہا'' کہ احد کے پہاڑ سے جنت کی خوشبو آ رہی ہے اور میدان میں کود پڑا یہاں تک کہ شہید ہوئے۔(۵) کافروں کے رعب اور دبدبہ کو ختم کرنا۔

عنوان (۷) مجاہدین کے پانچ اوصاف:

(ا) صحیح عقیدہ جیسا کہ ﴿وَلَـکِنَّ الْبِرَّ مَنْ آمَنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الآخِرِ وَالْمَلآئِکَةِ وَالْکِتَابِ وَالنَّبِیِّیْنَ﴾ (سورۃ البقرۃ ۱۷۷) اور ﴿الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلاَةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ یُنفِقُوْنَ﴾ (سورۃ الانفال،۲) میں ہے۔(۲) متقی اور پرہیزگار ہونا ﴿إِنَّمَا الحَیَاةُ الدُّنْیَا لَعِبٌ وَلَهْوٌ وَإِن تُؤْمِنُوا وَتَتَّقُوا یُؤْتِکُمْ أُجُورَکُمْ وَلَا یَسْأَلْکُمْ أَمْوَالَکُمْ﴾ (سورۃ محمد،۳۵)۔(۳) امانت دار ہونا ﴿وَإِمَّا تَخَافَنَّ مِن قَوْمٍ خِیَانَةً فَانبِذْ إِلَیْهِمْ عَلَى سَوَاءٍ إِنَّ اللّٰهَ لاَ یُحِبُّ الخَائِنِیْنَ﴾ (سورۃ الانفال،۵۸)۔(۴) وعدہ کا پکا ہونا اور بزدل نہ ہونا ﴿إِلَّا الَّذِیْنَ عَاهَدتُّم مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ ثُمَّ لَمْ یَنقُصُوکُمْ شَیْئاً وَلَمْ یُظَاهِرُواْ عَلَیْکُمْ أَحَداً فَأَتِمُّواْ إِلَیْهِمْ عَهْدَهُمْ إِلَى مُدَّتِهِمْ إِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُتَّقِیْنَ﴾ (سورۃ التوبہ،۴)۔(۵) نماز کا پابند ہونا یعنی فرائض، تہجد اور نوافل کو اہتمام سے پڑھنے والا ہو ﴿وَإِذَا ضَرَبْتُمْ فِیْ الأَرْضِ فَلَیْسَ عَلَیْکُمْ جُنَاحٌ أَن تَقْصُرُواْ مِنَ الصَّلاَةِ إِنْ خِفْتُمْ أَن یَفْتِنَکُمُ الَّذِیْنَ کَفَرُواْ إِنَّ الْکَافِرِیْنَ کَانُواْ لَکُمْ عَدُوّاً مُّبِیْناً﴾ (سورۃ النساء،۱۰۱)۔

عنوان (۸) جہاد کے واجب ہونے کے مراحل:

(ا) جہاد کی اجازت ملی ﴿أُذِنَ لِلَّذِیْنَ یُقَاتَلُوْنَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوا وَإِنَّ اللَّهَ عَلَى نَصْرِهِمْ لَقَدِیْرٌ﴾ (سورۃ الحج،۳۹)۔

(۲) وعدہ کا پورا کرنا ﴿وَقَاتِلُواْ فِي سَبِيلِ اللّهِ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَكُمْ وَلاَ تَعْتَدُواْ إِنَّ اللّهَ لاَ يُحِبِّ الْمُعْتَدِينَ﴾ (البقرۃ،۱۹۰)۔ (۳) فرضیۃ القتال ﴿كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ﴾ (البقرۃ، ۲۱۶) (۴) یہود و نصاریٰ کے خلاف جہاد کی فرضیت ﴿قَاتِلُواْ الَّذِينَ لاَ يُؤْمِنُونَ بِاللّهِ وَلاَ بِالْيَوْمِ الآخِرِ وَلاَ يُحَرِّمُونَ مَا حَرَّمَ اللّهُ وَرَسُولُهُ وَلاَ يَدِينُونَ دِينَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُواْ الْكِتَابَ﴾ (التوبۃ ۲۹) (۵) تمام کفار اور مشرکین کے خلاف قتال کرنا ﴿وَقَاتِلُواْ الْمُشْرِكِينَ كَآفَّةً كَمَا يُقَاتِلُونَكُمْ كَآفَّةً﴾ (التوبۃ ۳۶)۔

عنوان (۹) جہاد کیلئے پانچ وجوہ سے امیر کا ہونا ضروری ہے:

(۱) مجاہدین کو جمع کرنے کیلئے (۲) لحصول المقصد اور وہ اعلاء کلمۃ اللہ ہے (۳) اختلاف کو دفع کرنے کیلئے۔ (۴) اللہ کی مدد حاصل کرنے کیلئے جیسا کہ حدیث میں آتا ہے "يدالله على الجماعة" (۵) اس میں کفار اور مرتدین پر مسلمانوں کا رعب اور دبدبہ بڑھتا ہے۔

عنوان (۱۰) امیر جہاد کیلئے پانچ شرائط:

(۱) فهيماً یعنی ہوشیار ہونا (۲) حليماً یعنی صابر ہونا (۳) عفيفاً یعنی پاک دامن ہونا (۴) صلباً یعنی پتھر کی طرح مضبوط ہونا (۵) تجربہ کار اور سلیم الاعضاء ہونا ﴿قَالَ إِنَّ اللّهَ اصْطَفَاهُ عَلَيْكُمْ وَزَادَهُ بَسْطَةً فِي الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ﴾ (سورۃ البقرۃ ۲۴۷)

عنوان (۱۱) امیر کے پانچ صفات

(۱) اپنی رعایا سے نرمی کرنا (۲) بدزبان اور سخت دل نہ ہونا (۳) معافی کرنا جب رعایا سے امیر کے حق میں کوئی کوتاہی ہو جائے اور استغفار طلب کرنا جب رعایا میں سے کوئی اللہ کے حق میں کوئی کوتاہی کرے (۴) رعایا سے مشورہ لینا (۵) اللہ پر توکل کرنا یہ پانچوں آیت ﴿فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّهِ لِنتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنتَ فَظّاً غَلِيظَ الْقَلْبِ لاَنفَضُّواْ مِنْ حَوْلِكَ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الأَمْرِ فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّهِ إِنَّ اللّهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِينَ﴾ (سورۃ آل عمران،۱۵۹) میں مذکور ہیں۔

عنوان (۱۲) الاصول لتأسیس الجماعۃ یعنی جماعت کی بنیاد رکھنے کیلئے پانچ اصول:

(۱) سب کا عقیدہ عقیدہء توحید کا ہونا ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ اتَّقُواْ اللّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلاَ تَمُوتُنَّ إِلاَّ وَأَنتُم مُّسْلِمُونَ﴾ (آل عمران،۱۰۲) (۲) جماعت کا قانون ودستور قرآن پاک ہونا ﴿وَاعْتَصِمُواْ بِحَبْلِ اللّهِ جَمِيعاً وَلاَ تَفَرَّقُواْ﴾ (آل عمران،۱۰۳) (۳) جماعت کے تمام ارکان کا ہر قسم قربانی کیلئے تیار ہونا ﴿وَلْتَكُن مِّنكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَأُوْلَـئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ﴾ (آل عمران،۱۰۴) (۴) اللہ کی راہ میں جان کے ساتھ مال بھی خرچ کرنا وَيُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ (آل عمران،۱۱۴) (۵) تمام ارکان کا رازدار ہونا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ لاَ تَتَّخِذُواْ بِطَانَةً مِّن دُونِكُمْ لاَ يَأْلُونَكُمْ خَبَالاً (آل عمران،۱۱۸)۔

عنوان (۱۳) جماعت کی ترقی کیلئے پانچ اصول

(۱) اللہ اوراس کے رسول ﷺ کی تعظیم وتوقیر کرنا ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ﴾ (الحجرات۲)۔ (۲) ہر کام خوب تحقیق وتفتیش کے بعد کرنا تاکہ بعد میں پشیمانی اوراختلاف نہ ہو ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن جَاءكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَأٍ فَتَبَيَّنُوا أَن تُصِيبُوا قَوْماً بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوا عَلَى مَا فَعَلْتُمْ نَادِمِينَ﴾ (الحجرات،۶) (۳) ارکان کی اصلاح کی کوشش کرنا ﴿فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَأَقْسِطُوا﴾ (الحجرات،۹) (۴) ارکان کی توہین وبے عزتی نہ کرنا ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَسْخَرْ قَومٌ مِّن قَوْمٍ عَسَى أَن يَكُونُوا خَيْراً مِّنْهُمْ﴾ (الحجرات،۱۱) (۵) ارکان کے درمیان جاسوسی کرنے سے اجتناب کرنا ﴿وَلَا تَجَسَّسُوا﴾ (الحجرات،۱۲)

عنوان (۱۴) جماعت کی بقاء اوردوام کیلئے پانچ ضروری شعبہ جات

(۱) شعبہ دعوت والارشاد یا نشرواشاعت تشکیل دینا ﴿وَلْتَكُن مِّنكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ﴾ (سورۃ آل عمران،۱۰۴) (۲) بیت المال وخزانچی مقرر کرنا ﴿الَّذِينَ يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُم بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرّاً وَعَلاَنِيَةً فَلَهُمْ أَجْرُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ وَلاَ خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلاَ هُمْ يَحْزَنُونَ﴾ (البقرۃ آیت ۲۷۴)۔

(۳) خودمختار شوریٰ بنانا ﴿وَأَمْرُهُمْ شُورَى بَيْنَهُمْ﴾ (سورۃ الشوریٰ،۳۸) (۴) شعبہ تربیت مقرر کرنا ﴿وَأَعِدُّواْ

لَهُم مَّا اسۡتَطَعۡتُم مِّن قُوَّةٍ وَمِن رِّبَاطِ الۡخَيۡلِ ﴾(الانفال،۶۰)(۵)خفیہ کام کرنے والے ساتھیوں کا شعبہ یعنی شعبہ تجسس تشکیل دیناسورۃ حم المؤمن۲۸ وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤۡمِنٌ مِنۡ الِ فِرۡعَوۡنَ يَكۡتُمُ اِيۡمَانَهٗ۔اورفرعون کے لوگوں میں سے ایک مومن شخص جواپنے ایمان کو پوشیدہ رکھتا تھا کہنے لگا کہ ایسے شخص کوقتل کرنا چاہتے ہو جو کہتا ہے کہ میرا پروردگار اللہ ہے۔

عنوان(۱۵)ان پانچ شعبوں کیلئے پانچ پانچ ضروری صفات

(۱)دعوت کے شعبہ والوں میں پانچ ضروری صفات (۱) صحیح عقیدہ (۲) تقویٰ واتباع سنن (۳) پختہ علم (۴) عسکری تجربہ(۵)علم بالحالات۔

(۲) شعبہ بیت المال والوں میں پانچ ضروری صفات (۱) جمع کرنے کے طریقوں کو جاننا(۲) خرچ کرنے میں احتیاط کرنا(۳)امانت دار ہونا(۴) حلال وحرام کا علم رکھنا(۵) لکھنا جاننا۔

(۳) خودمختار شوریٰ والوں کیلئے پانچ ضروری صفات

(۱)علماء ہونا(۲) ہوشیار لوگ ہونا(۳) رائے اور باتجربہ ہونا(۴) رازدار ہونا(۵) حق کے تابع ہونا۔

(۴) تربیت کے شعبہ والوں میں پانچ ضروری صفات

(۱)اللہ اوراس کے رسول ﷺ کے تابع ہونا (۲)اعلیٰ عسکری تربیت والا ہونا(۳) نئی نئی تدبیریں بنانے کی صلاحیت رکھنا(۴) نہایت احتیاط کرنا(۵) اپنے ساتھیوں کے نام لکھنااورانھیں ظاہر نہ کرنا۔

(۵) شعبہ تجسس والوں میں پانچ ضروری صفات:

(۱) صحیح نظم بنانا(۲) امیر کا معلوم ہونا(۳) شہری ترتیبوں کو جاننا(۴) رازدار ہونا(۵) تجربہ کار ہونا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تحریک طالبان پاکستان کی کاروائیاں

1/7/2011 مہمند ایجنسی انارگی کی سرحدی پوسٹوں پر مجاہدین کی کاروائی، ۱۲ ایف سی اہلکار ہلاک

// // مہمند ایجنسی آرمی کی جانب سے سپین سر عمری محاذ کی طرف پیش قدمی، مجاہدین کی جانب سے زبردست مقابلہ، دست بہ دست میں لڑائی میں مجاہدین نے فوج کو ناکے چنے چبوائے فوج کو سخت جانی و مالی نقصان اُٹھانا پڑا، فوج کے کل تیس فوجی اس جنگ میں کام آئے۔ مجاہدین کے بھی ۳ ساتھی حضرت عرف مجاہد، معاذ اور تین چار ساتھی زخمی ہوئے۔ حکومت نے ۹ فوجیوں کے قتل کی تصدیق کی۔

8/7/2011 مجاہدین کی گوریلا کاروائی، ۳۰ فوجیوں کے زخمی ہونے کی اطلاعات موصول ہوئیں۔

14/7/2011 آج آرمی چیف نے مہمند ایجنسی کا دورہ کیا، اور ولی داد کی ان مورچوں پر گئے جہاں بڑی تعداد میں فوجی ہلاک ہو گئے تھے۔

15/7/2011 ناواپاس کی سرحدی پوسٹوں پر مجاہدین کی یلغار، تین فوجی اہلکار ہلاک۔

17/7/2011 قندھارو تحصیل صافی میں سڑک کے کنارے نصب بم پھٹ پڑا، خاصہ دار فورس کا ایک اہلکار ہلاک، جبکہ تین زخمی ہوئے، ایک زخمی کی دونوں ٹانگیں کٹ گئی ہیں۔

18/7/2011 منذری چینہ میں مجاہدین کی طرف سے حملہ، مغرب سے عشاء تک سخت جنگ جاری رہی، نقصانات کی تفصیل معلوم نہ ہوسکی۔

20/7/2011 عمری محاذ میں امن لشکر پر مائن پھٹا جس میں ایک اہلکار ہلاک ہوا۔

20/7/2011 بخیئی ڈاگ کیمپ پر ہاوان کی کاروائی ہوئی جس میں ان کو بھاری نقصان پہنچا۔

23/7/2011 شامیہ محاذ کی طرف کمانڈوز نے پیش قدمی کی جس میں دوبدو لڑائی ہوئی اس میں ۳۰ کمانڈوز ہلاک اور دو ساتھی زخمی ہوئے۔ اسی تاریخ کو کیمپ پر مارٹر گنوں سے کاروائی کی جس میں دشمن کو بھاری نقصان ہوا۔

24/7/2011 بخیئی ڈاگ کیمپ پر میزائل کاروائی ہوئی۔

26/7/2011 کوآرمی کیمپ پر میزائل حملہ ہوا جس میں مصدقہ اطلاعات کے مطابق ۱۴ ایمبولینس میں زخمیوں اور لاشوں کو غلنئی ہیڈکواٹر پہنچائے گئے۔

26/7/2011 سپین غرعمری سنگر میں مجاہدین کی نصب بم پاکستانی آرمی پر پھٹ پڑے، مسلسل پانچ مائن بلاسٹ ہوکر ۳۵ فوجی ہلاک ہوگئے۔ آرمی کے معاون امن لشکر کے ۱۸ اہلکار بھی اس موقع پر جان سے ہاتھ دھو بیٹھے، حکومت نے ۲ ہلاکتوں اور ۱۰ سے ۱۵ زخمیوں کی تصدیق کی۔

28/7/2011 انارگی کمین میں بیٹھے مجاہدین نے آرمی کے دستوں پہ اچانک حملہ کیا، نتیجہ میں ۱۱ آرمی ہلاک اور درجنوں زخمی، مجاہدین نے اپنی آنکھوں سے انکی لاشوں کا نظارہ کیا۔

29/7/2011 بخیئی ڈاگ کیمپ پر مجاہدین کا BM میزائلوں سے حملہ، میزائل کیمپ کے عین وسط میں لگے، جانی ومالی نقصانات کی اطلاعات موصول ہوئیں۔ اسی روز طالبان کے ایک نڈر کمانڈر بخاری شہید ہوگئے، اسی روز دویزئی کے ایک اور ساتھی یوسف بھی شہید ہوگئے۔

30/7/2011 بخی ڈاگ کیمپ پر مجاہدین نے ۳ میزائل داغے، کاروائی میں فوج کے ۱۰ اہلکار ہلاک، اسی کاروائی میں امن لشکر کے رضاکار بھی مجاہدین کے نشانہ بنے، حکومت نے ۲ فوجیوں اور ۱۲ امن لشکر والوں کی ہلاکت کی تصدیق کی۔

31/7/2011 آج بھی مجاہدین نے بخی کیمپ پر میزائل داغے، جس میں بھاری مقدار میں نقصانات کی اطلاعات موصول ہوئیں، جواباً آرمی نے بھاری توپخانے کا استعمال کیا۔

اسی روز پشاور میں خویزئی امن کمیٹی کے ایک اہم رکن، جوکہ کمیٹی کے سربراہ ملک سلطان کا بھانجا تھا، طالبان نے ہلاک کیا۔

8/82011 مجاہدین کی گوریلا کاروائی ہوئی جس میں ایک ساتھی شہید ہوا۔

14/8/2011 انارگی پوسٹوں پر کاروائی ہوئی۔

15/8/2011 کوامن کمیٹی کے سربراہ ملک سلطان کی گاڑی پر کمین میں بیٹھے مجاہدین نے دھاوا بول دیا، جس میں ملک سلطان زخمی ہوا جبکہ ان کے سات رضاکار مردار ہوئے۔

اسی تاریخ کو مجاہدین نے آرمی کی دو گاڑیوں پر گھات لگا کر کاروائی کی جس کے نتیجے میں دونوں گاڑیاں مکمل طور پر تباہ ہوئیں۔

17/8/2011 کوچر کنڈ امن کمیٹی کا سربراہ قتل ہوا۔

18/82011 طالبان مخالف امن کمیٹی کے کمانڈر کی ٹانگ کاٹی گئی جو جنگ میں زخمی ہوئی تھی۔

اسی تاریخ کو مجاہدین نے شندرہ تو رخیل میں پرائمری سکول کو تباہ کیا۔

21/8/2011 کو عمری محاذ پر مجاہدین نے دوشکہ کاروائی کی جس میں ایک ساتھی شہید جبکہ ایک زخمی ہوا۔

22/8/2011 بونیر میں صوبائی وزیر تعلیم سردار بابک کی گاڑی پر کاروائی ہوئی جس میں گاڑی کھائی میں گری اور وہ زخمی ہوا۔

24/8/2011 کو فدائی محاذ پر مجاہدین کی نصب کی گئی مائن پھٹ گئی جس سے ان کی چیخیں نکلی باقی فوج کے ساتھ دو گھنٹے تک جنگ کی جس میں ۸ فوجی ہلاک ہوئے جن میں ایک افسر بھی شامل تھا اور ایک لاش چھوڑ کر فرار ہوئے۔

29/8/2011 مجاہدین نے گوریلا کاروائی کی ،فوج کو سخت نقصان اٹھانا پڑا، زخمیوں اور مقتولین سے بھری دو گاڑیاں فوجی لے گئے۔

30/8/2011 کو مجاہدین نے گوریلا کاروائی کی جس میں ایک فوجی مردار جبکہ ایک زخمی ہوا جواباً انہوں نے توپ خانے کا استعمال کیا۔

30/8/2011 یار بادشاہ عرف صافی ون، جو کہ لکڑ و امن کمیٹی کا اہم رکن تھا مجاہدین نے رات کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔

31/8/2011 گلستان سنگر پر مجاہدین نے دوشکہ سے کاروائی کی۔

1/9/2011 عمری سنگر پر مجاہدین نے حملہ کیا۔

اسی تاریخ پر مجاہدین نے قندھارو تحصیل صافی میں امن کمیٹی کے تین اہلکار گرفتار کیے۔

2/9/2011 فوج کی پوسٹوں پر مجاہدین نے حملہ کیا۔

3/9/2011	مجاہدین نے انارگی کی مورچوں پر کاروئی کی۔
4/9/2011	سوران کے سرحدی مورچوں پر کاروائی کی جواباً فوج نے توپ خانے سے کاروائی کی۔
5/9/2011	غارحراء(Point) سے مجاہدین نے کاروائی کی جس میں نقصانات کی اطلاعات موصول ہوئیں۔
6/9/2011	سوران کی سرحدی پوسٹوں پرمجاہدین نے حملہ کیا۔
7/9/2011	گلستان سنگر پرمجاہدین نے حملہ کیا۔
8/9/2011	فدائی سنگر کی جانب سے مجاہدین نے حملہ کیا۔
10/9/2011	آج ہرطرف اور ہرایک سنگر پر جنگ تھا جس میں کئی ساتھی شہید ہوئے۔
11/9/2011	علی زئی سنگر پرمجاہدین نے کاروائی کی جس میں بیسیوں فوجی مردار ہوئے۔
12/9/2011	مسلم سنگر پر طالبان اورفوج میں آج سخت جھڑپ ہوئی، دن ۲ بجے تک جاری اس جنگ میں SSG کے ۱۴ جوان طالبان کی گنوں کا نشانہ بنے، بھاگتے ہوئے دستوں نے اپنے ساتھیوں کی لاشیں چھوڑی، طالبان نے انکی لاشیں اپنی آنکھوں سے دیکھ لئے۔
13/9/2011	مسلم سنگر میں موجود آرمی پرطالبان کا حملہ، مجاہدین عصر سے مغرب تک SSG کمانڈو کیساتھ برسر پیکار رہے
17/9/2011	طالبان نے آج مہمند ایجنسی کے ہیڈکوارٹر پر پانچ میزائل داغے، جوقلعہ کے عین وسط میں لگے۔
21/9/2011	آج امن کمیٹی کے ۱۳ اہلکار طالبان نے ذبح کئے۔
22/9/2011	امن کمیٹی چمرکنڈ کے رضا کاروں پرنصب مائن پھٹ گیا، پانچ اہم اہلکار ہلاک، اسی طرح آج میچنی شبقدر میں طالبان نے چھٹی پر آئے ہوئے ایک فوجی کوگولی مارکرقتل کیا۔
25/9/2011	آج طالبان نے مہمند ایجنسی کے سرحدی پوسٹوں پرحملہ کیا۔
28/9/2011	غارحرا پوائنٹ کی طرف سے طالبان نے فوجی مورچوں پرحملہ کیا، فوج کا ایک خچر ضائع، جواباً

فوج نے بھاری توپخانہ استعمال کیا۔

29/9/2011 آج ایک پرانا ساتھی ''ملنگ باچا صاحب انتقال کر گئے، اسی روز دو اور ساتھی بھی شہید ہو گئے۔

1/10/2011 آرمی کی چوکی پر حملہ، ۳ فوجی مردار

3/10/2011 مایہ کی سرحدی پوسٹ پر آج طالبان نے حملہ کیا، نقصانات کی تفصیل معلوم نہ ہوسکی۔

5/10/2011 سرحدی پوسٹوں پر تعینات آرمی دستوں پر آج ایک مائن پھٹ گیا جس میں ۲ فوجی ہلاک اور ۳ زخمی ہو گئے۔

6/10/2011 میٹھی کی مورچوں پر آج طالبان نے حملہ کیا، تفصیلات معلوم نہ ہوسکی۔

9/10/2011 مایہ اور شونکڑی کی جانب واقع پوسٹوں پر طالبان کے حملے۔

10/10/2011 آج پھر مجاہدین نے مایہ کی پوسٹوں کو ہٹ کیا۔

11/10/2011 آج مجاہدین نے سنائپر گن سے کاروائی کی، ایک ہی فوجی کو نشانہ بنایا۔

12/10/2011 سپین سرنگر پر طالبان نے حملہ کیا۔

13/10/2011 آج طالبان نے مایہ میں کاروائی کی، جس میں ۲ فوجی ہلاک ہو گئے۔

14/10/2011 سپین سر پر مجاہدین کا حملہ۔

15/10/2011 آج بھی سپین سر ہی کو نشانہ بنایا۔

16/10/2011 آج ملیشیا کے دستوں پر ناواپاس میں ایک مائن پھٹ گیا، نتیجۃً ۲ اہلکار مردار ہو گئے، اور انکی ایک خچر بھی ضائع ہوئی۔ اسی طرح آج طالبان نے دن ۳ بجے مایہ کی جانب واقع مورچوں پر حملہ کیا، اسی روز درۂ سوران میں کبل پوائنٹ پھر بھی طالبان نے حملہ کیا جس میں مصدقہ اطلاعات کے مطابق فوج کے ۶ اہلکار ہلاک ہو گئے، جبکہ انکے دو گدھے بھی دورانِ جنگ مردار ہو گئے۔

18/10/2011 آج طالبان نے سرحدی مورچوں کو نشانہ بنایا، بعد میں فوج نے بھاری توپخانہ استعمال کیا۔

19/10/2011 سوران پوسٹ پر طالبان نے حملہ کیا جس میں ملیشیا کا ایک اہلکار ہلاک ہو گیا۔

20/10/2011 آج مہمند ایجنسی کے سرفروشوں نے امن لشکر کے بیچ میں گھس کر امن کمیٹی کے ایک اہم رکن ملک نور محمد کو منذری چینہ میں قتل کیا۔آج طالبان نے غار حرا کی پوائنٹ سے فوج پر سنائپر کاروائی کی۔

22/10/2011 طالبان نے آج گلا پڑی کی مورچوں پہ یلغار کیا، جس میں فوج کے ۷ اہلکار، ۴ گدھے ہلاک ہو گئے۔

23/10/2011 طالبان نے آج مایہ میں کاروائی کی جس میں ایک اہلکار ہلاک ہو گیا، اسی روز شونکڑی کی پوسٹوں پر بھی طالبان نے حملہ کیا۔

24/10/2011 آج سپین سر پر طالبان نے کاروائی کی، بعد میں فوج نے بھاری توپخانہ استعمال کیا۔

26/10/2011 آج طالبان نے منذری چینہ اتم کلی میں فوج پر حملہ کیا، سخت جنگ کے نتیجہ میں فوج کے ۶ اہلکار مردار ہو گئے جبکہ انکے پانچ ساتھی زخمی ہو گئے، فوج نے اپنی ساتھیوں کی لاشیں چھوڑ کر راہِ فرار اختیار کیا طالبان نے ۲ آرمی اور ایک ملیشیا کی لاش اپنے قبضہ میں لی، جو بعد میں جرگہ کے حوالہ کئے گئے، اسی طرح ایک G3 گن اور ایک خچر بھی طالبان کے ہاتھ لگ گئی۔

27/10/2011 آج طالبان نے ایک سرحدی پوسٹ کو نشانہ بنایا۔

29/10/2011 مایہ کی جانب واقع آرمی کی پوسٹوں کو آج طالبان نے نشانہ (hit) کیا۔

30/10/2011 آرمی کی سرحدی مورچہ پر آج طالبان نے حملہ کیا۔

1/11/2011 آج طالبان نے کڑپہ میں فوج پر حملہ کیا جس میں فوج کے تقریباً ۱۰ اہلکار ہلاک و زخمی ہو گئے ،حکومت نے صرف ۲، ہلاکتوں اور ۲ زخمیوں کی تصدیق کی۔

2/11/2011 فوج کی ایک پوسٹ کو آج طالبان نے پھر نشانہ بنایا۔

3/11/2011 آج طالبان کے ۳ ساتھی شہید ہو گئے۔

4/11/2011 آج ناوا کی جانب واقع آرمی کی ایک پوسٹ پر طالبان نے حملہ کیا۔

9/11/2011 تحصیل حلیمزئی میں آج طالبان نے ایک سکول کو بموں سے اڑا دیا۔

انسانیّت سوز

۶ اپریل ۲۰۱۱ ءکو فوج نے مہمندا یجنسی کے سرحدی علاقوں شیخ بابا، علینگار، سوران وغیرہ میں آپریشن شروع کیا، عوام الناس محفوظ علاقوں کی طرف نقل مکانی کی غرض سے اپنے گھروں سے نکلے، لیکن یہ لوگ جب مامدگٹ کیمپ کے قریب پہنچے تو انھیں پکڑ کر فوجی جوان کیمپ میں لے گئے۔ یہ کل ۲۵۷ لوگ تھے، سب کو قطار میں کھڑا کر کے ہمیشہ کے لئے موت کے گھاٹ اتار دئے گئے۔ ان میں وہ ۶ خواتین بھی شامل تھیں جنہیں قتل کرنے کے بعد، انکے بال کاٹ دئے گئے اور پھر انہیں مردوں کے کپڑے پہنائے گئے تا کہ انکی ویڈیو جاری کر کے دہشت گردوں کے مارنے کا کریڈٹ (credit) وصول کریں، لیکن پھر نا معلوم وجوہات کی بناء پر اس کریڈٹ کی وصولی سے محروم رہیں۔

یہ واقعہ میڈیا وار کا حصہ سمجھ کر جھوٹ پر حمل نہیں کرنا چاہئے بلکہ یہ ایک حقیقت ہے جو مقامی لوگوں کے زبانی انتہائی باخبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ لیکن اس پر زیادہ تعجب کی ضرورت نہیں کیونکہ اگر اس فوج کی تمام سیاہ کاریاں منظر عام پر آئیں تو یہ واقعہ ان بدنما داغوں میں ایک چھوٹا سا دھبہ نظر آئے گا۔